

أَنْتَ أَنْتَ الْمُطَّهِّرُ  
أَنْتَ أَنْتَ الْمُطَّهِّرُ  
قَلْبُكَ الْحَقُوقُ وَهُوَ

بَهَانْ شَكِيب

مَدْ بَرْ  
بَيْصَرَه

كِيلُ الْعَطَاءِ جَالِ النَّصْرِي  
قَادِيَانِ

رَبُّكَمُ الْكَرِيمُ

خَمَدَ وَعَلَى سُلَيْمَانَ

بَزْ

## عرض حال

اموال موئم گرماں نے نظارت و عوت و تبیث نے مجھے کشمیر میں منتین کیا۔ قیام سرینگر کے عرصہ میں بہائی مبلغین سے بھی نتائج ہوتی رہی۔ بہائیت کے تعلق بعضاً لیکچر بھی دیئے گئے پوکنک اکثر لوگ بہائی تحریک کی حقیقت کے اسکی خرض و غایتے ناواقف ہیں اور بہائی صاحبین امام و ولیا بالتوں کے علاوہ اپنی اس شریعت نک کو ظاہر ہیں کرتے ہیں جسکے تعلق ان کا عقیدہ ہے کہ اسکے آنے سے قرآن مجید سونخ ہو گیا ہے (نحوہ بالدو) اور اسارے مذاہب کے لوگ جیسکے اس پر عمل نہ کریں ان کی نجات نہیں ہو سکتی اسلامی لیکچروں اور فتنگوں کے علاوہ یہی مناسب سمجھا گیا کہ بہائی تحریک پر ایک مفصل تصریح بھی شائع کیا جائے جمیں باستیت اور بہائیت کی تاریخ و اصولوں کے بیان کے علاوہ بہائی شریعت بھی من و عن شائع کر دی جائے نیز اس شریعت کا اسلامی شریعت کے مختصر موارد ہو اور بہائیت کے وعویٰ اوہیت پر بھی روشنی ڈالی جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

زیرنظر رسالہ بہائی تحریک پر تصریحہ "کا ایک حصہ یعنی سرینگر اور آسنور میں مرتب کیا ہے اور ایک حصہ قیام شریف اگر کھاہو جمعے اعتراف ہے کہ میں تبلیغی سفروں وغیرہ کے باعث اس رسالہ کو حسب لخواہ شائع نہیں کر رہا گو مجھے تو قع ہے کہ مضامین کے انتباہ سے بہائی تحریک پر تصریحہ "اہم یا سبھی ثابت ہو گا۔ الشاد اللہ۔ اگر معزز قارئین کوئی قابل اصلاح امحسوس کریں، تو یہاں کرم خاکسار کو مطلع فرمائیں تا آئندہ اشاعت میں اس نقش کو دور کرنیکی کوشش کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہر تنقیداً اور پہرشورہ مشکر یکیسا تھبیول ہو گا۔ وَيَا اللَّهُ التَّوْفِيقُ۔

میں جو ناظر صحبۃ تبلیغ کی حوصلہ فرمائی، اور جناب مولوی فضل الدین صاحب بکیل و آخری شیخ عبدالغفار صاحب مولوی فاضل کے مشوروں اور تعاون اکاش کرگزار ہوں۔ جَزَاهُمُ اللَّهُ أَحْسَنُ الْعِزَاءَ

لے سیرے ہو جی ایلو اپنے کرم و اس رسالہ کو قبول فرماؤ اسے سبتوں کی براہیت موجب بنانا تیری توجیہ و جلال دنیا پڑھر ہوا تیری پاک نبی امامت حجج من آقا حضرت مجدد صفت اصلی سعد علیہ السلام و تیری مقدس کتاب قرآن مجید کی غلط سے لوگ کاہ ہوت سیکھ فرستادہ تمہر سر اور تمہریت کی خذابیت ہل جہاں پڑوشن ہو اسے سیرے خدا تعالیٰ اس بہائیت کی زیکوں میں توانا نوکلی شیخ بہشت بننا۔ اللهم اولین بار ایلہ بید

اوی خادم سلسلہ احتجاجیت

قادیانی دارالزمان

۲۰۷ و القعدہ شمسہ بھری قری مطابق، فتح رواستہ بھری شمشی

ابوالاعطا رحماندہ بھری مولوی فضائل

CHECKED-20

# بہائی تحریک پر تصریح

## فہرست مضمون

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۲	ٹیٹل قرآن العین کے حالات		عرض خال
۳۳	بابے نے صبح آزل کو جانشین مقرر کی	۵	مقدمہ (بہائی فتنہ اور اسکا علاج)
	باب کا قتل		فصل اول
	باب کی دو خاص حرکتیں		
	بابیوں کی "وقت بانیاں"		بابی تحریک کی تاریخ از صفحہ ۹ تا ۱۰۰
	فصل دوم	۹	بآب کے متعلق شیعی عقیدہ
		۱۱	قرۃ شیعیہ اور اسکا باñی
	اسلامی شریعت کے منسوج کریم کے متعلق بابیوں کی سازش	۱۲	طریقہ کشیفیہ اور اس کا باñی
	اور بابی شریعت کے چند احکام (از صفحہ ۲۹ تا ۴۷)		علی محمد باب سید کاظم کا شاگرد تھا
۳۹	اسلامی شریعت کے نسخ کا خیال کب اور کیوں پیدا ہوا	۱۶	ایران کی مذہبی حالت اور انتظارِ موعود
۵۱	نسخ شریعت سلام کمیتی علیق بابیوں کی سازش	۱۷	ایران کی بلکی حالت اور بابی تحریک
۵۳	بابی تحریک تینیاً و جالی تحریک ہے	۱۸	بابی کی دعویٰ سے پہلی زندگی
۵۵	بابیوں کی تین شریعتوں پر مختصر تصریح	۱۹	بابے پہلے کب اور کیا دعویٰ کیا ہے؟
۵۵	البیان کی حقیقت	۲۰	بابے دعویٰ ہدودیت کب کیا ہے؟
۵۶	صبح ازل اور اسکی کتاب	۲۵	بابے کے ماننے والے عوام کی حالت
۵۸	"القدس" کی تصنیف	۲۶	باب کی علمی قابلیت
۶۰	البیان اور القدس کی پوزیشن	۲۹	بابک توپیہ نامہ اور دعویٰ بایت سے انکار
	ایک منطقی سوال	۳۱	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۰	بہاءالدین کی وقایت <b>فصل چہارم</b> بہائیوں کی جدید شریعت اقدس کا اصل نسخہ راز صفحہ ۱۸ تا ۲۵	۷۷	باب کی شریعت کے چند احکام <b>فصل پنجم</b> بہائی تحریک کی تاریخ راز صفحہ ۴۵ تا ۸۰
۸۱	اقدس کے متعلق بہائیوں کا ادھار	۷۴	بہاءالدین کی سیدائیش اور ابتدائی حالات
"	اقدس کی اشاعت کے متعلق بہائیوں کا روایہ	۷۵	قتل باب کے بعد بہاءالدین کی سیکیم
۸۲	ہماری تاریخ کردہ اقدس اور بہائیوں کے نامنعامی تحریخ	۷۶	بہاءالدین کا سفر کیوں اختیار کیا؟
۸۳	اصل نسخہ اقدس عربی <b>فصل پنجم</b> بہائیوں کی شریعت اقدس کارو و ترجمہ (ر صفحہ ۱۳ تا ۱۴)	۷۷	بغداد میں شیع ازل کی طرف سے مشکلات بہاءالدین کا سلیمانیہ کی طرف تکلیف جاتا
۱۴۷	کیا قرآن مجید سو اقدس "کاموازنہ ہو سکتا ہے؟"	۷۸	سیلیمانیہ سے والیپی بغداد میں کتاب الیقان کی تالیف
۱۴۹	بہاءالدین کے بیٹوں کے ضمیر کی آواز	۷۹	بغداد میں "من بیطھر اللہ" ہوتیکے دعیان
۱۵۰	بہائی شریعت کے تین حصے ہیں	۸۰	بغداد سے روانگی اور بہاءالدین کا خفیہ دعویٰ
۱۵۱	بہائی شریعت اور سیاست	۸۱	قسطنطینیہ اور روم کی حکومت کی کامیابی
"	بہائی شریعت کا محسن پینے کی چیزوں میں کوئی دخل نہیں۔	۸۲	اور نہ میں بہاءالدین کا دعویٰ اور بہائی تحریک کا آغاز
۱۵۲		۸۳	بہاءالدین کی عکا کو روانگی
۱۵۴		۸۴	عکا میں بہائیوں کا تشدد و آمیزرویہ
۱۵۵		۸۵	کیا عکا میں بہاءالدین قیدی تھے؟
۱۵۶		۸۶	عکا میں بہاءالدین کے مقابل
"		۸۷	بہاءالدین کی وصیت جانشین کے متعلق
"		۸۸	بہاءالدین کی تشرییعات جانشین اور ولاد

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سکنی جائیداد کا مالک صرف لڑکا ہو گا و حیثیت کے سارے قانون منسوخ ہو جائیں گا	۱۸۶ ۱۸۷	بہائی شریعت کے حد غیر قابل احکام ظہافت کی متعلق تاقص حکم	۱۴۲ ۱۴۳
بہاء الدین اور غلامی	۱۸۸	بہائی شریعت میں صرف ماں سے نکاح حرام ہو	۱۴۴
ایک زبان کا انتخاب اور بہاء الدین کا عمل	۱۸۹	بہائی شریعت اور تعدد اذواج	۱۴۵
<b>فصل چھٹیم</b>	۱۹۰	بہائی شریعت میں عفت کیخلاف قوانین سال کے انہیں ۱۹	۱۴۶ ۱۴۷
قرآن مجید زندہ اور غیر منسوخ شریعت ہے (از صفحہ ۱۹۱ تا ۲۰۸)	۱۴۸	بہائی شریعت میں بائی شریعت کے اخلاص کی صحیح	۱۴۸
بہائیت کی بنیانی منسوخ شریعت اسلامیہ عقیدہ پر ہے۔	۱۹۱	بہائی تعزیرات کا ناقص ہوتا	۱۴۹
آیت ماننسیہ من ایۃ کا صحیح مفہوم	۱۶۹	بیت العدل فاعل نہیں ہوا	۱۴۹
بہائی شریعت کے آئی ہے	۱۹۳	بہائی شریعت میں قبر بیتی کا حکم	۱۴۹
بائی اور بہائی زمانہ کا اقرار کر کہ قرآن مجید عالمگیر اکل اور جامع شریعت ہے۔	۱۹۷	بہائی نمازیں۔ باجماعت نماز کا حکم منسوخ کرنے کا نقسان	۱۸۱
قرآن مجید محفوظ اور تحریکی میرا شریعت ہے	۱۹۴	بہائی روزے	۱۸۱
قرآن مجید کے منسوخ نہ ہونے پر پھیس دلائل	۱۸۲	بہائیوں کا حج	۱۸۲
لفظ القيم کی لغوی تحقیق	۲۰۵	بہائی شریعت اور غرباء کے حقوق کا سوال	۱۸۲
ایک فیصلہ کن بات	۲۰۶	افیون، شراب اور سوچ کے متعلق حکم اثاث البیت تبدیل کرنے کا حکم	۱۸۲
<b>فصل ششم</b>	۱۸۳	مہر کی حد بتدی	۱۸۵
بہاء الدین نے الوہیت کا دعویٰ کیا ہے! (از صفحہ ۲۰۹ تا ۲۲۸)	۱۸۴	تقسیم میراث اور بہائی شریعت	۱۸۵
تو بت اور الوہیت کے معنی ہوتے رہے ہیں	۱۸۵		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۱	آئیت و لوقا کو حلینا کا معیار اور بہاء اللہ سے میں بات اور بہار کی قبریں کہاں ہیں	۲۱۰	بہاء اللہ کے دعویٰ میں غلط فہمی کی وجہات بہاء اللہ نے اپنے دعویٰ پر یا ان لانا فرض فرازیا ہو
۲۳۴	<b>فصل دهم</b> بہاء اللہ کے دعویٰ اور انتہیت وہی امتیازی فرق (از صفحہ ۲۲۳ تا ۲۵۷)	۲۱۱	بہاء اللہ نے دعویٰ نبوت نہیں کی
۲۴۲	تجوید الہی	۲۱۲	بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کی نوعیت
۲۴۶	مقامِ محکمیت	۲۱۵	بہاء اللہ کے ادعاء الوہیت پر المذاکر کا بیان
۲۴۷	قرآن مجیدہ	۲۱۶	بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت پریش و ضع خواجات
۲۴۸	خاتم النبیین	۲۴۶	موعی شناخت الدین صاحب امرتسری کا فراز کر بہاء اللہ مدعی نبوت نہ تھا.
۲۵۰	حیات و فاتحہ		
۲۵۱	لقطی الہام	۲۴۸	اہل بہاء کیسا منہ فیصلہ کی راہ
۲۵۲	ملائکہ	۲۴۹	<b>فصل نهم</b> بہائی تحریک کے متعلق بعض ایکسوالا اور انکے جوابات (از صفحہ ۲۴۹ تا صفحہ ۲۵۳)
۲۵۳	قیامت		
"	خلقداد شماش		
۲۵۵	آئندہ پروگرام <b>خاتمه</b>	۲۴۹	یا بیوں اور بہائیوں کی تعداد کیا بہائی خلقداد شماش کی خلافت کے قابل ہیں؟
۲۵۶	جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایڈہ ابیض	۲۵۲	اہل بہاء کا غیر بہائیوں کے متعلق فتوائے
	کی طرف سے بہائیوں کے موجودہ زیجم کو دعاوت مقابلہ۔	۲۵۳	آئیت یعنی اللہ فی يوم کا ن مقدارہ الف ستون کا صحیح مفہوم۔
		۲۵۹	بیوں بہاد المذاہ من مکان قریب کا مصلاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْنُ نَصَّارُ عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ  
مَنْ لَكُمْ مِنْ حِلٍّ إِذَا تَعْلَمُونَ

## پہاڑی اور اس کا علاج

اسلام کا آغاز ضعف ہے کیجیا مت میں ہوا اور تعالیٰ کے پیش قدرست نمائی کیلئے وادیٰ بظہار میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فیما یا۔ آپ تھالئے ذوالجلال کی ساتھ کے داکر نبیر طبل جلیل ثابت ہوئے۔ خداوند تعالیٰ نے قمایخا افلاطون اتنائیق الارض تھے صہما میں امراض افھما فہم الغلبیوں نہ ہرن اور ہرات اسلام کو تقویت حاصل ہوئی اور خدا کا کل بلند ہوا جسی کہ فالنت بھی پکارا تھے، کہ محمد عربی سنبیوں کے زیادہ کامیابی ہے۔ اسلام کا عروج ضعف کے بعد ہوا، وہ اسی صداقت کا نشان ہے کہ ونکار تعالیٰ کی طرف سے اسکی پیشگوئی قبل از وقت بیان کر دیئی تھی۔ اسی ابتدائی زمانہ میں بتایا گیا تھا کہ اسلام کی ترقی کے بعد پھر ایک دو کمزوری کا آئیگا یو شک ان یائق علی الناس زمان لا یبقى من الاسلام الا اسمه ولا يبقى من القرآن الا اسمه۔ کہ لوگ اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہونگے اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ یہ بھی خبر دیکھی تھی کہ اس آخری زمانہ میں اسلام کے کچھ کیلئے اندر ورنی اور پیری فتنے بکثرت پیدا ہونگے ان بین بیدی المساعدة فتناً کقطع الیام المغلظ ان قتنوں میں سے ایک مجالی فتنہ ہے جسکی مختلف شاخیں میں انشاخوں میں سے ایک شاخ کا ذکر کرتے ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الدجال یخرج من ارض بالشرق یقال لها خراسان۔ کہ دجال کی تحریک خراسان سے شروع ہوگی۔ دوسری حدیث میں آتا ہے انه خارج خلدة بیت الشام والعراق فعاشرہ میمناً عاث شمالاً۔ کہ وہ دجال شام اور عراق کے درمیانی راستہ میں سے گذریگا، اور دوسری یا تیسرا فتنہ پھیلا ڈیگا اس دجال کے نامہ نہیں کی تعلق بتایا گیا ہے۔ یکمث الدجال فی الارض اربعین سنۃ۔ کہ وہ چالیس سن تک رہیگا۔ دجال کے صلبیں کے متعلق آنحضرت مکمل سلسلہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یعنی اسے ویا میں بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا ہے تو سکی تصریح تھی کہ "یہ در حول الدین یسیغی العوج والفساد۔ کہ وہ دین اسلام میں کجھی نلاش کرنا اور اس میں خرابی پیدا کرنا سکی کوشش کر دیگا اس فی جمال کے مقام بلا کسکے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آنہنے اکبرت ۲۲۰۔ انسائیکلو پیڈیا برنسیکا زیر لفظ قرآن۔ میں مشکوہ کرت بالعلم و میٹ۔ میں مشکوہ سے ۲۲۰ کن بالفقہ۔ میں مشکوہ میٹا۔ کہ مشکوہ میٹتا۔ میں بمحاجہ جلد ۳ ص ۲۲۰

علیہ وسلم فرماتے ہیں تصریح ملک شام کی تکہ وجوہ قبیل الشام و هنالک بہسلات <sup>لٹھ</sup> کردا تکہ اسے مرکز اسلام پر حملہ کرنے دینگے بلکہ اس کا سہی ملک شام کی طرف پھیڈیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو گا اس کے صادقی نبی محمد ﷺ سے علیہ وسلم نے اس مجال کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اسکے اتباع جوزیا وہ تراصفہان و ایران کے ہوں گے اسے بنی یا رسول نہ کہیں گے بلکہ اسکے دعویٰ ربوبیت کے مانتے والے ہونگے وہ مومنوں سے کہیں گے اور ما تم من بس بنا کہ تم بھی جاں کو رب مانو ان احادیث نبویہ میں جمالی تحریک کی ایک شاخ کا ذکر کیا گیا ہے ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا، اسلام کی حالت کا مکروہ ہو جانا اور رضا آسان سے ایک جمالی تحریک کا اٹھنا اسلام کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے۔

(۲)

ان احادیث میں بیان کردہ علامات کے مطابق بہائی تحریک اس پیشگوئی کی پوری پوری مصدق ہے (۱) بہاء الدین اور قرة العین وغیرہ نے قرآنی شریعت کے فضوخ قرار دینے کی سازش سے پہلے بدشت کانفرنس (علاقہ خراسان) میں کی تھی۔ (۲) بہاء اسد شام اور عراق کے رہیانی راستوں میں فساد پھیلاتا ہوا قسطنطینیہ اور روم وغیرہ کیا۔ (۳) بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ بہاء اسد کی مدت تقریباً چالپیس برس تھی۔ (۴) بہاء اسد کا پروگرام ہمی تھا کہ کسی طرح اسلامی شریعت میں تناقض ثابت کرے اور اسے منسوخ قرار دیکر مسلمانوں کے اعراض کا انتقام لے۔ (۵) قدرت نے اسے ایران سے نکالا اور بعد اور قسطنطینیہ کے بعد عکا ملک شام میں بند کر دیا بہائیک کو اسی علاقہ میں فوت ہوا۔ (۶) بہاء الدین کے اتباع فلسطین، مصر اور ہندوستان وغیرہ میں جو بھی پائے جاتے ہیں ان میں سے بڑی تعداد افغانستانی اور ایرانی لوگوں کی ہے۔ (۷) بہائی صاف کہتے ہیں کہ بہاء اسد کو بیوت یا سالتے متصف نہیں مانتے بلکہ اسے مقام ربوبیت پر مانتے ہیں لکھا ہے: "لَهُوْ قَمْ مَوْعِدٌ لَهُوْ مَقَامٌ رَبِّوبِيَّةٍ وَشَارِعِيَّةٍ اَسْتَهُ" ۸

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تعالیٰ نے فرمایا تھا اتنا تھن نز لکا الذ کر علیکم اللہ حافظوں ۹ کہ ہم اسلام کی حفاظت کریں گے اور اسکے خلاف اٹھنے والوں کا ازالہ کریں گے۔ اس دجال فتنہ کا کیا حل ج بتایا گیا تھا اور کیا وہ حل اس پیدا ہو گیا ہے جو اس کا جواب یہ ہے کہ دجالی فتنوں کے استیصال کیتھے مسیح موعود اور عہدی معمود کی بخشش مقدر ہے۔ ۱۰ کم کی حدیث میں دجالی فتنہ کے بعد بخشش مسیح کا ذکر ہے اور عہدی کے متعلق لہ مشکوہ مدد ۱۱، لہ مشکوہ مدد ۱۲، لہ مشکوہ مدد ۱۳، لہ الکواکب بی جد احمد ۲۱۶، لہ عصر عدیہ - لہ الفرقہ مدد ۱۴، لہ الفرقہ مدد ۱۵، لہ الحجۃ مدد ۱۶ - لہ مشکوہ مدد ۱۷

حسبیں حدیث بہائیوں نے خود پیش کی ہے :-

”یقیم الدین یسفع الروح فی الاسلام یعزیز اللہ یہ الاسلام بعد ذله و یجیبہ بعد موته“<sup>۱۷</sup>

ترجمہ مہدی اسلام کو قائم کریکا اور ہمیں روح پھونکیجیا لے کے دیوبندی اسلام کو پھر عزت بخشی کا اور کسی شرمندی بعقرۃ نازلی اور مددگار کے لئے بھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ سیکوں فی آخر حذہ الامۃ قوم لهم مثل اجر لهم يا مروون بالمعروف و ينهون عن المنكر و يقاتلون أهل الفتنة۔ کامرت محمد یہ کے آخری حصہ میں ایک جماعت ہو گی جنکو صاحب کی طرح اجر طیکاڑہ امر بالمعروف اور رنجی عن المنکر کریجیگا اور اسلام کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کریں گے ”یوگ لیفنا“ میسح موعود کی جماعت ہو جنکے ذریعہ سے اسد تعالیٰ اذ سرفہ اسلام کی عزت قائم کریکا اور وجہاں جن نفائص کو قرآن مجید کی طرف منسون کریکا ایک اداکاری کیوں نہ کر آنحضرت نے رؤیا میں میسح موعود کو بھی طواف پرستیت اسکرتے دیکھا ہے۔ جسکا مطلب یہ تھا کہ یطوف حول الدین لاقامة اموة و اصلاح فسادہ۔“ وہ دین اسلام کی بنیظیر خدمت کریکا۔ جب اسلام کی خلاف فتنہ پیدا ہو یکی خیر پوری ہو یہی تو حضور تھا کہ اس فتنہ کا علاج بھی پیدا ہو۔ یعنی سلسلہ حمدیہ علیہ اسلام تحریر فرماتے ہیں :-

”آخر جکہ بڑے بڑے مدت اسلام پر وار وہ کرتی ہوئی ہی پوری ہوئی اور اس منسوس صدی میں ہزار ہاہم کے اسلام کو ختم پختہ اور چودہ ہوئی صدی کا آغاز شروع ہوا تو ہذرو تھا کہ خدا تعالیٰ کی قدیم سنت کے موافق موجودہ مقاصد کی اصلاح اور دین کی تجدید کیلئے کوئی پیدا ہوتا۔ سو اگرچہ اس عاجز کو کیسا ہی تحقیر کی نظر سے بیکھا جائے مگر خدا نے اس اصرت کا خاتم الحلفاء اسی اپنے بندے کو تھہراایا۔“

بہائیت کی بنیاد اسلام پر تھی کہ قرآن فتنہ بیرونی شریعت نسونخ ہے۔ مگر یعنی سلسلہ حمدیہ تے اس نہ کا تریاق پیش کرتے ہوئے فرمایا :-

(الف) ”اب کوئی ایسی وسی یا ایسا الہام میخانی اس نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترجمہ یا تفسیر یا کسی ایک علم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ بہائیت نزدیک تھا کہ امت ہمیں ہر خارج اور رنگ اور کافر ہے۔“

(ب) ”تمہاری کام خلاح اور تجارت کا عرضی قرآن میں سے ہے کوئی بھی تمہاری بیسی یعنی ضرورت نہیں قرآن نہیں پائی جاتی۔“

۱۷۔ مولانا مفتکوہ مفتکوہ برلنیہ ص ۲۴۳۔ لعلہ چشمہ برقت۔ ۱۸۔ ازاد اور ہاس ص ۱۱۶۔ لعلہ کشتی نوح ص ۲۲۴۔

(ج) قرآن شریف کے بعد کتاب کو قدم لکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کیا چکا۔

(د) خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسون کی طرح فرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت اچلنا چاہتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے بھائی تحریر کے علاج کیلئے احیات کو فائم کیا۔ اور عین صدی کے سر پر مدیار کے ۵۰ ہو وقت اور ضرورت کو سمجھے اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کیسا تھے مشا ملہ، تو کوئی کی تائید کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

”مجھے ٹھیں چودھویں صدی کے سر پر جیسا کہ مسیح ابن مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا سارخ الاسلام کر کے بھیواز میں کیلئے زبرد سست نشان دکھن رہا ہے۔ اور آسمان کے نیپے کسی نماہنگان یا یہودی یا قبیسائی وغیرہ کو طاقت نہیں کہ ان کا مقابلہ کر سکے۔ اور خدا کا مقابلہ عاجز اور ذلیل انسان کیا کر سکے۔ یہ تو وہ بیباوی ایڈٹا ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ ہر ایک جو اس ایڈٹ کو توڑنا چاہے وہ توڑنے میکیگا۔ مگر یہیں جب اس پر پڑی گئی تو اسکو تمہیں تکریث کر دیجی گی کیونکہ ایڈٹ خدا کی اور نہ تنہ خدا کا ہے۔“

بھائی اللہ نما سارخ الاسلام ہونیکا دعویدار ہے۔ اور سیدنا حضرت احمد قادریانی علیہ السلام مسیح الاسلام ہیں۔ اپران سے ہی زہر پیدا ہوا۔ اور ایک فارسی الصل و جو کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس کا تربیق نازل فرمایا۔ حسین نے سر زمین ہند (جنہاً آنحضرت) سے پکارا تھا۔  
 پھر وہ بارہ ہے اتنا اقرار نے آدم کو یہاں تا وہ خصل راستی اس ملک میں لا دے شار

وَإِنَّهُ لِيُعْلَمُ كَلِمَتَهُ وَيَنْصُرُ عَبْدَهُ وَيُؤْسِدُ حَزْبَهُ الْأَرَابِ حَزْبَ اللَّهِ  
**حُكْمُ الْعَالَمِينَ**

اللَّهُمَّ إِنَّمَا الْحَمْدُ لِكَ مُحَمَّدٌ نَّبِيٌّ وَآلُّهُمَّ اعْلَمُ بِالْكَوْنِ

## فصل اول

### باب تحریک کی تاریخ

امام غائب کے باب کے باب تحریک کا آغاز مکا ایران میں ہوا۔ اس تحریک کے متعلق شعاعی عقیدہ اس باب دو اعی کو چاندنے کیلئے ایران کی اسوقت کی مذہبی ملکی حالت پر نگاہ ڈالنا ضروری ہے جب اس تحریک کا آغاز ہوا انھما ایرانی مسلمانوں کی اکثریت شیعہ ہے اتنا عشری شیعہ صاحبان کا عقیدہ ہے کہ ان کے بارھوں امام حضرت محمد بن حسن عسکری غائب ہیں، وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے۔ انکے غائب رہنے کے زمانہ میں ان سے تعلق کا ذریعہ جو شخص ہوتا ہے ایشیی اصطلاح میں بائیکہتہ ہیں مشہور شیعہ مصنف الوجعفر ابن بالویہ القمی لکھتے ہیں :-

”وله الى هذا الوقت من يدعى من شيعته الثقات المستورين انه“

”باب اليه وسبب يؤدى عنده الى شيعته امره ونفيه“

کہ اسوقت تک امام غائب کے معتبر اتباع میں سے الیہ دعویٰ پیدا ہوتے رہتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ وہ اسکے لئے باب یعنی دروازہ ہیں اور اس کا امر و نبی اسکے مریدوں کو پہنچاتے ہیں۔

علامہ القمی مکتبہ زدیک الیہ بابوں کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے جاری ہے جو چنانچہ

امام فائیب کی غیبو بہت کے بعد شیعوں میں یکے بعد دیگرے چار اشخاص نے یہ عویٰ کیا کہ ہم امام غائب کے نائب یا باب ہیں! ان میں سے چوتھے باب کا نام ابو الحسن علی بن محمد سہمری تھا۔ جو بقول بہائی مؤرخ عبد الحسین صاحب شمس الدین ہجری میں فوت ہو گی تھا۔ حالانکہ محل بات یہ ہے کہ باب چهارم ابو الحسن السمری ۵ اشعبان ۲۴۸ ہجری کو فوت ہوا تھا۔ اور اسی تاریخ سے شیعوں کے نزدیک غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہوا ہے۔ اس کی وفات کے بعد عام طور پر نائب کا طریقہ مسدود سمجھا گیا۔ مگر یہ خال قائم رہا۔ ایک بہائی لکھتے ہیں : -

”بہت پرانے وقتوں سے ایران میں یہ روایت چل آ رہی تھی کہ بارہویں امام جو فائیب ہو گئے ہیں، تو اپنے فضل کی رو سے اپنے سچے اور طالب معتقدوں کو اپنا دیدار دکھانی کے واسطے دنیا میں اس خدمت کیلئے گئی بزرگ اور پرہیزگار آدمی کو مامور رکھتے ہیں ماس آدمی کو وہ اپنی اصطلاح میں بات کا لقب دیتے تھے۔“

بارہویں صدی ہجری کے او اخر میں امام فائیب کے منتظرین پر یاس کی حالت طاری ہو رہی تھی اور اس عقیدہ میں لمبے انتظار کے باعث تزلزل پیدا ہوا نا شروع ہو گیا تھا۔ علامہ مجلسی اور کتاب الحمال الدین کے مصنف نے جس خیال کو قروں وسطی میں راسخ کیا تھا۔ اب اسکی بنیاد میں رہی تھیں۔ اسلامی شیعہ صاحبان میں ایسی لوگ کثیر ہوئے جنہوں نے اپنے پردوں کو ”قرب نامہ“ کی امید پر یاس پرانے خیال سے والستہ رکھنے کی کوشش کی۔ ایران میں ایسے لوگوں میں سے ایک حسحد الاحسانی اور الشید کاظم الرشتی خاص طور پر قابل ذکر ہیں کیونکہ پابیت اور برہائیت لد الکواب الدربیة عربی جملہ ۳۔ ۳۷ مقدمہ نقطۃ الکاف مرتبہ پرد قیس را ڈرد براؤن صک۔

تمہارے سالہ بھاء ۱۰۰ کی تعلیمات مطبوعہ آگرہ ص ۵

ای ورخت کی شاخص ہیں جسے ان دو اشخاص نے سر زمین ایران و عراق میں پویا تھا۔ اور یہ کہنا بالکل درست ہے کہ سید علی محمد باب اور مرتضیٰ حسین علی ہماء کی تحریک شیخ احسانی اور سید کاظم کی تحریک کا نتیجہ تھی۔

**فرقہ شیخیہ اور شیخ احمد الاحسانی** با فرقہ شیخیہ مجرین کے علاقہ میں بنی صخر قبیلہ میں اس کا باقی كَهَذَا نَزَّهُوا مِنْ طَاغِيْنَ سے میتوالہ عیسوی میں پیدا ہوا تھا۔ والد کا نام شیخ زین الدین الاحسانی تھا پیشی برس کی عمر میں ۱۲۳۲ھ القعده ۲۷ میں ہجری مرطابیق ۱۸۵۴ء کو مدینہ منورہ کے راستہ میں شیخ احمد کا انتقال ہوا۔ شیخ موصوف نے تحصیل علم کے بعد جن خیالات کا اطمینان شروع کیا، وہ اصولی طور پر شیعہ خیالات ہی تھے لیکن تفسیر قرآن مجید اور احادیث کی تاویل میں ان کا طریق علیحدہ تھا۔ اسی بنا پر ان کے ماننے والے شیخیہ فرقہ کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ بہائی عالم ابو الفضل لکھتے ہیں :-

”ان السید الاحسانی ولد في القرىن، الثاني عشر المجري واشتهر بالعلم والفضل وآوجد مذهبًا خاصًا في المعرف الروحانية وتفسير القرآن والأحاديث النبوية ولذلك اشتهر تلامذته في حياته وحزبه بعد وفاته بالفرقۃ الشیخیۃ ..... والفرقۃ الشیخیۃ معروفة في بلاد العراق، منها انتشر مذهبهم الى فارس وخراسان وسائر حمالک ایران“

ترجمہ :- شیخ احمد احسانی بارہویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے۔ علم و فضل میں مشہور تھے۔ انہوں نے روحانی معارف اور قرآن و حدیث کی تفسیر میں خاص مذہب ایجاد کیا تھا۔ اسلئے انکی زندگی میں ان کے شاگرد اور ان کی وفات کے بعد ان کا گروہ فرقہ شیخیہ کے نام سے مشہور ہوا۔ فرقہ شیخیہ عراق میں معروف ہے اور وہاں سے

فارس، هرگز ایرانی علاقوں میں پھیلا ہے۔“

شیخ کی علمی شہرت کا چرچا دوڑک پہنچا تھا چنانچہ ایران کے شیعہ طقوں میں بھی اس کا ذکر تھا۔ قریباً بارہ برس کا عرصہ وہ ایران کے مختلف شہروں میں رہا۔ اس طرح اسکے خالات اسکے شاگردوں کے درمیان سرایت کرتے گئے جتنی کہ بعض لوگوں نے یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ :-

”ان المؤمن بالحقائق هو الشیخ احمد وان الشیعة المخالفۃ الصریحۃ  
لهم من اتبغہ“

سچا مون شیخ احمد ہی ہے۔ اور اصلی شیعہ وہ ہے، جو اسکی پیروی کرے۔“  
بہائی مؤرخ مرا ز عبد الحسین کا بیان ہے :-

”ان الشیخ لم یخالف الشیعة فی أساس معتقداته و كان یظری  
ائمه الهدی ..... و یعتقد بخلافة على المتصلة و امامۃ ائمة  
الهدی من ذریته“

کہ شیخ نے شیعہ کے اصولی معتقدات کی ذرہ مخالفت نہیں کی۔ وہ اماموں کی بیجید  
تعریف کرتا تھا حضرت علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مانتا تھا۔ اور آپؑ کی نسل میں امامت کا  
قابل تھا۔“

امام محمدی کے متعلق شیخ احمد کا قول تھا :-

”ان الهدی هو محمد بن الحسن العسكري و انه حيٰ لم يمت“

کہ امام عسکری ہی ہدی موعود ہے اور وہ زندہ ہے، فوت نہیں ہوا۔“

شیخ احمد احسائی کا خاص شن جس پر قرآن شیخیہ عرض وجود میں آیا، یہ تھا کہ امام  
غائبؑ کے متعلق زوال پذیر عقیدہ کو مضبوط کیا جائے اور شیعیت کے واحد سماں را

کو قائم رکھا جائے۔ اسکی ایک ہی صورت تھی، اور وہ یہ کہ مایوس ہونبوالوں کو کہا جائے، کہ اب امام غائب بہت جلد ظاہر ہونے والے ہیں چنانچہ شیخ احسانی نے یہ طریقہ اختیار کیا۔ لکھا ہے :-

”ولم يزل يبشر تابعيه و من يبيه و تلاميذه باقترابه ظهور المهدى  
ودنو قيام القائم المنتظر<sup>لهم</sup>“

کہ احسانی اپنے اتباع، مریدوں اور شاگردوں کو خوشخبری دیتا تھا، کہ امام جہدی کے ظہور کا وقت بالکل قریب ہے اور قائم منتظر کے آنے کا زمانہ آپنیا ہے شیخ احسانی کا یہ پیغام جو ضرورت وقت کی ایجاد تھا، ہبھتے شیعوں کو اسکے گرد جمع کرنیکا باعث ہوا۔ اور اسی پر فرقہ شیخیہ کا آغاز ہوا۔ شیخ کے جوشیے شاگردوں نے اسی بناء پر اسے تیرھوئیں صدی کا مجدد بھی قرار دیا ہے چنانچہ اسکی قبر پر لگے ہوئے کتبہ پڑھا ہے :-

”مُعْدِد رَأْسِ الْمِائَةِ الْثَالِثَةِ عَشَرِ مُولَاناَ الْحَمْدُ لِلشَّيْخِ زَيْنِ الدِّينِ  
الْاحْسَانِيِّ<sup>لهم</sup>“

طريقہ کشفیہ اور شیخ احسانی نے ہر نے سے پہلے وصیت کی تھی، کہ میرے بعد اس کا بانی میرا بانشین اور طائفہ کاظم عیم السید کاظم الرشتی ہو۔ سید موصوف <sup>لهم</sup> اللہ ہجری میں رشت مقام پر ایک تاج خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ بلوغت کو پہنچ کر شیخ احسانی کے شاگردوں میں شامل ہو گئے ۱۲۲۲ <sup>لهم</sup> اللہ ہجری میں استاد کی وفات پر اس کی وصیت کے مطابق فرقہ شیخیہ کے رہیں مقرر ہوئے۔ بالعموم وہ شیخ احسانی کی تعلیمات کو روایج دیتے تھے۔ ابو الفضل بہائی لکھتے ہیں :-

”قام بعده تلميذه الأجل السيد كاظم الرشتى و سعى في نشر

له الكواكب ص۵۵۔ تله الرسانات التسع عشرية ص۱۔ تله الكواكب ص۷۷

تعاليمات الشيخ واقتفي اثره ورُوج مشربه و  
مذهبة الى ان توفي الى رحمة الله تعالى <sup>لهم</sup> «

کا حسنی کے بعد اس کا شاگرد الیتید کاظم اس کا قائم مقام ہوا۔ اس نے بیخ  
کی تعالیم کو شائع کرنے میں جدوجہد کی۔ اسکے مذہب کو روحج دیا۔ اور اسکے نقش قدم  
پر چلا، بہاتر تک کہ فوت ہو گیا۔

السید کاظم نے بعض امور میں اشیع احسانی سے اختلاف بھی کیا کیونکہ وہ اپنے آپ کو زمانہ اقتدار میں مستقل سمجھتے تھے اس عرصہ میں فرقہ شیخیہ میں کچھ اختلاف بھی پیدا ہو گیا۔ السید کاظم کاظم کاظمیہ طریقہ کشفیہ کے نام سے مشہور ہوئا اس تھے برس تک فرقہ کا پیشو والہنے کے بعد ۱۲۵۹ھ بھری مطابق ۱۸۴۱ء میں السید کاظم کاظم کریما میں پہنچنے کی عمر میں فوت ہو گئے۔

السید کاظم رشتی نے اپنے زمانہ حیات میں اپنے شاگردوں کو تین قسموں میں منقسم کر کھاتھا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھائی تاریخ کا یہ سیان غور سے پڑھا جائیگا:-

”واما الطبقة الثالثة فهم التلاميذ الذين لازموه الليل والنهار  
وصحبوه بالعشري والأبكار و كانوا مستودون في اسراره وامناء  
جوهر افكاره“

کہ اسید کاظم نے اپنے شاگردوں میں تیسرا درجہ ان لوگوں کو دیا تھا، جو دون رات صبح و شام اسکے ساتھ رہتے تھے۔ وہ ان کو اپنے خاص راز بتایا کرتا تھا اور اپنے خیالات کو ان کے سامنے تحقیقی شکل میں ظاہر کیا کرتا تھا۔ اسید علی محمد بیب باز بابیت اسی مکتبے ہو شیار طالب علم تھے۔ بہائیوں کا دعویٰ ہے، کہ اسید کاظم کا بھی "تھرڈ کالم" وہ جماعت ہے جو باب کے دعویٰ پر فوراً یمان لے آئی تھی۔ اسید ملہ جمیون درسائل ص ۲ - ملہ رسالت "البابیون فی النتاریخ" ص ۳ - ملہ الکواکب ص ۲ - ملہ الکواکب ص ۲۹ - فہ الکواکب ص ۲۹

کاظم کے شاگردوں میں اسلامی المعروف فرقہ العین بھی شامل تھی جو باقی تحریک میں ایک نمایاں شخصیت ثابت ہوئی۔ سید کاظم نے ہی اسے "فرقہ العین" کا لچپ خطاب دیا تھا۔ لکھا ہے:-

"سید مرحوم لقب قرة العین را با ودادند و فرمودند حقیقت مسائل شیعہ مرحوم  
قرۃ العین پی بر لہ" ۲۴

شیخ احسائی اور سید کاظم نے یار ھویں صدی ہجری کے او اخسرے قائم آں محمدؐ کے قرب طہوڑی منادی کر کے عوام شیعہ کے خیالات کو اس امید پر کھڑا کر دیا تھا کہ بہت جلد امام فائز نبود ار ہو جائیگا۔ ۲۴۲۳ للہ ہجری میں شیخ احسائی کی وفات کے پھر کریم امید منہدم ہو گیا لیکن ہونیوالے جانشین کی آواز سے چند سال مزید انتظار میں گزر گئے۔ شیخ احسائی اور سید کاظم کی تجویز امر الہی سے نہ تھی۔ اُنہیں وحی اور الہام کا دعویٰ نہ تھا۔ نہ ہی انہوں نے اس سلسلہ میں کجھی کلام خداوندی پیش کیا ہے۔ مگر یہ واقعہ ہے کہ عام روکے باعث اور کچھ ان دونوں کے اعلان کے نتیجہ میں ایران میں ایسی فضاضیدا ہو گئی تھی۔ کہ شیعوں کا ایک طبقہ امام غائب یا اس کے نائب یعنی باکے نام سے اٹھنے والی آواز پر انہا صندلیک کہتے کے لئے تیار تھا۔ سید کاظم کا انتقال ۲۵۹ للہ ہجری میں ہوا۔ یہاں مئیخ لکھتا ہے:-

"اما تلاميذ السيد بعد وفاته فضاروا فريقين ذريقي استمر القراءة والدرس وفريق آخر أخذ يحجب الفقيه في والقطارو يردد الاقاليم والامصار والبوا迪 والغفار بخشاع عن المنتظر" ۲۵

کہ سید کاظم کی وفات پر اسکے شاگردوں کا ایک حصہ تو درس و تدریس

ملہ تنکرۃ الوفاء مصنفہ عبادیہ افندی ص ۲۹۷ یا تحقیق طاہرہ مؤلفہ اسفیزیار بختیاری مٹ۔ ۳۷ الکروکیب من

میں مشغول رہا، اور دوسرا حصہ امام موعود کی جستجو میں جنگلوں، صحراؤں، ملکوں،  
شہروں اور ویراںوں میں مارا مارا پھر نے لگا۔

یہ بیان کتنا بھی مبالغہ آمیز ہو، مگر اس سویہ تو ظاہر ہے کہ سید شرقی کے  
شاگرد امام غائب کے لئے بیناً تھے اور وہ عالم بیناً میں اس طرح اٹھتے تھے  
کہ گویا امام کو پیدا کر کے چھوڑ دینگے۔ ان حالات میں یہ کوئی اچنپھی بات نہ تھی کہ  
چند ماہ بعد ۱۲۶ھ ہجری میں فرقہ شیخیہ کا ایک سرگرم ممبر اور سید کاظم کا  
شاگرد سید علی محمدیہ دعویٰ کر دیتا کہ میں بابت یعنی امام غائب کا دروازہ ہوں۔  
بات سید کاظم با بیت اور بہائیت شیخ احسانی اور سید کاظم کے  
کاشاگر و تھا۔ طریقہ کا ہی ملنی ہے۔ اسی آواز کی صدائے بازگشت ہے

قدیم باطنیت کے ہی دھنڈے سے نقوش ہیں۔ اسلئے بہائیت کے غیر عمرزا  
حسین علی صاحب نے شیخ و سید کو زمین کے دُو نور قرار دیا ہے۔ اپنی کتاب ایقان  
میں جو اس نے جیلیت تلمیز باب لکھی ہے۔ لکھتے ہیں :-

”اکثر از بیجان خبر نہور نجم را درسماء ظاہرہ داده اند و چمنیں در ارض  
نوین نیرین احمد و کاظم قدس اللہ تعالیٰ بهما“

مرزا حسین علی المعروف بہاء الدین سید علی محمد بابت کامریدا اور شاگرد  
و تھا۔ اور سید علی محمد سید کاظم کا شاگرد تھا سید کاظم شیخ احسانی کا مرید تھا،  
اس کاظم سے بہائیت اور بہائیت کے ذکر پر ان ہر چہار کا ذکر لازمی ہے پر و فیسر  
براؤں ”باب“ اور ”شیعہ کامل“ کی اصطلاح کو ہم معنی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

”و شکے نیست کہ شیخ احمد احسانی و بعد ازا و عاجی سید کاظم رشتی در نظر  
شیخیہ شیعہ کامل و واسطہ فیض بوده اند“

لے ایقان ص۵۵۔ ۳۴ مقدمہ نقطہ الکاف ص ۴۶

بہائی تاریخ میں باب کے متعلق لکھا ہے :-

”توہم کثیر من الناس ان الباب قرأ على السيد الرشّتی  
کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ بابت السید رشّتی کاشاگر دنخا۔ مگر بہائی  
مؤیخ کے نزدیک باب صرف ایک دو مرتبہ السید رشّتی کے حلقة درس میں  
شامل ہوا ہے۔ بہرحال باب عقیدتًا و قولًا السید کاظم کاشاگر دنخا۔ اس کا  
انکار ناممکن ہے۔“

**ایران کی مذہبی حالت** | ایران میں مذہبی طور پر اب تراحت تھی فرقہ بندی  
اور انتظارِ موعود۔ اور تکفیر بازی کا بازار گرم تھا۔ مقالہ سیاح کے مصنف  
یعنی عباس افسری پسرباء الدنی نے لکھا ہے :-

”نزد ایران ملاؤ بالطوائف المختلفة والاحزاب المتباعدة  
حال متشرعاً والشیخیة والصوفیة والنصیریة وغيرہم  
وكل واحدة من هذه الفرق والفتات ترجمی الاخرى  
بالسکر والزیغ والفسوق“

ترجمہ ہم دیکھتے ہیں کہ ملک ایران میں مختلف فرقے اور علیحدہ علیحدہ حزب  
یکترت موجود ہیں جیسے متشرعاً، شیخیہ، صوفیہ، نصیریہ وغیرہم۔ یہ ایک دوسرے  
کو کافر اور فاسق قرار دیتے ہیں۔“

تیرھویں صدی کے وسط میں عوام شیعہ عموماً اور فرقہ شیخیہ کے افراد  
خصوصاً امام عہدی کے لئے چشم یراہ تھے۔ ایک بہائی مصنف لکھتا ہے :-  
”دران وقت جمیع شاگرد ہائے شیخ احمد و سید کاظم در نہایت شتیاق  
و ذوق منتظر ظہور موعود بودند و کمال وجود و ولاد داشتند۔“

لہ لکو اکب م ۴ - ۳۷ دیکھو مقدمہ نقطۃ الکاف - ۳۸ مقالہ سیاح م ۱۱ - ۳۹ عصر جدید  
عربی طبع م ۱۱ - ۴۰ رسالتہ التسع عشریہ م ۱۱ +

ترجمہ۔ ان دونوں شیخ احمد اور سید کاظم کے سب شاگرد بے حد شوق و ذوق سے موعود کے ظہور کے منتظر تھے، اور نہایت بیتاں اور جوش رکھتے تھے۔ ایران کی ملکی حالت ایران دیگر مردم ممالک کی طرح قدیم نظام حکومت کے اور بابی تحریک خلاف تیار ہوا تھا۔ دنایاں فرنگ لپٹے مقاصد کے پیش نظر ایران کی بیض پر ہاتھ رکھنے پیش تھے کہ بابی تحریک کا آغاز ہوا۔ میں اس تحریک کے سیاسی پہلو کے متعلق زیادہ لکھنا نہیں چاہتا جو حکومت ایران نے بابی تحریک سے معاندانہ روشن اختیار نہیں کی۔ بلکہ کہا کہ جب تک بابی کی طرف سے کوئی محل امن و خلاف قانون حرکت نہ ہوگی۔ حکومت اس سے قطعاً تعارض نہ اختیار نہیں کیا۔ حکومت نے ان پر باتھ نہیں ڈالا۔ بعض موڑھین کا بیخیال بالکل درست ہے کہ اگر حکومت ابتداء سے ہی حازمانہ رویہ اختیار کرتی اور حد سے زیادہ نرم طریق پر عمل پرداز نہ ہوتی۔ تو اسے ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ جو بعد ازاں پیش آئیں۔ اس امر کا مختصر تذکرہ با بیوں کی قربانیوں کے ذیل میں ہو گا اس جگہ صرف اتنا بیان کرنا ضروری ہے کہ غیر ملکی حکومتوں کا اس تحریک سے گمراحت علاق رہا ہے۔ بھائی تاریخ میں آتا ہے کہ دام جب شاہ ایران پر با بیوں نے گولی پلانی تو اس زمانہ میں بہت مشتبہ گرفتار کئے گئے اس ذکر پر لکھا ہے۔

”اسی زمانہ میں میرزا حسین علی بہاء الدین ہی قید کئے گئے۔ اور صرف ایک ضلع میں ان کے چار سو قصبه ضبط ہوئے اور اگر انگریزی اور روسی سفیر سفارش نہ کرتے تو شاید دنیا کی تاریخ ایک عظیم الشان شخص کی زندگی کے حالات خالی رہ جاتی۔“  
 (۲) بائیکے قتل کئے جانیکے بعد فوراً قتصلِ روس نے اس کا فولو لیکر اپنی حکومت

کو بھیجا (س) جا بہاء اللہ لکھتے ہیں کہ :-

”خر جنا من الوطن و معنا فسان من جانب الدولة العلية الایرانیة  
و دولة الروس الى ان ورذنا العراق بالغزة والا قتدار“  
ترجمہ ۔ کہ جب ہم ایران سے روانہ ہوئے تو ہمارے ساتھ حکومت ایران اور حکومت روس  
کے سوار تھے۔ یہاں تک کہ ہم عراق میں عزت و تحریم سے پہنچ گئے ۔  
ایران کی ملکی حالت تغیر کو پاہتی تھی۔ دستوری تحریک شروع تھی شیخ احسائی اور  
سید کاظم کے جمع شدہ مواد میں مذہبی انقلاب کے نام پر دیا اسلامی لگائی کی ضرورت  
تھی یہ واسطے ضرورت کو یا بیشکے پورا کر دیا اور چند سال کیلئے ایران میڈان کا رزار  
بن گیا۔

**باب کی دعویٰ سے** | باب کا نام سید علی محمد تھا۔ بعض مؤرخ میزاع اعلیٰ محمد کہتے  
پہلے کی زندگی - <sup>ہیئت</sup> والد کا نام آغا سید محمد رضی مشهور ہے سید علی محمد  
بیکم محروم <sup>۱۴۲۳ھ</sup> ہجری مطابق ۱۹۰۵ء کو شیراز میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا  
خاندان تجارت پیشہ تھا۔ پندرہ برس کی عمر میں اپنے ماں کے ہمراہ تجارت میں مشغول  
ہو گئے اس سے قبل تعلیم حاصل کی۔ بہائی روایات کے مطابق تعلیم کا اندازہ ہسبنیل تھا:-  
”وہ تجارت پیشہ خاندان میں پیدا ہوئے تھے۔ اسواسطے صرف اتنی بھی تعلیم پائی جتنی کہتا  
کہ واسطے فروزی تھی جیسی کہ ہمارے ہندوستان میں کچھ زمانہ تک دی جاتی تھی اور ایران  
میں آج تک دیجاتی ہے۔ غالباً تمہیں قرآن شریف کا حفظ کرنا بھی شامل تھا جیسا کہ پرانے  
طریقے کے سماں خاندانوں کا طریقہ تھا۔“

باب کی تعلیم صرف اسیقدر تھی، یا اس سے زیادہ اس کا تخمینہ اس سے لگ سکتا ہے کہ  
پندرہ برس کی عمر تک باب پڑھتا رہا ہے اور اس عرصہ میں اس کا استاد اسے خوب مارا بھی  
لے اکواکب ص ۲۲۶۔ تھے تینہ من تعالیم المہاجر ص ۱۷۔ تھے اکواکب ص ۲۱۵۔ تھے اکواکب ص ۲۱۷ و عصر جدید اور و ص ۲۱۸  
یہ بہاء الدین کی تعلیمات ص ۱۷ تیز رسالت الشیع عشریہ ص ۲۲۷ +

کرتا تھا۔ بہائی مورخ عبد الحمین لکھتا ہے :-

”جاء بالبيان من بيّنات حضرة الباب ما يدل على ان معلمه يسمى محمد“

”هي قوله يا محمد يا معلمى لا تنسى بقى فوق حد معين“<sup>۱۷</sup>

کہ بیان میں خود باب کے بیانا سے ظاہر ہے کہ اس کے استاد کا نام محمد تھا جیسا نبھ باب لکھتا ہے کہ اے  
میرے استاد محمد ا مجھے مقررہ تعداد سے زیادہ نہ مار<sup>۱۸</sup>

باب اپنے اندلس سے ہی فرقہ شیخیہ میں شامل تھا۔ اس کی تربیت اسکے ماموں کے ہاں ہوئی  
جو فرقہ شیخیہ کا سرگرم ممبر تھا۔ باب کا محل ان خیالات سے پُر تھا کہ امام غائب کو بہت جلد  
ظاہر ہونا چاہئے۔ بہائی راوی ہیں کہ :-

”ایام ہوانی میں آپ (باب) خوبصورتی، حسین اخلاق، غیر معمولی تقویٰ اور عمدہ چال میں کے لئے“

”مشہور تھے۔ آپ نماز، روزہ اور دشکر ارکانِ اسلام کو تمہیت مستحدی کے ساتھ ادا  
کرتے تھے“<sup>۱۹</sup>

فرقہ شیخیہ کے خیالات و اوراد کا اس تخلیصوت نوحوان پر یہ تھا۔ اسکے جب اس کے  
ماموں نے بو شہر میں اسے اور اپنے بیٹے کو مشترکہ دکان کھول کر دی، تو باب کی حالت دگر گوں  
ہونے لگی۔ لکھا ہے :-

”حضرۃ الباب کان بیدی الملل من ذلك ویؤثر الاعتكاف والانزوا  
و رغما عن هذا الشغل الشاغل کان کثیراً ما یدعی المتجرد ببرقی عزل  
سطح المنزل مشتغلًا بالذعاء والابتھال وتلاوة الاوراد والاذکار“<sup>۲۰</sup>

ترجمہ:- کہ باب اس تجارتی کاروبار سے ملاں کا اظہار کرتا تھا، اور گوشہ شیخی کو ترجیح دیتا تھا جیسا نبھ  
مشاغل کے باوجود بسا و قات وہ دکان کو چھوڑ کر اسکی چھٹ پر بڑھ جاتا تھا۔ دھاکرنے بڑھنے اور اوراد  
پڑھنے میں منہک ہو جاتا تھا۔“

باب کی اس حالت کا ایک میتجہ یہ ہوا کہ اس نے بہائی روایت کے طابق شیعہ عقاید کی قلمی تائید کرنی شروع کر دی۔ اور امام غائبؑ کے بارے میں بعض تحریرات بھی لکھیں ہیں ان تحریروں کا فرقہ شیخیہ میں چرچا ہونے لگا۔ بہائی مؤرخ لکھتا ہے:-

”افاض فی البیان عن المهدی المنتظر وارثی العنان لیراعمہ فی وصفہ و  
کیحه عن النقد والتعریف لعقائد الشیعۃ بل کان یشتمی علیہا ویقرد  
صحتہا و متأنثہا حتی وجود المنتظر الغائب“

کہ باپ نے امام ہندی اور اسکی صفات کے متعلق نہایت تفصیل سے بیان کیا۔ اور اپنے قلم کو شیعہ عقائد کی تنقید سے ہمیشہ رکا، بلکہ شیعہ عقائد کی اور انہیں عقیدہ امام شافعی سمیت بیع و در قرار دیا۔

اسی دوران میں باب کی عمر بیس سال کی ہو گئی تھی۔ رشتہداروں کو خیال ہوا کہ شاید شادی سے حالات پر و پاصلہ ہو جائیں چنانچہ شیراز میں ہی باب کی شادی ہو گئی۔ وہ سال سال ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام بانیؑ فابیاً الشیخ احمد الاحبائی کے نام پر احمد رکھا ہے بچہ شیرخوارگی میں ہی فوت ہو گیا۔ ان نام و اقuat کا اثر یا پ پر یہ ہوا کہ بچہ کی وفات پر گھر بارچھوڑ فراگر بلا کو رو انہ ہو گیا، لکھا ہے:-

”وَفِي اثْرِ ذَلِكَ رَحِيلُ حَضْرَتِهِ إِلَى كَرْبَلَاءَ وَكَانَ عَمْرُهُ أَذْ ذَلِكَ يَنْأَى هُنْ  
الثَّابِعَةُ وَالْعِشْرُ بَيْنَهُ“

کہ باب اس مادش کے معاً بعد قریباً چوبیس برس کی عمر میں کربلا پہنچے۔  
یہ ۱۲۵۸ھ زیری کا واقعہ ہے۔ ابھی سید کاظم زندہ تھے اور ان کا درس جاری تھا۔  
چنانچہ باب بزرگوں کی قیروں کی زیارت کے علاوہ سید کاظم کے درس میں بھی حاضر ہوتا  
رہا۔ بہائی فارسی نازنخ میں لکھا ہے:-

”یک سال بعد از تاہل بکر بلا تشریف بروہ دو ماہیے در آنجا لوقف فرمودند و کامبے در مجلس دس  
ماجی سید کاظم رشتی حاضری شدند و بدروس و مباحثہ طلاب گوش می دیوند۔“<sup>۱۹</sup>

پھر باب آخر کار کریلا سے بو شہر واپس آگیا کر بلائی اس زیارتی اسکی حالت ہیں کوئی فرق  
پیدا نہ کیا وہ اسی بے چینی میں مبتلا رہا، کہ چند ماہ بعد سنہ ۱۲۵۹ھ جمیری میں سید کاظم راہی ملک  
بھا ہوئے۔ یہ خبر سُنْتَهی باب کی حالت بدل گئی، الحکایہ ہے:-

”وَعَلَى تِرْهَدِ الْحَادِثِ طَوْيُ الْبَابِ بِسَاطِ تِبْمَارَةِ عَاشِدًا إِلَى شِيرازَ“

کہ اُس نے فوراً دکان بند کر دی، اور شیراز (اپنے وطن) کی طرف چل پڑے کیونکہ  
اب وہ موقعہ آپنچا تھا جسکی باب کو دیر سے انتظار تھی اب بو شہر کی بجائے شیراز  
میں ان کی نئی دکان کھلنے والی تھی۔

باب کے ہمپیل کا ویر | باب کے دعویٰ کے وقت اور نوعیت کے متعلق بہائیوں کی  
کیا دعویٰ کیا تھا | روایات حسب ذیل ہیں:-

(۱) ایک روز جمعہ کے دن انہوں نے بو شہر کی کسی سبde میں بیان کیا کہ میں ایک غائب اور بزرگ  
شخص تک پہنچنے کا دروازہ ہوں۔ اور وہ شخص بست جلد ظاہر ہو نیوالمیں گے۔

(۲) اسی فرقہ (شیخیہ) کے ایک نہایت مشہور عالم ملاحتین بشروتی کے سامنے میں پہنچے  
حضرت باب نے پہنچنے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کا تھیک وقت حضرت باب کی کتاب  
بیان میں سنہ ۱۲۵۹ھ جمیری کے ماہ جمادی الاولی کی پانچویں تاریخ کو غروب آفتاب کے دو گھنٹے اور  
پندرہ منٹ بعد یا گیا۔ مطابق ۳۴ مئی ۱۸۷۶ء

(۳) ”وَفِي الدِّقِيقَةِ الْخَامِسَةِ عَشْرَةَ بَعْدَ السَّاعَةِ الْثَالِثَةِ مِنْ لَيْلَةِ الْجَمْعَةِ وَ  
هُوَ الْيَوْمُ الْخَامِسُ مِنْ جِمَادِيِ الْأَوَّلِ أَحَدُ شَهْوَرِ سَنَةِ ۱۲۵۹هـ جمیری  
الْمُطَابِقُ لِلثَالِثِ وَالْعَشْرِينِ مِنْ مَايُونِ سَنَتِ ۱۸۷۶م مِيلَادِيٍّ بِيَسِنَا

منہ الرسالۃ التی عشرۃ ص ۲۹۔ تہذیب الکوکب۔ تہذیب بہاء اللہ عزیز اسکی تعلیمات مطبوعہ مکررہ ص ۹۔ تہذیب عصر جدید اردو ص ۱۹

کان ملا حسین ما ثلا بحضور الباب اذ اعلن الباب دعواه له بختة و  
ظهر مقام المهدویۃ والقائمة <sup>لہ</sup> ۴

(۲۳) درسن بیست و پنجم سالگی چنانچہ در باب سابع از واحد ثانی بیان ذکر شده دو ساعت  
ویازده دقیقه از شب پنجم جمادی الاول ۱۲۶۷ھ مطابق ۲۶ مایو سنت ۱۸۴۴ء احسان  
و حی الہی رادر و بود خود نموده <sup>لہ</sup> ۵

آن مختلف روایات <sup>لہ</sup> جن میں ازراہ تکلف منٹوں تک کا حساب بتانیکی کو شش کیگئی  
ہے، صرف یہ تبیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ سید علی محمد نے ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۴۷ء میں  
دعویٰ کیا تھا یعنی سید کاظم کی وفات کے پہنچ ماہ بعد خالی مسند کیلئے سید علی محمد نے اعلاء کیا تھا  
جیسا کہ فرقہ شیخیہ میں سے ہی ایک دوسرا شخص حاجی محمد کریم خان کرمائی بھی اسی مسند کا  
دعا بیار تھا جس کے متعلق پروفیسر براؤن نے ۱۸۷۳ھ مطابق ۱۸۵۲ء میں لکھا ہے:-  
”ہنوز ریاست شیخیہ در اعقاب اوست <sup>لہ</sup>“

یعنی ابھی تک اسی کی اولاد فرقہ شیخیہ کی سردار ہے ۶

باقي رہایہ امر کہ سید علی محمد کے دعویٰ کی نوعیت کیا تھی سو مندرجہ بالاحوالیات  
ظاہر ہے کہ بعض بہائی کہتے ہیں کہ ابتداء میں سید علی محمد نے باب ہونیکا دعویٰ کیا  
تھا، اور بعض کا خیال ہے کہ اس نے ابتداء میں ہی مہدویت کا دعویٰ کر دیا تھا اور بعض  
کہتے ہیں کہ اسوقت اس نے اپنے اندر احساس وحی الہی پایا تھا۔ مگر ہماری تحقیق میں  
سید علی محمد صاحبؑ ابتداء میں صرف باب ہونیکا ہی دعویٰ کیا تھا۔ مہدویت یا  
وحی الہی کا ان کو ابتداء میں کوئی دعویٰ نہ تھا چنانچہ خود عبید البهائی پس زنا ب  
بماء اللہ نہ اپنی کتاب مقالہ سیاح میں لکھا ہے:-

”ولدى التحقيق علم انه ليس بيدنى نزول الوحي و هي وطن الملائكة عليه  
<sup>لہ</sup>“

له الکواکب <sup>لہ</sup>۔ لہ الرسالۃ الشیعیۃ <sup>لہ</sup>۔ لہ مقدمۃ نقطۃ الکاف۔ لہ مقالہ سیاح ص۲

ترجمہ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ باب کا یہ دعویٰ نہ تھا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔  
اور فرشتہ اُترتا ہے:-

ایسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں، کہ ۱۲۴۷ھ ہجری میں سید علی محمد نے ہمدی اور قائم  
ہونیکا دعویٰ کیا تھا۔ خود بہائی روایات اس کے خلاف ہیں ۱۲۶۷ھ ہجری میں  
انہوں نے صرف یہ دعویٰ کیا تھا، کہ میں امام ہمدی کے لئے واسطہ ہوں۔ اسکے لئے  
انہوں نے لفظ باب اختیار کیا تھا۔ لکھا ہے:-

«خَانَ الْمَفْسُومُ لِدِي الْعُمُومِ مِنْ لِفْظَةِ (الْبَابِ) فِي أَوَّلِ قَيْمَامِ  
حَضْرَتِهِ أَنَّهُ الْوَاسِطَةُ بَيْنَ خَبْجَةِ اللَّهِ الْمَوْعِدِ الْمَسْتَظْرُوفِ وَبَيْنَ الْغَلَقِ»  
ترجمہ:- یا بکے دعویٰ کے اعتبار میں عوام نے لفظ باب (دروازہ) سے سمجھا کہ وہ امام  
ہمدی اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہے۔

مقالہ سیاح میں لکھا ہے:-

”وَفَهْمَ مِنْ كَلَامِهِ أَنَّهُ يَدْعُى وَسَاطَةَ الْفَيْضِ مِنْ حَضْرَةِ صَاحِبِ  
الْزَّمَانِ إِيَّ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ مَقْصُودُهُ مِنْ لِفْظِ  
الْبَابِ كَوْنُهُ بَابُ مَدِينَةِ أُخْرَى“

کہ بکے الفاظ سے سمجھا گیا تھا۔ کہ وہ جہدی کبیلہ واسطہ ہے۔ پھر ظاہر ہوا۔ کہ اسکی  
مراد لفظ باب کے کسی اور شہر کا دروازہ ہونے سے ہے۔

پس ۱۲۴۷ھ ہجری میں سید علی محمد کا دعویٰ ہمدی یا قائم ہونیکا نہ تھا۔ صرف باب  
ہونیکا دعویٰ تھا۔ جیسا کہ پہلے بھی بابا ہو چکے ہیں۔ اور یہ پوزیشن فرقہ شیخیہ کے  
عمل کی رو سے پہلے بابوں نیز شیخ احسانی یا سید کاظم سے قطعاً زیادہ نہ تھی کیونکہ شیخ  
احسانی اور سید کاظم کو بھی باب سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ شیخ کو باب اول اور سید کاظم کو باب

لہ الکو اکب ص ۹۔ لئے مقالہ سیاح ص ۳۔ لئے مذاہب ازل کا رسالہ ”جملی بدیع در قایع ظہور منسیع“ مذ

ثانی کہا جاتا تھا۔

**بابے دعویٰ ہدایت** | بہائی لشیکر کی رو سے بھی بابے بہت بعد میں مہدی کٹ کیا ۹۰ | ہونیکا اعلان کیا ہے۔ ۱۴۳۷ء ہجری میں بدشت کانفرنس ہوئی ہے۔ اس کانفرنس کے موقع پر قرۃ العین اور میرزا حسین علی وغیرہما کے اجتماعات کا ذکر نذکرۃ الوفاء میں ان الفاظ میں درج ہے، کہ :-

«در شبہا جمال مبارک و جناب قدوس ف طاہرہ ملاقات می نمودند ہنوز فائمیت حضرت اعلیٰ اعلان نشده ہو۔ جمال مبارک و جناب قدوس قرار بر اعلان ظہور کل و فتح و شرائط دادند»

ترجمہ:- راتوں کو مرا حسین علی۔ ملا محمد علی با رفوشی اور اسلامی قرۃ العین اکٹھے ہوتے تھے، ابھی تک سید علی محمد بابے فائم ہونیکا اعلان نہ ہوا تھا۔ بہاء اللہ اور ملا با رفوشی نے کھلے اطمہار اور شریعتوں کے نفع و فتح کی قرارداد پاس کی۔

گویا ۱۴۳۷ء ہجری تک بابے اپنے فائم آل محمد ہونے کا دعویٰ نہ کیا تھا۔ بابے نے پہلی دفعہ قلعہ چہریق سے واپسی پر فالیاً صفر ۱۴۳۷ء ہجری میں یہ کہا ہے :-

“انه المهدى المنتظر”

کہ میں ہی امام ہدی موعود ہوں۔ چنانچہ اس پر ختنہ شورش برپا ہو گئی۔ خلاصہ بیان یہ ہے کہ سید علی محمد صاحبے ابتداء میں ۱۴۳۷ء ہجری میں صرف ملا حسین کو اپنے باب ہونے کے خیال سے آگاہ کیا۔ اور یا وجود یکہ اس نے اسے امر کو مخفی رکھنے کی تھی۔ باب کی بابت کا چرچا سید کاظم کے شاگردوں میں خفیہ طور پر ہونے لگا۔ پھر ۱۴۳۷ء ہجری میں اس نے پہلی دفعہ اس امر کا اظہار کیا۔ کہ میں ہی امام ہدی ہوں۔ یہی ہونیکا اس نے کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی بہائی

لہ مقدم نقطۃ الکاف ص ۱۰۰۔ ۱۰۰ الکواب ص ۱۰۰۔ سیہ نذکرۃ الوفاء ص ۱۰۰۔ ۱۰۰ الکواب ص ۹۶۔ و مقالہ سیارہ عربی ص ۱۰۰ و نقطۃ الکاف ص ۱۰۰ و ص ۱۰۰۔ ۱۰۰ الکواب ص ۹۶۔

اسے بھی قرار دیتے ہیں لیس باب مغلیٰ ہدودیت تھا۔ مغلیٰ نبوت و وحی نہ تھا۔  
باب کے ماننے والوں باب کے دعویٰ پا بیت پر ایمان لائیوں لے فرقہ شیخیت کے ہی ممبر تھے  
**عوام کی حالت** جا بہاء اللہ کہتے ہیں :-

”لے شیخ بالگروہ شیعہ پر غور کر کہ انہوں نے ظنونِ اوہام کے ہاتھوں کس قدر نمازیں  
اور کتنے شہر بناداۓ۔ بالآخر وہ اوہام گولی کی تشکیل میں تبدیل ہوئے اور سیدِ ہالم (باب)؛  
پر جا پڑے۔ اور اس جماعت کے سرداروں میں سے ایک بھی یومِ طہور میں ایمان  
نہ لایا۔ ..... شیخ احسانی کی جماعت والے خدائی مدرسے ان حقائق کے  
عارف ہو گئے کہ ان کے علاوہ اور لوگ ان سے محروم و محجوب نظر رہتے ہیں۔“

شیخ احسانی کی جماعت یعنی فرقہ شیخیت میں سے بھی باب پر ایتمادِ ایمان لائیوالے  
صرف وہ لوگ تھے، جو سیدِ شریٰ کے رازدار اور خواص تھے جنہیں اس نے تیسری  
جماعت میں شامل کر رکھا تھا، اور ان پر اپنے اصل خیالات ظاہر کیا کرنا تھا۔ ان خواص  
میں سے ملاحیین بشر و فی اور فرقہ عسین خاص زنگ رکھتے ہیں۔ ملاحیین پہلا شخص ہر  
چیز کے بیان سے باب کو دعویٰ کی تحریک ہوتی۔ اور وہ سب سے پہلے اسکے ساتھ شامل ہوا۔  
بہائی مورخ اس بات پر متفق ہیں کہ ملاحیین بشر و فی کی ملاقات پیشتر باب کوئی  
دعویٰ نہ تھا۔ اول الذکر شیراز میں اگر موخر الذکر سے ملتا ہے۔ اور باب چند ملاقاتوں کے  
کے بعد ایک رات غروب آفتاب سے دو گھنٹے گیارہ منٹ بعد ملاحیین سے خلوت میں  
اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے۔ کیا یہ مامورانِ الہی کا طریق ہے، کیا خدا کے فرستادوں لوگ  
اسی طرح دعویٰ کیا کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ایّ هذَا الامر قدْ ذُبِرَ بِاللَّيْلِ مقامِ حیبت  
ہے۔ کہ دعویٰ کرتے وقت باب کسی وحی یا الہامِ ربیٰ پر بیباہ نہیں رکھتا۔ نہ اپنی میاض  
کے سامنے وہ کلامِ خداوندی پیش کرتا ہے جیسیں اسے مامور کیا گیا ہو گرنا داں لوگ۔

خواہ مخواہ یا ب کو خدا کے بیوں کے مقابل رکھنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ فتاب  
عالمتاب کو مرد چھوڑ کھانیوالی بات نہیں ہے؟

صرف دو ہیں محروم راز کو مستثنی کر کے باس پر ایمان لائیوالے لوگ جس طرز کے تھے  
ان کے متعلق خود بہائی لکھتے ہیں :-

(۱) ”میرزا سید علی محمد کے دعویٰ کو ہن لوگوں نے سچا تسلیم کیا تھا، ان کا نام باب مشہور ہو گیا۔ ان  
بابیوں کی تاریخ نہایت قابل رحم اور دردناک ہے۔ یونکہ اکثر ان میں سے آن پڑھ۔  
خوش عقیدت، سادہ اور پاک باطن آدمی تھے جنہوں نے پچین سے مسجدوں اور امام باروں میں  
امام مخصوص قائم آل محمد حضرت عبیدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر دل کو بیتاب کر دیا۔  
فقردوں میں سنا تھا۔ اب اگر حضرت باب قید نہ ہوتے تو یہ لوگ ان کے پاس جا کر خود ان  
سے یاتین دریافت کرتے ہیں ان کے پاس توجانے کی سخت ممانعت تھی بپ وہ اپنے  
محبوب کی تعلیمات سے اکثرنا واقف تھے۔ جس کا کافی ثبوت ان کی حرکات اور  
سکات سے ملتا ہے۔“

(۲) ”باستثنائی عدد بسیار قلیل، یعنی کرام آنہا باب راشناختہ ہو۔ و فقط چند نفر آن ہاتھیم  
باب را ادراک کرده ہو۔ ایں نفوس یواسطہ آں حرارتِ فطری کہ عامہ خلق را پسروی  
میخی دلالت میکنند۔ جزو بباب شدہ بودند، باہم عقیدہ کہ امر ضروری برائے ہم ایں  
بود کہ درجت لوااء اور آیند و از برائے او خون خود را نشانہ مایہ نہ تا آنکہ عالم تحریر  
شود و جمیع بلا یا فوری رفع شود۔ عقیدہ اور انہی دل استند۔ بعض از آں ہاگمان میکرند  
کہ آنچہ قبل از ظہور باب حرام بود۔ اینک حلال شدہ است زیرا باب دیانت محمد  
علیہ السلام را تجدید نہ نہودہ بود۔“

ان ہر دو اقتباس سے واضح ہے کہ باب کیسا تھا ملنے والے لوگ جاہلیں ان پڑھ

باب کے عقاید سے سراسر ناواقف۔ اسلامی حرام کو حلال سمجھ کر محض جوش میں آکر باب پر ایمان کے دعویدارین بیٹھتے تھے۔ وہ حقیقت ناشتاں ہوئیکے باوجود خون بھانے کیلئے آمادہ تھے۔ بایوں کی یہ حالت تو آغاز میں تھی۔ انعام کاران کا یو حشر ہوا، وہ خاب عبدالہ بن افندی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:-

”پوں نیراعظم از مطلع بباء اللہ در نہایت حرارت و اشراق پر تو را فاق انداخت نفوس جاہلۃ اہل بیان کم محمود ترین طوائف اند در نقطۂ نقطۂ اولی مانند و از قیص ابدی بہاء اللہ مفروض گشتند ..... ایں قوم عجیب ترین طوائف عالمند ..... و در ظلمت او ہم مستقرق اند۔ تباً لهم و سحقاً لهم واحسر تعالیٰ یهم“

گویا بائی گروہ جاہل، دنیا کی ساری قوموں سے محمود تر، محجوب تر، ظلمتوں میں غرق گروہ ہے۔ اسی لئے عبدالہ بن ایمان کیلئے تباہی و بریادی کی دعائیں کرتا ہے۔ اس جگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ بات کے اتباع کو بائی کب کہا جلتے لگا؟  
بہائی روایت ہے کہ:-

”مئی نسلے میں صرف دو یا تین ہی آدمی تھے، جو میرزا علی محمد پر ایمان لائے تھے۔ ان کو کوئی بائی نہ کہتا تھا۔ اور نہ کسی کو خیال تھا، کہ لفظ بائی کے کیا معنی ہیں ..... مئی نسلے سے قبل کوئی بائی کہلوانے کی جرأت نہ کرتا تھا۔ اور یہ لفظ بدترین کھلے بدن خیال کیا جانے لگا۔“

باب کے مشن سے تفاوت کرنے والے ابتدائی بایوں کو درجہ زعامت حاصل ہوا۔ ان میں سے چار اخواص خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ بابت کا آبتدۂ ڈھانچہ اور اسکی اشاعت ان کے میول و افکار کا ہی نتیجہ ہے۔ جیسا کہ آبتدۂ فصول میں ذکر ہو گا۔ ان میں سے ایک تو ملا ہسین بشروع ہے جسے باب الباب کا لقب دیا گیا۔ کیونکہ وہ سب سے

پہلا مون سمجھا گیا ہے۔ دوسرامرازا حسین علی المعرف بہاء اللہ ہے۔ ان کے متعلق لکھا ہے:-  
 ”جس حضرت باب کا چرچا ہوا۔ تو طہران میں سب سے پہلے بہاء اللہ نے ان کی تصدیق کی“  
 تیسرا ملام محمد علی ساکن قصبه بار فروش علاقہ مازندران ہے جسے بایوں اور بہائیوں  
 کی طرف سے قدوس کا خطاب دیا گیا۔ پوتھی ملا صالح القرزوی کی لاکی ام سلمی حanim ہے۔  
 بعض تاریخوں میں اس کے سنہری بالوں اور غیر معمولی حسن کے باعث اس کا نام ”زین تاج“ ذکر  
 کیا گیا ہے۔ یہ ایک ہنگامہ خیر بعورت ہوئی ہے جیسا کہ آئینہ ذکر ہو گا۔ اسے بابی قرۃ آیین  
 اور طاہرہ کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ یہ چاروں اشخاص بایوں میں زمانہ کی حیثیت  
 رکھتے ہیں۔ باقی عوام الناس بابی تو اندر ورنی امور سے ناواقف اور مذہبی جوش کے  
 باعث بھاد کے خیال سے شامل ہو گئے تھے۔ ہاں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی تھا جو  
 اسلامی قیوں اور پاپندیوں سے آزاد ہوئی کی خاطر بابت میں شامل ہو گئے تھے بھرپور  
 باب پیر ایمان لائیوں کا یہ مختصر ساختا کہ ہے۔

باب کی علمی قابلیت | یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ اگر باب قید نہ ہوتا، تو بایوں کی  
 جہالت دور ہو جاتی۔ یکونکہ اگرچہ باب مجوس تھا، مگر باقی کہلانے والے عالم بابی تو یا ہر  
 ہی تھے۔ انہوں نے کس قدر جہالت کا ازالہ کیا؟ نیز باب ذاتی طور پر کوئی عالم نہ تھا اسوق  
 کے بابی اسے عالم سمجھتے ہوں تو یہ علیحدہ امر ہے۔ ہم باب کی علمی قابلیت جانتے کے لئے  
 بھائی تاریخ سے حسب ذیل واقعہ پیش کرتے ہیں جسکے نتائج ہجری یا ۱۲۶۷ھ میں  
 علماء نے باب سے ایک خطبہ سنانے کے لئے کہا۔ لکھا ہے:-

”شرع في ارتیال خطبة استهلها بهذه العبارة (الحمد لله الذي خلق

السموات والارض، ونطق بلفظ السموات مفتوح الآخر

فقاطعه بعض العلماء واعتراضه بالاعتراض على هذا الفتح“

لہ الکواکب۔ لہ بہاء اللہ کی تعلیمات۔ سہ الکواکب۔ لہ الکواکب ۳۹۰۔

کہ بابنے فی الفور ایک تکمیل فقرہ "الحمد لله الذي خلق السموات والارض" پڑھ کر شروع کر دیا۔  
اس فقرہ میں اس نے لفظ السموات کو تارکی زبر کے ساتھ پڑھا۔ اس پر کسی عالم نے روکا۔ اور السموات  
کو مفتوح الآخر پڑھنے پر اعتراض کیا؟

یقیناً یہ اعتراض درست تھا۔ عربی زبان کا کوئی طالب علم بھی السموات کو تاءع کی زیر  
سے پڑھنے کی قلطی نہ کریگا۔ قرآن مجید میں بیسیوں مقامات پر السموات کا استعمال موبود  
ہے۔ اور فقرہ "الحمد لله الذي خلق السموات والارض" تو سورہ العام کی پہلی آیت ہے  
لیس یا ب اگر عربی زبان سے نایلہ مغض بھی تھا تو یہ آیت کو درست پڑھنا چاہئے  
تھا۔ کیونکہ اس کے پیرو اسے حافظ قرآن بتاتے ہیں۔ سوا اول تو اسے غلطی کرنی ہی شر  
چاہئے تھی لیکن اگر وہ بالفرض سبقتِ لسان کے باعث السموات کو مفتوح الآخر پڑھ  
چکا تھا۔ تو سماں کئے جانے پر اس سے مطلع ہو جاتا۔ لیکن یا ب نے اس معقول اعتراض  
کا چھوپا دیا۔ وہ بہائی مورخ کے الفاظ میں یوں ہے:-

«فاجابهم عن هذا الاعتراض بقوله ان كثيراً من الآيات الشريفة  
القرآنية نزلت بخلاف قواعد القوم ..... وما تقييد الكلمات  
البيانية بالقوانين البشرية والحدود الاصطلاحية الا الضلال  
المبين له»

ترجمہ:- بابنے علماء کو اس اعتراض کا چھوپا جواب دیا کہ قرآن شریف کی بہت سی آیات لوگوں کے قواعد  
کے خلاف نازل ہوئی ہیں۔ خدائی کلمات کو انسانی قواعد اور اصطلاحی حدود کا پابند سمجھنا سخت گمراہی ہے:-  
افسوس کہ بابنے اپنی جہالت کو چھپانے کیلئے قرآن پاک ایسی افسوس ترین کتاب پر  
بھی ایک رکیک اور بے معنی الزام لگا دیا۔ باب جدید حجۃ ورات اور سلمہ قواعد کی خلاوصہ  
میں فرق سمجھتا تھا۔ اسلئے اس زمانہ کے علماء نے باب کو جاہل قرار دیکر اس سے اعراض کیا۔

میں کہتا ہوں۔ کروہ تو شمن ہی۔ مگر کوئی عربی جانشے والا بھائی آج بھی بتائے کہ ”خَلْقُ السَّمَاوَاتِ“ عربی ترکیب یا فرقانی استعمال کی رو سے ورنہ قاری دیا جاسکتا ہے؟ سچ مجھ اگر باب آتی ہی مٹی بات بھی نہ جانتا تھا۔ تو اسکے مخالف اسے جاہل کہنے میں معدود تھے۔ اور اگر جانتے ہوئے اس نے متذمہ بالاجواب دیا ہے تو وہ اخذ تھے العزة بالامم کا مصدقہ تھا۔

باب کا توبہ نامہ اور فقرہ رشیختیہ کے بوشیدے میرا امام کیلئے بے حدین تھے۔ باب کی بابت دعویٰ باہیتیگی افکار کا چرچا ان کے درمیان مخفی طور پر پیشہ ہو گیا تھا، اور ایک اچھی تعداد باب کی طرف منسوب ہونے لگی بعض بایوں نے علماء سے چھپیر چھار پڑھ کر دی اور بعض جگہ جھرپ بھی ہو گئی حکومت نے نقض امن کا اندازہ دیکھ کر ۱۳۶۲ھ ہجری میں باب کے ماموں حاجی علی سے ضمانت لی۔ اور بابت اقرار کیا، کہ وہ لگھر میں رہے گا۔ لوگوں سے نہ ملی گکا۔ اور نہ ہی کسی کو اپنے خیالات کی تبلیغ کرے گا۔ ان کے ماموں اسکے نگران مقرر ہوئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ اس پر عمل ہوتا رہا۔

حریتیت ضمیر اور آزادی افکار کے اصول کے مدنظر حکومت ایران کا یہ طریق تشریف نظر آتا ہے لیکن باب کی تعلیم اور بابی بنتے والوں کی ذہنیت کو مدنظر رکھا جائے۔ تو حکومت کا یہ عمل عین انصاف تھا۔ شاہ ایران کا ایتداء سے یہ فیصلہ تھا کہ:-

”مَادَمَ امْرُهُ مُتَفْقًا مَعَ الْأَمْمَانِ الْعَامِ وَالرَّاحِةِ الْعُمُومِيَّةِ فَلَا تَتَصَدَّى  
الْحُكْمُ مَتَّبِعِيٌّ“

جب تک باب کا معاملہ اسی قام میں ختم نہ ہو گا۔ حکومت اس سے کسی قم کا تعرض نہ کریں۔

باب کی تعلیم کیا تھی اور اس تعلیم کے مقابلہ میں حکومت کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے تھا آیا یا کسے خیالات کی اشتراحت پر پاندھی خاید کرنی چاہئے تھی یا نہیں؟ اسکے لئے عین

عبدالبهاء افندی کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ لکھتے ہیں :-

”دریوم ظہور حضرت اعلیٰ منطق بیان ضریب اعناق و حرق کتب و اوراق و ہدم مقام د  
قتل عام الامن آمن و صدق بود۔“

ترجمہ:- کہ حضرت اعلیٰ یعنی باجے ظہور کے وقت بیان کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ گردنیں اڑائی جائیں کتابیں اور اوراق جلا دیئے جائیں۔ مقامات مہدم کر دیئے جائیں، اور بجز ایکان لایبرالی اور توصیل کرنے والے کے قتل عام کیا جائے۔“

مقام غور ہے کہ حکومت اس قدر وحشیانہ تعلیم کی اشاعت کی اجازت کیونکر دے سکتی تھی۔ یہ معلم کو جب جاہل مرید میں جائیں گے، تو ملک کا امن کیونکر رہا وہ ہو گا پس حکومت نے باب پر پابندی عائد کر کے اپنا فرض ادا کیا۔

اسی زمانہ کی بات ہے۔ کہ علامہ شیراز نے ۱۴ رمضان ۱۲۶۲ھ یعنی کو حکومت کی معرفت باب کو مسجد میں بلوایا اور اس منبر پر چڑھکر برسرِ عام اپنے دعویٰ سے انکار کر دیکے لئے کہا۔ یہاں دو رخ کہتا ہے۔ کہ باب پر چڑھکر یہ بت فصیح تقریر کی جتی کہ:-

”لَمْ يُسْتَطِعُوا إِنْ يَفْهَمُوا هُلْهُلٌ هُلْهُلٌ إِنْ يَأْتِيَنَّا مُنْفِيٌ“

حاضرین بالکل نہ سمجھ سکے کہ باب اپنے دعویٰ کا اثبات کر رہا ہے۔ یا انکار کر رہا ہے۔  
ہاں اتنا اسے بھی مسلم ہے کہ باب کی تقریر سے علماء مطہر ہو گئے کہ اُس نے اپنے دعویٰ کا انکار کر دیا ہے اور باب نے پھر اسی عزلتِ نشینی کی زندگی کو اختیار کر لیا وہ وہ مورخین کا بیان یہ ہے:-

”فَصَدَّعَ الْمِنْبَرُ وَجَهَرَ بِكُلِّ مَا أُمِرَ بِهِ الشَّيْوخُ ثُمَّ نَزَلَ وَجْهَلَ يَقْبَلُ  
إِيمَانَهُمْ شَيْخًا فَشَيْخًا“

کہ باب نے منبر پر چڑھکر بآواز بلند اسی طرح توبہ اور ندامت کا اقرار کیا جس طرح غسل، نئے مطالبہ کیا

لئے مکاتیب عبد البهاء جلد ۲ ص ۲۹۶۔ ملک الکوکب ص ۷۔ ملک الحراب مصنف استاذ محمد فاضل مطبوعہ مصطفیٰ

تھا۔ پھر اتر کراس نے تمام علماء کی دستیلوسی کی ”  
اس روایت پر تحقیقی نظر اللہ سے یہ قیمتی بات ہے کہ باہمی برسرخام اپنے  
دعویٰ سے انکار کر دیا تھا۔ ورنہ اس وقت علماء کی شورش کا دب جانا قرین قیاس  
نہ تھا۔

اسی سلسلہ میں یا ب کا وہ توبہ نامہ بھی قابل ذکر ہے، جو اس نے لکھ کر ناصر الدین  
شاہ بیخدمت میں بھیجا، جو اس وقت ولیعہ در تھا۔ وہ توبہ نامہ ”کشف الجیل“ سے ذیل میں  
درج کیا جاتا ہے :-

”فَدَكْ رُوحِ الْحَمْدِ لِلَّهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَمُسْتَحْقَهُ كَظُهُورِ رَأْتِ فَغَلَ وَرَجَمَتْ خُودَ رَا  
دِهِرِ حَالِ بِرِكَافَةِ عِبَادِ خُودِ شَامِلِ گَرْدَانِيَهُ فَحَمْدًا لَّهُ ثُمَّ حَمْدًا لَّهُ كَمُثْلِ آنِ حَضْرَتِ  
رَائِيْوِرِ رَأْفَتِ وَرَجَمَتْ خُودَ فَرْمَوْدَهُ كَبِظُهُورِ عَطْوَقَتْشِ عَفْوَازِ بَنْدَگَانِ وَسَتْرِ بَرِجَمانِ  
وَتَرْجَمَ بِرَاعِيَانِ فَرْمَوْدَهُ أَشْهَدَ اللَّهَ وَمَنْ عَنْهُ كَأَيِّنِ بَنْدَهُ ضَعْيَفَ رَاقِصَدَهُ  
نِيْسَتَ كَخَلَافِ رَضَاَتَهُ خَداَوَنِدِ عَالَمِ وَاهِلِ وَلَائِيَتِ اوْيَاشِدَ اَكْرَبِهِنْفَسِهِ وَبِوَدِمِ ذَنْبِ  
صَرْفَتِ وَلَيْچُولِ قَلْبِمِ مُوقِّعَ بِتَوْجِيدِ خَداَوَنِدِ جَلِ ذَكْرَهُ وَبِنْبُوتِ رَسُولِ اوْ وَلَائِيَتِ اَهِلِ  
وَلَائِيَتِ اوْسَتِ وَلَسَانِمِ مَقْرَبِهِ كَلِ مَانِزِلِ اَنْ عَنِ اَنَّ اللَّهَ اَسْتَ - اَمِيرِ رَحْمَتِ اَوْرَا  
دَارِمِ وَمَطْلَقاً خَلَافِ رَضَاَتَهُ حَتَّى رَأْنَوْا سَتَّهُ اَوْ اَلْكَلَمَاتِيَّكَهُ خَلَافِ رَضَاَتَهُ اوْ بِوَدِهِ اَذْلَمِ  
جَارِيِ شَدِ - غَرْصِمِ عَصَيَانِ بِوَدِهِ وَدِرِهِ حَالِ مُسْتَغْرِفَ وَتَابِعِمِ حَضْرَتِ اوْ رَا اوِسِ بَنْدَهِ رَا  
مَطْلَقِ عَلَمِنِيْسَتَ كَمُنْوَطِ بَادِعَائِهِ باشَدِ - اَسْتَغْفِرَاللَّهَ رَبِّيْ وَاتَّوْبَ الْيَهِ مِنْ  
اَنْ يَنْسَبِ اِلَيْهِ اَهِنِ - وَبَعْضَهُ اِزْمَنِجَاتِ وَكَلَمَاتِ كَاَلْسَانِ جَارِيِ شَدِهِ دَلِيلِ  
بِرِسْجِ اَمِرَنِيْسَتِ وَمَدْعَى نِيَابَتِ خَاصَّهُ حَضْرَتِ حَجَّةِ اَللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ رَاجِحُ اَدْعَاءِ  
مَبْطَلِ اَسَتِ - وَاَيِّنِ بَنْدَهِ رَاجِنِينِ اَدْنَاهَئِ بِوَدِهِ وَنَهِ اَوْعَائِيْ دِيْكَرِ مَسْتَدِئِ اَذْالَطَّهِ فَ

حضرت شاہنشاہی و آن حضرت پرچار است کہ ایں دعاً کو را بالطافِ علیت سلطانی  
ورأفت و رحمت خود سرا فراز فرمائید۔ والسلام  
علیٰ محمد ۔

بایک اس توبہ نامہ کا خاطر خواہ تجوہ نہیں کلا کیونکہ علماء تبریز وغیرہم اسے حقیقت پر مبنی  
قرار نہ دیتے تھے، اور حکومت انتظار کرو گی پالسی پر عمل کر رہی تھی۔ بایوں نے غالباً  
حکومت سے مقابلہ کا آغاز کر دیا جیسا کہ انکی کافر نہیں بدشت کی قرارداد میں تصریع  
موجود ہے۔ اس قسم کے واقعات باب کے توبہ نامہ کو بے اثر بنا دیا۔ اور اس کے باوجود  
باب کو قید و بند کی حالت میں رہنا پڑا۔ اور حکومت کو قیامِ امن کی خاطر سے حراست  
میں رکھنا ضروری نظر آیا۔

**قرۃ العین کے حالات** ملا صاحب الفرزدقی کے گھنستہ یا ۱۲۷۸ھ تہجی یا ۱۸۶۰ء تہجی ۱۲۵۹ھ  
پیدا ہوئی۔ اس کا نام احمد تجوہ ہوا یعنی لڑکی بعد ازاں قرۃ العین کے نام سے مشہور ہوئی  
سن رشد کو پہنچنے کے بعد اپنے چچا ملا علی کی ترغیب سے فرقہ شیخیہ میں شامل ہو گئی۔  
نہایت خوبصورت اور ذہین تھی کہتے، میں کہ سید کاظمؑ سے قرۃ العین کو خطاب دیا تھا۔  
۱۲۵۹ھ تہجی میں سید کاظمؑ کی وفات کے بعد اس کے شاگردوں کو درس دیا کرتی تھی۔ اس وقت  
اسکی عمر ۱۷ تیس برس کی تھی۔ بایکے دعویٰ پر لسکے مریدوں میں شامل ہو گئی۔ بہانے ناچھنے سے  
معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکی شادی اپنے چچا ملا علی کے بینے ماحبہ سے ہوئی تھی۔ اونا دبی سو ہو گئی  
مگر چونکہ اس کا خسر اور خاوند بانی تحریک کے خلاف تھے۔ اس سے قرۃ العین اپنے خاوند کے گھر  
آباد نہ ہوتی تھی۔ ایک موقع پر بدشت کافر نہیں سے پہلے صح کروانے والوں کو می خبک کے  
اس نے اپنے خاوند کے متعلق کہا تھا:-

”لَمْ يَكُنْ الْمُنْبَثِتُ لِيَقْعُدْ كَفُرًا لِّتَصْبِيبْ قَدْرٍ“

کہ وہ جنیت مجھے طیب کا کفونہیں ہو سکتا۔

اسکے بعد ملائی کو قزوین میں قتل کیا گیا۔ قرۃ العین کا اس میں ہانہ سمجھا گیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہاں سے بہاء اللہ کی خاص کوششوں کے تیجیہ میں راتوں رات اسے نکالا گیا۔ اور طہران پہنچی۔ ان دونوں جسب قرۃ العین کا خاص بایوں سے اختلاط تھا۔ وہ پروہنیں کرتی تھیں۔ ناسخ التواریخ میں لکھا ہے۔ کہ قرۃ العین "حباب زنا راز مردان موجب عقاب شمرد"۔ عورتوں کا مردوں سے پروہنہ کرنا موجب ستر اشمار کرتی تھی۔ اس کا عمل بیہ تھا:-

"وَكَانَتْ فِي مَجْلِسِ الْجَمَاوِدِ مَكْشُوفَةً الْوِجْهُ وَلَكِنْ فِي مَجْلِسِ الْأَغْيَارِ  
تَكْلِسُهُمْ مِنْ مُخْلِقِهِ حَجَابٌ" <sup>۱۹</sup>

کہ دوستوں یعنی خاص بایوں کی مجلس میں یہ پروہنی تھی لیکن دوسروں سے جھاٹکے پیچھے سے یا اس کرتی تھی۔ قرۃ العین کی یہ پرڈگی سے جب بایوں میں بہت چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ تو یا بے اس بارے میں استقصواپ کیا گیا۔ یہاں دونوں کا واقعہ ہے۔ یہ صد بایوں حکومت کی حراست میں ماہ گو میں تھے۔ انہوں نے خط لکھنے والے بایوں کی مدد علی بیش رو سخت کر لی۔ اور "مترزل" قرار دیکر آخر کار قرۃ العین کے طریق عمل کی تائید کی۔ یا بے اس جواب سے بایوں کی ایک جماعت، یا بیست کا لگ ہو گئی۔ ۱۴۴۷ھ تھی جو میں بدشت کا نفرس ہوتی قرۃ العین نے رہاں سالے جمع میں فالیاً ایک ہی عورت تھی) اس موقع پر پہلے انتہاء آزادانہ روشن اختیار کی۔ کہتے ہیں کہ اس نے وہاں جمع ہونیوالے مردوں سے کہا:-

"اے اصحاب! ایس روز کا یہ ماں بیام فترت شمرد ہے شود۔ امروز تکالیفِ شرعیہ یک بارہ ساقط است" <sup>۲۰</sup>

۱۹۔ الکواکب م ۱۱۳۔ ناسخ التواریخ طبع ایران جلد ۳۔ ۳۰ رسالت السع عشریہ ص ۱۹۔ ۲۰۔ الکواکب ص ۱۶۹۔ ۲۱۔ الکواکب ص ۱۹۰۔  
لئے ناسخ التواریخ جلد ۳۔

کہ ہمارا یہ وقت فرست کا زمانہ ہے۔ اسوقت تمام شرعی احکام ساقط ہیں۔“  
اس کا نفرس کے موقعہ پر ایک دن وہ بالکل بے پروہ سبکے سامنے آگئی چھپر پرانے  
خیال کے سب بابی ذنگ رہ گئے لکھا ہے:-

”بیجع ماضین پریشان شدند کہ چکو نسخ شرایع شد۔ اب زن چکو نسخے پر پروں آمد۔“

کہ سب حاضرین نے جیران ہو کر کہا۔ کہ شریعت منسون کیسے ہو گئی اور یہ عورت سے پر پروہ باہکریوں آگئی ہے۔  
اس روز سے پیشتر بھی قرۃ العین بہاء اللہ وغیرہ سے راتوں کو ملکرتی تھی لکھا ہے:-

”در شہزادی احوال مبارک و خاب قدوس و طاہرہ ملاقات میں نمودند۔“

ان تمام امور کا تیجہ یہ تھا، کہ بدشت کے صحرا میں جمع ہو یوں بائی مختلف گروہوں  
میں منقسم ہو گئے۔ بابیوں کی تاریخ میں لکھا ہے:-

”در صحرا نوش فضائے بدشت جمعہ بے خود و گروہے با خود و طائفہ تعمیر و قویے محنوں و فرقہ  
فراری شدند۔“

کہ بدشت کے پروفصار میدان میں بابیوں کی ایک جماعت بے خود تھی۔ اور ایک با خود۔ ایک حصہ بیرون دھنا اور  
ایک گروہ دیوانہ ہوا تھا۔ اور ایک جماعت فرار اختیار کر گئی تھی۔“

یاد رہے کہ قرۃ العین کے اس بیجان خیز عمل سے پہلے بھی بابیوں میں شامل ہونیوالے  
ایک گروہ کا بیچیال تھا کہ:-

”آنچہ قبل از ظہور باب حرام بود۔ اینک حلال شده است۔“

ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں صحراۓ بدشت میں کیا دافتھا ظاہر ہوئے ہوں گے۔ بابیوں کے  
باب الباب ملاحسین بشروتی کے الفاظ سے اس موقعہ کے اعمال کا اندازہ ہو سکتا  
ہے۔ لکھا ہے:-

”دار دوئے مبارک از حکایات بدشت یعنی معمول نبود بلکہ فرمودہ من بدشتیہا“

لہ تذکرة الوفار ص ۱۵۱ تہ تحقیق طاہرہ ص ۲۷ تہ نقطۃ الکاف ص ۱۵۱ تہ تاریخ امریہا ص ۲۸ ۴

راحد ہے زخم <sup>لہ</sup>

کہ بدشت کے میدان میں جو باتیں واقع ہوئیں۔ وہ ملاحسین بشرودی کے مبارک شکر میں سندھوئی تھیں۔ اسی سلسلہ آپ فرماتے تھے کہ ان لوگوں پر میں شرعی حد جاری کروں گا جنہوں نے بدشت میں یہ کارروائی کی ہے۔

جناب عبد البهار تذكرة الوفا میں لکھتے ہیں اور

”وَالْمَقِبُ طَاهِرٌ أَوْلَ درِيدَشْت وَاقْعَكَشْت ، وَحَضْرَتُ أَعْلَى إِبْ لِقَبِ رَا تصویب و تصدیق نمودند و در الواح مرقوم گشت۔“

کقرۃ العین کو ظاہرہ (پاکداں) کا لقب پہلی مرتبہ بدشت کے صحرائیں ہی ملا تھا۔ بعد ازاں باب نے اسکی تصدیق کر دی اور الواح میں استعمال ہونے لگ گیا۔ قرۃ العین کا زیادہ خلا ملا حاجی محمد علی بارفروشی قدوس کیسا تھا تھا۔ ان دونوں کے اجتماع کو نقطۃ الکاف میں یوں بیان کیا گیا ہے:-

”جَنَابُ حَاجِيْ هُمْ ازْمَشِيدِرَاجِعَتْ نَمُودَنْدَ وَضَمُونْ يُجَعَ الشَّمَسُ وَالْقَمَرُ وَفَقَ دَادَه“<sup>۱۵۵</sup>  
بدشت سے ملا بارفروشی ایک روایت کے مطابق چھپ کر بارفروش چلا گیا۔ اور دوسری روایت کے مطابق قرۃ العین کیسا تھا مژید ران کی طرف روانہ ہو گیا۔ ان دونوں تعلق کا ذکر کرتے ہوئے بہائی مورخ لکھتا ہے:-

”وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ السَّيِّدَةَ سَافَرَتْ حَقِيقَةَ الْهِدَىْ خَرَاسَانَ خَلَبَدَ رَانَ  
يَكُونُ ذَلِكَ مَعَ حَضْرَةَ الْقَدَوْسِ فَانَّهُ الْوَحِيدُ الْفَرِيدُ الَّذِيْ كَانَتْ تَلَكَ  
الْزَهَرَاءَ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَتَرْكَنُ إِلَيْهِ فِي بَيْتِ اسْرَارِهَا وَمَكْنُونَاتِ اطْلَاعِهَا  
وَلَمْ يَتَحَشَّ مَوْرِخَوَالِيَّاَبِيَّةَ ذَكَرُ هَذِهِ الرِّحْلَةَ الْأَتْقَادِيَّاَعْنَ وَهُمُ الْوَعَمِينَ  
وَقَطْعًا حَالَدَا بِرَا قَوَالِ الْمُفْتَرِينَ وَافْكَارِهِمُ السَّاقِطَةُ الْمُخْفَطَةُ“<sup>۱۵۶</sup>

۱۵۵۔ لَهْ نَقْطَةُ الْكَافِ۔ لَهْ تَحْمِلْ طَاهِرَةً۔ لَهْ نَقْطَةُ الْكَافِ۔ ۱۵۶۔ لَهْ نَقْطَةُ الْكَافِ۔ لَهْ الْكَوَافِ۔ لَهْ الْكَوَافِ۔ ۱۵۷۔

تھی۔ جب یہ ثابت ہو گی کہ قرۃ العین سیع خدا میں ہے تو ضروری ہے کہ یہ فرد وہ (ملائیار فروشی) کی معیت میں ہو ایکونکر وہی اکیلا شخص تھا جس پر قرۃ العین کو سمجھ دستھا اور جسے وہ اٹھیاں سے اپنے راز اور پوشیدہ بھی شدید تلا یا کرنی تھی۔ دوسرے بائی مورخوں نے اس سفر کا ذکر عرض بجا وکی خاطر نہیں کیا تا وہم کہ نیو الون کے وہم اور مختلین کے اقوال کا ازالہ ہو جائے۔ اور ان کے ادنی اور ناکارہ خیالات ٹوک جائیں ۔

قرۃ العین اور دیگر زعماء بابیتیہ بدشت کانفرنس میں اسلامی شریعت کی منسوخی کیلئے قرارداد پاس کر دلانے میں عجیب چالاکی سے کام لیا تھا جیسا کہ آگے ذکر آئے گا۔ بہر حال بدشت کے بعد قرۃ العین بابیت کی تبلیغ اور حکومت ایران کیخلاف سازش میں نمایاں حصہ لیتی رہی۔ باب جوالانی ۱۸۵۲ء کو قتل کیا گیا۔ ۱۸۵۳ء کو تین بابیوں نے اتفاقی طور پر سلطان ناصر الدین شاہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ بادشاہ بچ گیا۔ مگر حکومت اس سازش میں حصہ لینے والے بابیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور بعض مارے بھی گئے۔ قرۃ العین نے تیس نوجوانوں کو لیکر نظام حکومت کو نہ و بالا کرنیکے لئے ایک اور مرتبہ۔ ۱۸۵۴ء کو کو شش کی حکومت نے اسے گرفتار کر کے تو پسے اڑا اور بعض کہتے ہیں کہ کل رکھوٹ کر مار دیا۔ اور اس طرح اس فتنہ کا خاتمه کر دیا۔ قرۃ العین باب کے قتل کے بعد دوں تک زندہ رہی۔ باب نے صبح اذل کو باب کی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند میں گزارا ہے۔ ابو الفضل جاشیان مقرر کیا بہائی لکھتے ہیں :-

”انقضت ایام دعوتہ التي تعدّ سبع سنوات تقربیاً كلها في الحجر

والحبس والنفي اما في بيته او بيت الحكومة“<sup>۱۷</sup>

کہ باب سارا زمانہ دعوت جو تقریباً سال شمار کیا جاتا ہے۔ اپنے لھر میں یا حکومت کے

بیل خاتمیں نظر میڈی قید اور جلا وطنی میں ہی غتم ہو گیا ۔

۱۷ ابیابیون فی التاریخ ۱۹۰۰م تذكرة الواقع فصل سه تحقیق طاہر و سرور ص ۲۔ ۱۵ الحجج البهیہ ص ۱۲۷

بائے اپنی زندگی کو خطرہ میں پاک شعبان یا رمضان ۱۴۶۵ھ بھری میں مزا بھی المعروف صبح نزل کو جو سوقت انہیں سالہ نوجوان تھا اپنا چانشیں مقرر کر دیا۔ بائے اس بارہ میں ایک وصایت نامہ بھی لکھوا یا جیسکے الفاظ حسب نبیل ہیں :-

”الله اکبر تکبیراً کبیراً

هذا كتاب من عند الله المهيمن القيوم الى الله المهيمن القيوم  
قل كل من الله مبدعون قل كل الى الله يعودون هذا كتاب من  
على قبل نبيل ذكر الله للعاملين الى من يعدل اسمه اسم الوحدة ذكر  
الله للعاملين قل كل من نقطته البيان ليبدون ان يا اسم الواحد  
فاحفظ ما نزل في البيان وامر به فانك لصراط حق عظيم“

ترجمہ :- اللہ سے بڑا ہے۔ یہ خط خدا نے ہمیں وقوم کی طرف سے خدائے ہمیں وقوم کی طرف لکھا گیا ہے۔ کہ دے کہ سب اللہ سے تروع ہوتے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹتے ہیں۔ یہ خط محمد علی کی طرف سے جو ذکر للعاملین ہے بھی کی طرف ہے۔ جو ذکر للعاملین ہے۔ کہ دے کہ سب نقطہ بیان سے شروع ہوتے ہیں۔ اے بھی! البيان میں نازل شدہ کی حفاظت کرو اور اس کے مطابق حکم دے تو سچا اور عظیم صراط ہے۔

نوٹ :- مہند رجہ بالا وصیت نامہ میں نبیل کا فقط محمد کی بخلے ہے کیونکہ دونوں کے عدد ۹۷ ہیں اور وحید کا فقط بھی کا قائم مقام۔ کیونکہ درود کے ۲۸ عدد ہیں، پروفیسر براؤن نے اس وصیت نامہ کا لکس بھی شایع کیا ہے میرزا جانی کاشانی بائی مورخ لکھتے ہیں۔ کہ بائے اس وصیت نامہ کی ساتھ اپنا قلمدان، کاغذات اور عمرہ وغیرہ بھی صبح از لگبھواد کے۔ چنانچہ یا کسی قتل کے بعد میرزا بھی بائے کے ”وصی“ اور ”یہیں طائفہ یا یہیں“ کے نام سے شہرت یا گئے۔ اس امر کا اقرار طوعاً و کرہاً بھی یہ تو بھی ہے۔

لہ نقدہ نقطۃ النکافت۔ لہ نقدہ نقطۃ النکافت۔ لہ نقدہ نقطۃ النکافت۔ لہ نقدہ نقطۃ النکافت۔ لہ نقدہ نقطۃ النکافت۔

ابوفضل بہائی غضیناک ہو کر لکھتے ہیں :-

”اہل بیان حیات نموده از بحیی بوصی تعبیر ثمود و شهرت دادند“<sup>۱۷۹</sup>

چونکہ مراجعی کے جانشینین باب ثابت ہونے سے ان کے دوسرے بھائی میرزا  
حسین علی المعرف بہاء اللہ کو دعویٰ کا حق نہ پہنچتا تھا نیز چونکہ مراجعی ساری عمر  
بہاء اللہ کا مخالف رہا اسلئے بہائیوں نے مراجعی کی اس جانشینی کے بارے میں  
محکمہ خیز تاوبلیں کی ہیں۔ رسالہ البہائیۃ میں لکھا ہے :-

”وقد سماه حضرة الباب بهذا اللقب (صبع ازل) الحکمة ما“

کہ بائی مراجعی کو صبع ازل کا القب کسی حکمت سے دیا تھا۔

بہائی تاریخ الکواکب الدریہ میں لکھا ہے۔ کہ کچھ بایوں نے باب کی زندگی میں تی  
بہاء اللہ کی زندگی کو خطرہ میں پا کر باب سے درخواست کی۔ کہ وہ کوئی ایسی تجویز کرے۔  
کہ لوگوں کی توجیہ بہاء اللہ سے ہٹ جائے مؤرخ گہتا ہے کہ بائی اس وقت توہں  
درخواست گو منظور نہ کیا البتہ قلعہ ماکو و چہریق کی قید کے آخری ایام میں اس نے یہ  
تجویز کی۔ کہ میرزا جعی کو صبع ازل، الوحد، المرأة وغیره خطابات دیئے۔ نیز :-

”ثُمَّ أَمْرَ بِعَضِ الاصْحَابِ بَانِيَةَ شَهْرِ وَاسْمَهُ بَيْنَ عَامَتَ الصَّاحِبِ“

لتتحول الانظار نوعاً اليه <sup>۱۸۰</sup>

بعض اصحاب کو حکم دیا کہ عام بایوں میں مراجعی کا نام مشہور کریں تا ایک حد تک اس کی طرف

نظریں متوجہ ہو جائیں۔

مقالات سیاح کے مصنف عبد البہاء افندی ملا عبدالکریم قزوینی اور جناب بہاء اللہ  
کے مشورہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

”کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہئے کہ سب کی توجیہ حضرت بہاء اللہ سے ہٹ کر کسی غائب

شخص کی طرف ہو جائے۔ اور اس تدبیر سے بہاء اللہ لوگوں کی مزاحمت اور ایڈ اسے محفوظ رہیں لیکن چونکا اس امر کیلئے کسی اجنبی آدمی کو منتخب کرنا خلافِ مصلحت تھا۔ اسلئے بہاء اللہ کے بھائی مرا ایحیٰ کو اس کام کیلئے منتخب کیا۔ غرضیکہ بہاء اللہ کی تائید اور ہدایت سے اس کو قبلہ آمال مشہور کیا۔ اور اپنے اور یگانوں میں اسکو شہرت دی۔ اور اسی کی طرف سے چند خطوط حضرت پابکے نام لکھے۔ چونکہ در پردہ پہلے اس امر کا ذکر حضرت پابکے ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ رائے انہوں نے بھی نہایت پسند کی ہے۔

اس عبارت کے ظاہر ہے کہ بابی اور بہائی تحریک میں خود ان لوگوں کے نزدیک بھی جلسازی اور غلط بیانی کا بہت وخل ہے۔ بہائی آج اس قسم کی رکیک تاویلات سے صرف اپنی پرده دری کر رہے ہیں، ورنہ یہ ایک حقیقت ہے کہ باب نے مرا ایحیٰ کو اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا۔ باب کی وفات کے بعد بابی اسکے مطیع و منقاد ہے خود بہار اللہ نے اپنے ادعاء تک ازل کے دعویٰ کی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ اسکی اطاعت کی ہے۔ جیسا کہ بہار اللہ اپنی جان بچانیکے لئے تو بقول خود مرا ایحیٰ کو قبلہ آمال "مشہور کرتا ہے۔ اور جب امن حاصل ہو جاتا ہے۔ تو اسے "وجال" قرار دیا جاتا ہے۔ کیا بہار اللہ اور بہائیوں کا قبلہ آمال دجال ہے؟

بابکا قتل | بیان ہو چکا ہے کہ ۱۲۷۳ء میں پابکے اس دعویٰ سے کہ وہی ہدیٰ مودود ہے بہت شورش برپا ہوتی۔ اسی سال بدشت کافرنس میں شریعت اسلامیہ کے نئے کی فرارداد سے بھی بابیوں اور مسلمانوں میں ہنگامہ آرائی شروع ہو گئی۔ اس کافرنس میں یہ تجویز بھی پاس کی گئی کہ سب بابی ماکو میں جمع ہو کر بزور باب کو رہا کرائیں۔ اور اس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ اس قسم کی فتنہ انگریزوں اور بابیوں کی طرف سے ملک میں بغاوت کے آثار کو دیکھ کر حکومت نے آخر باب کے متعلق علماء سے استفتہ کیا۔

بہائی مورخ کے قول کے مطابق فتوی ان الفاظ میں تھا :-

”ہمان حضرة السيد الباب ادعی مقام المهدویۃ و عمل تغیرات

عظیمة ف الفروع الاسلامیة لذلک وجہ ولزم قتلہ“

کہ پونکہ یا بے مہدویت کا دعوی کیا ہے اور ہدایت شریعت میں بہت تبدیلی کی ہے۔ اسلئے  
اس کا قتل واجب ہے“

فتاوی قتل کو سنکر باب کی حالت بالکل وگروں ہو گئی۔ ایک بہائی راوی ہے:-

”کان حضرته متغیر الحال علی خلاف المعتاد غالباً فی بحر عمیق  
من الا فکار“

کہ اس شب باب کی حالت غیر معمول طور پر بدی ہوئی تھی۔ وہ تفکرات کے عینیق سمندر  
میں غرق تھا۔ اسی جگہ یا بے روزی کا بھی ذکر ہے۔ بہائی لوگ ہدایت کبریٰ  
اور حشر و نشر کے منکر ہیں۔ مگر یا ب اس رات بار بار یہ شعر پڑھ رہا تھا:-  
الى الديان يوم الدين تمضي و عند الله تجتمع الخصوم  
ترجمہ:- جزا دینے والے خدا کے پاس ہم یوم الدین کو جائیں گے اور اسی کے پاس سب جمگڑیوں کے  
جمع ہوں گے“

اس موقع پر یا بے و ڈائی یا تین ظاہر ہوئیں جن پر ان لوگوں کو خاص طور پر غور  
کرنا چاہیس ہے۔ جو باب کو مامورِ الہی مانتے ہیں (۱) اس نے اللہ تعالیٰ سے یا پس ہو کر  
خود کشی کی خواہش کی۔ چنانچہ اس نے اپنے بائی ساتھیوں سے قید خانہ میں کہا:-

”فیا حبذا لو وجد من یقتلنی هده اللیلة فی هذی السجین“

کہ کاش کوئی مجھے آج رات ہی اس قید خانہ میں قتل کر دے۔

(۲) یا بے اپنے بائی ساتھیوں سے کہا:-

”لے اصحاب! فردا کہ از شما سوال نمایند از حقیقت من تقبیه نہاید و انکار نہاید  
و لعن کنید زیرا کہ حکم اللہ بر شما این است لہ“

ترجمہ :- لے رفقاء! اکل جب تم سے میری صراحت کے متعلق سوال کریں تو تقبیہ کرنا اور میرا  
انکار کر دینا نیز لعنت کرنا کیونکہ تمہارے نئے حکم خداوندی یہی ہے۔  
حکومتِ ایران کی طرف سے علمائے فتویٰ اور سیاسی حالات کے ماتحت باب کو  
تبیریز کے میدان میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا۔ باب کے قتل کی تاریخ اور سال میں کچھ اختلاف  
ہے۔ شاھی محقق السید عبدالرزاق لکھتے ہیں :-

”اعدم الباب في ۲۷ شعبان ۱۴۶۵ھ اما الباب بیہ فیبدعون ان هذا الاعدام

تم في ۲۸ شعبان ۱۴۶۶ھ والفرق بین الروایتین سنة ویم واحد“

کہ باب ۲۷ شعبان ۱۴۶۵ھ کو قتل کیا گیا۔ بابوں کا دعویٰ ہے کہ قتل ۲۸ شعبان ۱۴۶۶ھ کو واقع ہوا۔  
دونور و ایتوں میں ایک دن اور ایک سال کا فرق ہے۔

بہائی مورثین نے بالعموم باب کے قتل کی تاریخ ۲۷ شعبان ۱۴۶۶ھ مطابق ۹ جولائی  
۱۸۵۰ء متعین کی ہے پروفیسر براؤن نے ۲۷ شعبان ۱۴۶۶ھ مقرر دی ہے جسنت اللہ  
صاحب بہائی لکھتے ہیں :-

”۱۸۵۰ء اور ۱۸۵۱ء کے درمیان آفریقیان کے دارالخلافہ میں شہید ہوتے“

بہائی تاریخ میں لکھا ہے کہ باب کو قتل کرنیکے بعد اسکے جسم کو وحشیانہ طریق پر زمین پر  
اوصراد صحریہ کی آخر کار ایک گڑھ میں ڈال دیا گیا۔ رات بھروس سپاہی اس کی نگرانی  
کرتے رہے۔ اور دوسرے دن لوگوں کو حکم دیا گیا۔ کہ کار و با معطل کر کے باب کی لاش پر  
سنگباری کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بابی مورخ مرا جانی لکھتا ہے کہ باب کی لاش دو دن  
اور دو راتیں میدان میں ہی پڑی رہی۔ اسکے بعد اسے ایک جگہ دفن کر دیا گیا۔

لہ نقطۃ الکاف ص ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ البابوں فی التاریخ ص ۱۱۔ سلم مقالہ سیاح اردو موسیٰ و اللو اکب ضنك۔ لہ نقطۃ الکاف مقومه ص ۲۷۴۔ لہ بہائی تعلیمات ص ۱۔ لہ الکو اکب ص ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ کہ نقطۃ الکاف ضنك

**بابیوں کی "قربانیاں"** آپ باب پرایمان لائیو اسلے نوام کی حالت کے زیرِ عنوان پڑھ چکے

ہیں۔ کہ بہائی لوگ بابیوں کو جاہل، ان پڑھ دین سے ناواقف نظمات میں غرق اور سب لوگوں سے سماں دہ ترقار دیتے ہیں جعید البهاء نے ان کیلئے "تَبَّالَهُمْ وَسَعَقَالَهُمْ" تک کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ باوجود اس امر کے بہائی لوگ مریزوں کے بابیوں کی موت کو اپنی قربانیاں قرار دیکر مشرق و مغرب میں پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔

اپنے مذہب کے لئے مخلصانہ اور مظلومانہ چان دینا ہر قوم اور ہر زمانہ میں قابل تعریف ہے۔ مگر ابھگہ یہ سوال قابل تحقیق ہے۔ کہ آیا ایران میں مارے جائیو اسلے بابی لوگ مظلومانہ مار کے گئے اور آیا ان کا اقسام عجیب اخلاص پڑھنی شفایا نہیں؟ اس تحقیق کیلئے فصل ہذا میں بابی اور بہائی تاریخ سے کافی مواد موجود ہے۔ ابھگہ مزید چند حقایق و درج کئے جاتے ہیں۔

**اول۔** بابی کہلاتیوں اسلے اپنے مذہب سے واقف نہ تھے مقالہ سیاح کا مصطف لکھتا ہے۔

"چونکہ اس مذہب کی بنیاد پر تھے ہی حضرت باب قتل کر دیئے گئے تھے۔ اسلئے یہ گروہ اپنی روشن و رفاقت اور شریعت و طریقت کے احکام سے محض بیخبر رہا۔ ان کے عقائد کی بنیاد صرف حضرت باب کی سمجھی تھی۔ اور یہی یہ تحری بعض مقاموں میں گردبڑی کا سبب ہوئی۔ اور جب ان لوگوں نے اپنے اوپر بخت، دباو پڑنا دیکھا، تو اپنے بجا و کیلئے جبوراً ہاتھ اٹھایا۔"

**دوم۔** بابیوں نے ۱۳۴۷ء میں بدشہت نظام پر یہ قرارداد پاس کی۔ کہ "ایران کے سب اطراف سے بابی ماکوں میں منظم طور پر جمع ہوں، اور باب کو جبل خانہ سے آزاد کرنے کیلئے عمل یا الائیں یہ۔" اور ان کے مختلف قائلے مختلف جماعتیں روانہ بھی ہو پڑے تھے۔

**سوم۔** جو بابی قرارداد بدشہت کے مطابق ماکو کیلئے روانہ ہوتے تھے۔ ان کی حالت بہائی تاریخ کے طبق حسب ذیل ہوتی تھی۔

"صاراً كثرا هم يحملون السلاح ويسافرون جماعات لا يقل عددها

عن العشرین نفساً<sup>۱</sup>

کہ ان میں سے اکثر ہتھیار بند ہوتے تھے۔ اور بیش یا اس سے زیادہ افراد کے جتوں کی صورت میں سفر کرتے تھے۔

چہارم ۱۲۴۲ھ میں ہی بابیوں نے قلعہ طبرسی پر قبضہ کر کے اسکی مرمت کر لی۔ اور قلعہ بند ہو بیٹھے۔ اسی عرصہ میں شاہ ایران محمد شاہ کا استقال ہو گیا جس سے بابیوں کے حوصلہ بہت بڑھ گئے۔ بہائی تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ نئے بادشاہ ناصر الدین شاہ کے پاس محض نامہ بھیجا گیا جس میں لکھا تھا۔ کہ :-

”ان الیاپیتین احتسیوا و فات المغقوله محمد شاہ فرزان عظیم الهم و

شرعو اف المقاتلۃ والنزال و خرجوا على الدولة والملة<sup>۲</sup>“

پنجم ۱۲۴۴ھ یعنی قتل بابے قبل ہی بابی گروہوں نے ملک ایران میں خطرناک ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ زنجان، ماژندران نیز وغیرہ مقامات پر حکومت کو اپنی فوج کا کافی نقصان پرداشت کر کے باغی بابیوں پر قبضہ کرنے کا موقعہ ملا۔ معرکہ غایہ ماژندران کا ذکر کرتا ہوا بہائی مورخ کہتا ہے۔ کہ آسمیں ایک رات میں حکومت کے لشکر کے چار سو آدمی کھیت رہے جن میں سے سیتیس افسوس تھے۔ یاد رہے کہ بابی لوگ ان تمام معکروں میں ”یا صاحب الزمان“ کا نصرہ لگایا کرتے تھے۔ گویا انہوں نے اپنی عقیدہ کی رو سے جہاد کا آغاز کر دیا تھا۔

ششم۔ بابے قتل سے اس کے اتباع کو صدمہ پہنچنا طبعی امر تھا۔ بابیوں نے اسکا استقامہ لینے کی یہ صورت تجویز کی۔ کہ شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ لکھا ہے :-

”الست ۱۲۴۶ھ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے بابیوں پر بلاوں کا ایک ایسا طوفان پیدا

کیا۔ کہہ ایک بابی کی جان خطرے میں پیگئی۔ هادق نامی ایک فوجوں یو خود بھی بابی تھا۔ اور جنکا

<sup>۱</sup> ۲۷۵۔ ۳۰۰۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۴۱۰۔ ۴۴۱۱۔ ۴۴۱۲۔ ۴۴۱۳۔ ۴۴۱۴۔ ۴۴۱۵۔ ۴۴۱۶۔ ۴۴۱۷۔ ۴۴۱۸۔ ۴۴۱۹۔ ۴۴۲۰۔ ۴۴۲۱۔ ۴۴۲۲۔ ۴۴۲۳۔ ۴۴۲۴۔ ۴۴۲۵۔ ۴۴۲۶۔ ۴۴۲۷۔ ۴۴۲۸۔ ۴۴۲۹۔ ۴۴۳۰۔ ۴۴۳۱۔ ۴۴۳۲۔ ۴۴۳۳۔ ۴۴۳۴۔ ۴۴۳۵۔ ۴۴۳۶۔ ۴۴۳۷۔ ۴۴۳۸۔ ۴۴۳۹۔ ۴۴۳۱۰۔ ۴۴۳۱۱۔ ۴۴۳۱۲۔ ۴۴۳۱۳۔ ۴۴۳۱۴۔ ۴۴۳۱۵۔ ۴۴۳۱۶۔ ۴۴۳۱۷۔ ۴۴۳۱۸۔ ۴۴۳۱۹۔ ۴۴۳۲۰۔ ۴۴۳۲۱۔ ۴۴۳۲۲۔ ۴۴۳۲۳۔ ۴۴۳۲۴۔ ۴۴۳۲۵۔ ۴۴۳۲۶۔ ۴۴۳۲۷۔ ۴۴۳۲۸۔ ۴۴۳۲۹۔ ۴۴۳۳۰۔ ۴۴۳۳۱۔ ۴۴۳۳۲۔ ۴۴۳۳۳۔ ۴۴۳۳۴۔ ۴۴۳۳۵۔ ۴۴۳۳۶۔ ۴۴۳۳۷۔ ۴۴۳۳۸۔ ۴۴۳۳۹۔ ۴۴۳۳۱۰۔ ۴۴۳۳۱۱۔ ۴۴۳۳۱۲۔ ۴۴۳۳۱۳۔ ۴۴۳۳۱۴۔ ۴۴۳۳۱۵۔ ۴۴۳۳۱۶۔ ۴۴۳۳۱۷۔ ۴۴۳۳۱۸۔ ۴۴۳۳۱۹۔ ۴۴۳۳۲۰۔ ۴۴۳۳۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۔ ۴۴۳۳۲۳۔ ۴۴۳۳۲۴۔ ۴۴۳۳۲۵۔ ۴۴۳۳۲۶۔ ۴۴۳۳۲۷۔ ۴۴۳۳۲۸۔ ۴۴۳۳۲۹۔ ۴۴۳۳۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۲۲۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۸۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۹۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۰۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۱۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۲۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۳۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۴۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۵۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۶۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲۲۲۱۷۔ ۴۴۳۳۲۲۲۲

آقا بھی بابی تھا۔ اپنے آقا کے عذاب شہادت کو دیکھ رکھا ایسا متاثر ہوا۔ کہ بدلتے کے جوش میں بھر کر  
اس نے شاہ ایران پر حملہ کر دیا۔<sup>لہ</sup>

بہایوں کے رسالہ "الیہائیۃ مطلوبہ مصر میں حملہ کرنیوالے" اثنان من الشبان  
البابیین <sup>لہ</sup> لکھا ہے یعنی بادشاہ پر گولی چلانی والے دو بابی نوجوان تھے۔ ایک  
اور واپسیتے کے ۱۲۶۸ھ شوال ۵ اگست ۱۸۵۲ء کو تین اشخاص نے  
بادشاہ ناصر الدین شاہ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ پروفیسر براؤن نے بھی مؤخر الذکر بیان کو  
درست قرار دیا ہے۔<sup>لہ</sup>

ہفتہم۔ اس واقعہ ہائل سے ملک میں طوفان برپا ہو گیا۔ بولازمی امر تھا۔ حکومت نے  
اس سازش کی تحقیقات کیلئے سب بابی مشاہیر کو گرفتا رکر لیا۔ جناب عبدالبہا لکھتے ہیں۔  
”اس باغیانہ حرکت کے ارتکابے یہ فرقہ بدنام ہو گیا۔ ابتداء میں کچھ پوچھ چکھے ہی نہیں تھی۔ مگر اسکے بعد  
حکومت کی طرف سے تحقیقات شروع ہوئی۔ اور اس فرقہ کے تمام مشاہیر کے جاں میں سخن گئے۔“  
پروفیسر براؤن کی تحقیقات کی رو سے بادشاہ پر قاتلانہ حملہ کے بعد چالیس  
بایوں کو سازش کے شہید میں پکڑا گیا۔ جن میں سے اٹھا بیس اشخاص کو مجرم پاک  
حکومت نے آخر ذوالقعدہ ۱۲۶۸ھ میں قتل کروادیا۔  
ایک بہائی مصنف لکھتا ہے:-

”حضرت باب شہید کے نگئے۔ اور ان کے ایک خادم نے کچھ آدمیوں سے سازش کر کے  
بادشاہ پر گولی چلائی۔ اور اس کے بعد بایوں کا نام ایران میں قتل عام ہوا۔“<sup>لہ</sup>  
ہشتم۔ حکومت کے مقابلہ میں بایوں کا رویہ ”سلیح بغاوت“ کا رنگ رکھتا تھا۔  
عصر جدید کے مصنفوں نے لکھا ہے:-

”آغاز امر میں بایوں نے اکثر موقوفوں پر تہبیت بہادری اور دلیری سے تلوار کیسا تھا۔  
لہ عصر جدید اردو ص ۳۔ لہ البہائیۃ ص ۲۔ لہ البہایوں فی التاریخ ص ۱۰۔ لہ مقدمہ نقطۃ الکاف ص ۱۔  
شہ مقام سیاح ص ۲۷۔ لہ مقدمہ نقطۃ الکاف ص ۲۴۔ کہ بہاء اللہ کی تعلیمات ص ۱۸۔“

اپنے بال بچوں کی خفاظت کی۔ مگر حضرت بہار ائمہ نے اس سے منع کر دیا۔“

نہم۔ ان حالات میں بابیوں کی ایک بڑی تعداد کا مارا جانا قیمتی امر تھا۔ کیونکہ وہ قائم شدہ حکومت سے پرسرپیکار تھے۔ انہوں نے سینکڑوں، ہزاروں، سیاہیوں اور عوام کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ وہ حکومت کے یا غی تھے۔ اور اسے تہ و بالا کرنا چاہتے تھے لیکن ایسے مرنے والوں کو مظلومی کی موت مرنے والا قرار دینا مشکل ہے۔ اپنے جرم کی سرماں مرنے والا مظلوم نہیں کہلا سکتا۔ اگرچہ بہائی مقتول بابیوں کی تعداد میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ بابیوں کی خاصی تعداد ماری گئی ہے لیکن یاد رہے کہ اس افراتفری میں مارے جانے والے سب بابی تھے۔  
السید عید الرزاق لکھتے ہیں :-

”وَمُعْلُومٌ أَنَّ فَكْرَةَ الدِّسْتُورِ كَانَتْ مُخْتَمِرَةً فِي نُفُوسِ الْأَيْرَانِيِّينَ فِي هَا تِيلَكَ الْأَيَامِ وَأَنَّ تِلْكَ الْأَضْطَرَابَاتِ كَانَتْ سِيَاسِيَّةً دِينِيَّةً فِي عَيْنِ الْوَقْتِ وَكَانَ الشَّاهُ يَنْكُلُ بَعْدًا شَهَادَةَ انصَارِ الدِّسْتُورِ بِاسْمِ التَّنْكِيلِ بِالْبَابِيِّينَ فَكَانَ هَذَا التَّادِيبُ صَارِمًا وَوَاسِعًا فِي عَيْنِ الْوَقْتِ۔“

ترجمہ۔ واضح رہے کہ ان دونوں اہل ایران میں آزادی اور جمہوریت کا خیال پختہ ہوا تھا اور یہ پکڑ دھکڑ سیاسی اور مذہبی دونوں رنگ رکھتی تھی۔ سوبادشاہ نے جمہوریت کے مؤیدین کو بابت کے نام پر شدید تر ایں دینی شروع کر دیں۔ اور یہ سڑاک اسلامیہ بہت سخت اور سیع ہوتا تھا۔ غرض بانی لوگ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ اور حکومت کے مقابلہ میں

ان کی سیاسی تنظیم کا رگر ثابت نہ ہوئی۔ بلکہ اس مقابلہ اور بغاوت میں ان کے بہت سے آدمی مارے گئے جیسا کہ انہوں نے ایک وقت تک حکومت کے فوجوں کو نہ تباخ کیا تھا۔ ان حقایق کی روشنی میں باہمیوں کی "قریانی" کی حقیقت معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں ۔

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَن يَشَاءُ إِلَى صَرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

---

## فصل دوم

### اسلامی شریعت کے فسخ کی تحریک متعلق یا یہ توک سماں اڑش

اور

یا یہ شریعت کے چند احکام !

اسلامی شریعت کے فسخ کا خیال | باب کے دعویٰ کے باوجود ایک عرصہ تک بابی لوگ  
کب اور کیوں پیدا ہو؟ اسلامی شریعت پبل کرتے رہتے ہے چنانچہ عبد البھاء افندی  
نے بدشت کا نفرس کے موقرہ پقرۃ العین کے ابتداء علیحدہ باخچہ میں رہتے کا ذکر کرتے  
ہوئے کہا ہے :-

”فانظر كيف كانوا يحترمون العواائد والتقاليد ويظنوون  
انهم يقررون بها الحقائق فلقد حانت الشريعة هو المعول  
عليهما إلى ذلك التاريخ لم يتغير صنها شيء“

کہ دیکھو اس وقت یا یہ لوگ عادات و رسوم کا سقدر خیال رکھتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اس طرح  
وہ حقائق کو قائم کر رہے ہیں تحقیق اس دری تک اسلامی شریعت پر ہی سبکا دار و مدار تھا۔ اس میں سے  
کوئی حکم بھی تبدیل نہ ہوا تھا۔“

بہائی مؤرخ عید الحسن لکھتا ہے کہ بدشت کے صحراء میں کا نفرس ۱۳۴۷ء  
میں واقع ہوئی۔ اسوقت تک یا یہ لوگ بالعموم یا یہ تحریک کو جزویات اور کلیات میں

اسلامی شریعت کے تابع سمجھتے تھے۔

بیشکت کا فرنس کے انتقاد کا محکمہ کیا تھا کہ یا باب کو حکومت نے قید کر رکھا تھا۔ اور یا بی بی اپنی پرائیویٹ ہالی سے تنگ آپنے تھے علماء ایران نے یا باب اور یا بیوں کے خلاف سخنیت، فتویٰ کے جاری کر دیتے تھے گو یا بی بی حکومت اور علماء کیخلاف تجاویز سوچنے کیلئے اس موقع پرجمع ہوئے تھے حکومت کے خلاف انہوں نے یہ قرارداد پاس کی، کہ ماؤ میں جمع ہو کر یا بی بی کو بیزور رہا کرایں اور علماء سے انتقام کیلئے یہ تجویز مذہری کہ اسلامی شریعت کو منسوخ قرار دیا جائے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ منسوخ شریعت فرقانی کا خیال مخصوص انتقامی ہے یخود بہاء اللہ نے اپنی کتاب اقتدار میں لکھا ہے کہ :-

”اگر اعتراض و اعراض اہل فرقان نیو دہرا یعنی شریعت فرقان درا بین طہور سخنے بنے شد“

یعنی اگر اہل اسلام یا باب و بہاء کے مانتے سے اعتراض نہ کرتے اور ان پر اعتراض نہ کرتے تو اسلامی شریعت ہرگز منسوخ نہ کی جاتی۔“

اس حوالہ سے یا بہاء ہرست ثابت ہے کہ یا بیوں نے محض مسلمانوں کی مخالفت سے چڑک کر قرآن مجید کے سورج کرنیکا فیصلہ کیا تھا۔ ورنہ وحیتیت اسلامی شریعت کی موجوگی میں کسی تئی شریعت کی ضرورت نہ تھی چنانچہ اسلامی شریعت کے جامع اور تمام زمانوں کے لئے کامل قانون ہونے کا اقرار خود بہاء اللہ نے اپنی آخری عمر میں ایک خط میں ان الفاظ میں کیا ہے :-

”اگر اہل توحید دراعصار اخیرہ بشریعت غراء بعد از حضرت خاتم روح ماسواہ فداہ عمل

ہی نمودندو یذیاش تشبیث، بنیان حصن امرت عزیز نہی شد و مائن مکورہ خراب نہی گشت بلکہ

مدن و قری بطر از امن و امان مزین و فائز۔ از عقدت و اختلاف امتیت مرحومہ و دخانِ نفس

شریعرہ ملیت بیضاہتیرو وضعیف مشاہدہ میشود۔“

ترجمہ - اگر اس آخری زمانے میں اہل توحید حضرت خاتم النبیین (روح عالم شاہ ابوالحسن پیر) کی وفات کے بعد ان کی روشن شریعت پر عمل کرتے اور ان کے دامن شریعت کو مضبوط پکڑتے رہتے تو قاعده دین کی شکم بنیاد پر گزندگانی - اور بنسے بسا شہر بھی ویران نہ ہوتے بلکہ شہر اور گاؤں امن و امان کی نیت سے مرتبت اور کامیاب رہتے۔ مگر امت محروم کی عقدت و اختلاف اور شرپ نفوس کی ظلمت کے سبب، یہ حدت تبرہ اور کمزور دکھانی دیتی ہے۔

اس عبارت کے ظاہر ہے کہ بہاء اللہ کے نزدیک بھی شریعت پیغمبارة اسلامیہ پر ہی عمل کرنا دنیا میں امن و امان کے قیام کا موجب ہے شریعت اپنی ذات پر کامل اور جامع ہے نقص صرف یہ تھا کہ لوگ اس پر عمل نہیں کر رہے تھے۔ اندریں صورت نسخ شریعت اسلامیہ کی تجویز سراہ معاون نہ ہے۔ یہ مریا بیت اور بہائیت کے بظلان پر واضح دلیل ہے۔ اے کاش لوگ غور کریں۔

**نسخ شریعت اسلامی فتح علقم** بیان ہو چکا ہے، کہ پیشہ کانفرنس میں بابی زمانہ اسلامی یا بیویوں کی سازش شریعت کے نسخ کے باعث میں خطناک سازش کی تھی۔ اس کا مفتر حال بہائی مورخ کی زبانی حسب ذیل ہے۔

۱۴۲  
الله ہجری میں علاقہ خراسان میں پیشہ کے میدان میں بایوں کا اجتماع ہوا۔ اس موقع پر مرحوم آسمین علی، ملا محمد علی، ملا حسین بشری، اور امامی قرة العین کے دریان خاص مشوی ہوتے تھے جن کا موضوع یہ ہوتا تھا کہ شریعت اسلامیہ کو منسوخ کرو یا جائے۔ ان گفتگوؤں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکابر بایوں کا بیشتر حصہ اس رائے کے حق میں ہو گیا۔ کہ شریعت محمدیہ کا نسخ واجب ہے۔ مگر ذہب قلائل الم عدم جواز التصرف ف الشریعة الاسلامیة کچھ لوگوں نے کہا کہ اسلامی شریعت میں تبدیلی ہرگز جائز نہیں۔ اس اختلاف کے موقعر پرستہ الحاضر پہنچوہ میں شامل

تحقیق لیکن کی لیئر تھی، اس نے اصرار کیا کہ باب کو صاحب شریعت جدیدہ ہونا چاہئے اور تمہیں اسلامی شریعت کو بدل دینا چاہئے۔ باقی زعاماء مورثے تھے کہ ایسا کرنیے عوام بابی بدک جائیں گے۔ آخر ایک دن قرۃ العین نے مجلس خاص میں یہ تجویز پیش کی کہ پتوں کے اسلام میں مرتد عورت کی سزا قتل نہیں، اسلئے میں عوام بابیوں کی محفل میں دین اسلام کے فسوخ ہونی کا اعلان کروں گی۔ اگر تو سے یہ قیوں کر لیا تو بہتر و رہ احباب خاص میں سے ملا محمد علی مجھ سے تو یہ کرو اس کے پھر داخل اسلام کر لینے گے۔ بہائی مؤرخ لکھتا ہے کہ اس کی اس تجویز کو بہاء اللہ وغیرہ زعاماء نے بہت پسند کیا (فاستحسن الاصح) لہ) اور وہ سب موقعہ کی تلاش میں رہے چنانچہ ایک روز جب بہاء اللہ کو زکام ہوا۔ اور ملا محمد علی نے چھوٹے طور پر بیماری کا بہانہ بنالیا۔ قرۃ العین نے اپنی سیکیم شروع کر دی۔ اس کے بیانا نہ سُنکر عوام بابی دنگ رہ گئے عبد البهاء لکھتے ہیں:-

”جیج حاضرین پریشان شدن کہ پھر فتح شرایع شد“ (نہ بڑا اذون احمد ۲۶۸)

ان لوگوں نے جاکر ملا محمد علی سے قرۃ العین کی اس باری میں شکایت کی۔ اس نے یا ہمی منصوبہ کے مطابق اس وقت چرب لسانی سے لوگوں کو خاموش کر دیا اور قرۃ العین سے مل کر تحقیق کا ارادہ ظاہر کیا۔ بعد ازاں چند مرتبہ ان دونوں کی گفتگو ہوتی۔ مگر اس میں بھی مکارانہ پالیسی کام کر رہی تھی۔ اس حالت کو دیکھ کر مذہبی رنگ کے بابی دل برداشتہ ہو کر گھروں کا لوٹ گئے۔

سوچی ہوتی تجویز کے مطابق آخر کار بہاء اللہ نے اس بحث میں مداخلت کی۔ اور قرۃ العین کی تائید کی۔ اس موقع پر بابیوں میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا۔ عبد البهاء لکھتے ہیں۔ کہ بتدار گ تو سب ہی رگستہ ہو گئے تھے پھر کچھ واپس آگئے۔ تب قرار پایا کہ اس بحث میں بابی کے جوان دنوں ماگوں کے قلعہ میں قید تھا، استقصاوں کیا جائیں۔

بہائی مؤرخ راوی ہے کہ پابنے قرة العین وغیرہ کی رائے سے اتفاق کیا اور مطرح  
اسلامی شریعت کا مسروخ کرنا واجب تھا۔ ایک اور بہائی اس واقعہ کا ذکر یوں  
کرتا ہے کہ :-

”اس صدیبست کے وقت میں جو کسر برآ و زدہ تھے انہوں نے مشورہ کر کے ایک فام مجلس شوریٰ  
منعقد کی تاکہ کوئی فیصلہ کریں۔ اور اس موقع پر ایک بابی میرزا حسین علی نوری جنکو حضرت باب  
نے بہادر اند کا لقب دیا تھا مناص طور پر کامیڈہ ثابت ہوئے اور ان کی اور قرة العین غیرہ  
کی کوششوں سے یہ قریب قریب فیصلہ ہو گیا، کہ نئے اصولوں پر چلا  
جاؤے۔ لیکن بعض برانی رائے پر مجھے رہے ہے (بہاء الدین شریعتی ص ۲۷۶)“

یہ سارا واقعہ جو بہائی روایات سے مانوذ ہے پابنیت اور بہائیت کی قسمی  
کھولنے کیلئے کافی ہے نسخ شریعت محمدیہ کا خیال ایک منتظرانہ کار روانی سے زیادہ  
کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بایک کو خدا نے نہیں کہا کہ اسلامی شریعت مسروخ ہو گئی۔  
اس نے خود بھی اس بارے میں کسی الہام کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ تو ساری سازش قرة العین  
اور بہاء الدین نوری کی ہے جیسکی نہ میں مسلمانوں سے انتقام لینے کا جذبہ کام کر رہا تھا۔  
کیا ان حالات میں بھی کوئی انصاف پسند انسان بابی یا بہائی تحریک کو خدا کی تحریک کہ  
سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

بابی تحریک یقیناً بہائیوں کے مسلمانوں میں یہ امر داخل ہے کہ دجال نے نئی  
وجال تحریک کیتے ہے شریعت لانیکا اور عاشر کرتا ہے۔ چنانچہ ابوفضل بہائی لکھتے ہیں :-

”و ایں نکتہ برابلِ دانش پوشیدہ تاندیک ظہور کتاب دجال و کتاب حضرت ذی الجلال  
دریوم قیام قائم موحد از عود جمیعۃ الہیۃ است“

اسی طرح بہائیوں نے آیت قرآنی عَلَيْهَا تَسْحَّةَ عَشَّةَ سے مراد یہ لیا ہے کہ

دجال کیسا تھا انہیں خاص اصحاب ہوں گے۔ اسی بناء پر الیوال قفصل نے صحیح ازل کو دجال قرار دیا ہے۔ میرے نزدیک واقعات سے ثابت ہے کہ دراصل یا بی تحریک دجالی تحریک ہے۔ دجالی فتنہ کا جو مظہر نئی شریعت کے دعویٰ مدارکی صورت میں نمودار ہوئیو لا تھا، وہ دراصل یا بی تھا۔ بہاء المقداد صحیح ازل اپنی کتاب کے ساتھ اسکی تباخیں ہیں۔ با بنے بدشت کا فرنس کی قرارداد کے مطابق نئی شریعت کا اختراع کیا۔ اور اسلامی شریعت کو فسخ کرنیکی کو سشن کی بنیاز اس نے اپنے سارے کارروبار کی بنیاد ہی انہیں<sup>۱۹</sup> کے عدد پر رکھی ہے۔ انہیں<sup>۱۹</sup> دن کا ہبینہ اور انہیں<sup>۱۹</sup> ہبینوں کا سال اسی کی غیر طبعی ایجاد ہے۔ اسی نے حروف الحجی کے مطابق اپنے اٹھارہ خاص اصحاب اور اپنے آپ کو ملا کر انہیں "اصحاب النار" کا عدد پورا کر دیا ہے۔ علاوہ ازین یہ ایک حیرت انگیز امر ہے کہ نسخ شریعت اسلامیہ کی یہ تحریک بدشت سے شروع ہوتی ہے۔ جو علاقہ خراسان میں واقع ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

”الدجال يخرج من ارض بالشرق يقاتل لها مخراسان يتبعه

اقوامٌ كان وجوههمَ المُجَانَ المطرقة. رواه الترمذى <sup>ص</sup> ٢٧

کہ دجال مشرقی علاقہ خراسان نامی سے خروج کریگا۔ اسکی پیروی و دقوص کرنے کی جنکے چہرے ایسی ڈھالوں کی ماں شدہں جن پر تھوڑے مارے گئے ہوں۔ مرتزقہ کی رواہت ہے ۴

بائی تحریک کی غرض اسلام کو ناقابل عمل اور مردہ نہیں ثابت کرتا تھا۔ بدشت کانفرنس کا مدعا اسلامی شریعت کو مسوخ قرار دینا تھا۔ مگر کیا یہ الٰہی تصرف نہیں اور کیا یہ اسلام کے زندہ مذہب ہو نہیں کہ ایک اور رخشنده ثبوت نہیں کہ بائیوں کی اس سازش نے بائی اسلام علیہ التحیر والسلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ اور اس طرح بائی فدائی اسلام کی صداقت کی ایک اور دلیل پیدا ہے۔ ایک فی ذمکر کوئی تأقویت کے لئے بونت

له تجربة رسائل ص101 - له انكواكب ص102-103 - له نقطتين (النقطتين) ص104 - له منكوف المعاشر ص105 - له مطر و هريرة ص106

بایوں کی شن شریوں  
پر خضر تھصہر ۵

بایی تحریک پر تاریخی نظر والی وقت ان لوگوں کی تین خود

ساختہ شریعتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ (۱) البیان۔ (۲)

المستيقظ۔ (۳) القدس۔ اول الذکر کا مصنف علی محمد بابا ہے۔ دوسرا کتاب المستيقظ کا لکھنے والا امر زیادی صبح ازل ہے۔ اور مؤخر الذکر مرزا حسین علی بہاء اللہ کی تصنیف ہے۔ بہائیوں کے نزدیک البیان فسروخ ہو چکی ہے۔ اور صبح ازل کو وہ مفتری قرار دیتے ہیں۔ اسئلہ ان کے نزدیک المستيقظ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اذلی گروہ کے نزدیک المستيقظ یا ب کی کتاب البیان کا تتمہ اور مکمل ہے موجودہ بایوں کے اعتقاد میں البیان ہی اصل چیز ہے۔ القدس اور المستيقظ ہر دو جھوٹ اور افتراء کے پہنچے ہیں۔ ذیل میں ان تینوں کتابوں کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) البیان کی حقیقت یا بیت بدشت کا نفرت کی قرارداد کے ماتحت قلعہ ماکو کے زمانہ قید میں ایک شریعت تصنیف کرنی شروع کی۔ یا ب کے اس مقام پر قید رہنے کا زمانہ بعض کے نزدیک تو ماہ ہے اور بعض کے نزدیک ڈیڑھ سال ہے مگر ہر حال یہ سب نزدیک مسلم ہے۔ کہ البیان اسی عرصہ میں لکھی گئی ہے عبد البہاء کہتے ہیں :-  
”وَكَانَ الْبَابُ كَتَبُ كَتَبَ البِيَانِ أَشْتَأْهَ حِبْسَهُ فِي قَلْعَةِ مَاكُو“

کہ یا بیت ماکو کے قلعہ میں قید کے عرصے میں کتاب بیان لکھی ہے۔

بہائی ٹورخ عبد الحسین نے بھی اسکی تصدیق کی تھی۔ بہائیوں کے نزدیک البیان کی تفسیر کریم کسی کو بھی اجازت نہیں۔ البیان کے متعلق یا ب کی سمجھی تھی کہ -

”رتب کتاب البیان علی تسعة عشر واحداً و قسم کل واحد  
الى تسعة عشر بایاً“

وہ البیان کو ۱۹ حصوں پر تقسیم کریکا اور ہر حصہ میں ۱۹ باب لکھیکا۔ مگر گروہ اس تجویز کو عملی جامد

لے الکواکب۔ ملہ تاریخ بہاء اللہ۔ ملہ الکواکب۔ ملہ بہاء اللہ کی تعلیمات۔ ملہ الکواکب ص ۲۰۳۸۷۴

نہیں بہنا سکا۔ لکھا ہے :-

”ولکن حضرتہ لم یکمل بقلمه کتابۃ جمیع هذه الابواب دانما  
تمم کتابۃ آحاد ثانیۃ و تسعۃ ابواب من الواحد التاسع فقط“  
کہ باب اپنی قلم سے البیان کو مکمل نہ کر سکا۔ اسے صرف آٹھ حصے کمک طور پر لکھے ہیں۔ اور لوگوں کے  
کے مرف تو باب لکھ سکا ہے ۔“

اسکے معنی یہ ہوئے کہ باسے جس شریعت کو یزعم خود قرآن مجید کے مقابل رائج گرتیکا  
ارادہ کیا تھا، وہ اس کو پورا بھی نہ کر سکا۔ همتوا یہاں تم یتاللّوا کے مطابق اسے بالکل  
ادھورا چھوڑ کر مر گیا۔ یا ب کا اس حالت میں قتل کیا جانا اس کی ناکامی اور ابتری قاطع  
دلیل ہے ۔

(۲) **صحیح ازل اور میرزا حبیبی کا لقب صحیح ازل ہے۔ یہ بہاء اللہ کا یا پ کی طرف سے**  
**اسکی کتابیت** بھائی ہے۔ میرزا حبیبی کو باسے اپنا وصی مقرر کیا تھا۔ اہل بیان اور  
غیر جانید اثرورخ یہ جواب بھی را وصی حضرت باب خواندہ است ۔“ اس کا صاف  
اقرار کرتے ہیں۔ صحیح ازل کی وصایت ابتداء میں سب کو ستم تھی۔ بھائی بھی مانتے ہیں کہ اسے  
بہاء اللہ کی جان بچانیکے لئے وصی مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس امر کا چرچا کرنیکی کوشش  
کی گئی تھی ۔

میرزا حبیبی کا دعویٰ تھا۔ کہ باسے بعد مصدر امر نہیں ہی ہوں، بہاء اللہ نہیں ہے۔ آئی  
لئے بہاء اللہ نے لکھا ہے :-

”بیظلوم خواہش کرتا ہے۔ کہ ایک شخص کو بغیر کسی کو اعلان کئے مقرر کریں، اور اسے اس  
طرف (عکاکی طرف) بھیجیں، اور وہی شخص کچھ دن جزیرہ قبرص میں بھی قیام پذیر ہو اور  
میرزا حبیبی کے ساتھ رہے۔ تاکہ میں امر اور مصدر اور امر احکام الہی سے آگاہ ہو جائے ۔“

بہاء اللہ اور بہائیوں کا ذمہ ہے کہ وہ البیان کے "من یظہرہ اللہ" کا مصدق ہے۔ لیکن صحیح ازل اور اسکے اتباع اسکو "من یظہرہ اللہ" فرار دیتے ہیں تیشہور بابی مؤرخ حاجی کاشانی لکھتا ہے ۔

"وَهُوَ أَذْنٌ مِّنْ يَظْهَرَهُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ إِذَا إِيَّاهُ خَوْدَ حَضْرَتِ اَزْلٍ مِّنْ باشْدَلَاغِيرَهُ زِيرَكَ دُونَقَطَهُ  
دریک زمان فرشادیده ت

غرض میرزا جی بہاء اللہ کے بال مقابل مدعی تھا۔ اور بہائیوں کا ایک طبقہ ازلی بن گیا تھا بہاء اللہ  
پیغمبر کی نار فنگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

"بعد کو میرزا جی سے جاتی ۔ اور اب طرح طرح کی پاتیں سننے میں آتی ہیں بعد نہیں کیا کہتی ہے۔  
اور کیا کرتی ہے ۔

بہائیوں اور ازلیوں میں رسمیتی جاری تھی جس کا ایک منظر جناب بہاء اللہ نے یوں ذکر  
کیا ہے کہ ۔

"مُخَالَفِينَ تَدْبِيرِهِوْنَ مِنْ شَخْوُلَ اور حسیلوں کے سچے لئے ہوئے ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں  
نے اس سید (جواد) کی تصویر لی ہے اور کچھ دوسروں کی تصویریں بھی جمع کی ہیں اور ہر ایک تصویر کو ایک  
ورق پرچیپان کیا ہے ۔ اور ان سب تصاویر کے اوپر میرزا جی کی تصویر کو پرچیپان کیا ہے ۔  
صحیح ازل نے جس کتاب کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے ۔ اس کا ذکر بہاء اللہ نے حصہ فیصل  
الفاظ میں کیا ہے ۔

"جناَبَ آقاَ بِلَوْ آقاَ سِمَ کاشی اور کچھ دوسروں کو میرزا جی کے فتویٰ سے شہید کیا ۔ اے ہادی ! اس کی  
کتاب جس کا نام اس سے مستینقطر کھا ہے اتیرے پاس موجود ہے پڑھ ۔  
بہاء اللہ ازلیوں کو کہتے ہیں ۔ کشم نے صحیح ازل کو خدامان رکھا ہے انکے میں الفاظ یہیں ۔  
"اتَّخِذْ تَمَوَهْ لَا نَفْسَكُمْ رَبِّا مَرْ دَوْنَ اللَّهِ ۔"

صُحْ اَزْلَ نَبِهَاءُ اللَّهُ كَوْ الْعَجْلَ قَرَادِيْكَرِسْبَ بَهَائِيُونَ كُومِشِرْكَ تُحْمَرَا يَا هُوَ لَكَهَاهِيْ :-  
 «اَنَّ الَّذِينَ يَتَعَذَّذُونَ الْعَجْلَ مِنْ بَعْدِ نُورِ اللَّهِ اَوْ لِثَكَ هُمُ الْمُشَرِّكُونَ ۝»  
 ان بیانات کے ظاہر ہے کہ با بیوں بہائیوں اور ازلیوں میں شدید عداوت ہے نیز  
 بھاء اللہ اور صُحْ اَزْلَ دعا وی میں یکساں ہیں ازل بھی ایس طرح کتاب کا معنی ہے جس طرح بھاء اللہ  
 کو قرار دیا جاتا ہے بھاء اللہ کا انتقال ۱۲۹۳ھ میں ہوا ہے۔ اور صُحْ اَزْلَ کی وفات جزویہ  
 قیصر میں ۱۹۱۳ء میں ہوئی ہے۔ اب بھائی لوگ بتلائیں کہ کیا وجہ ہے کہ وہ بھاء اللہ کو  
 سچا بانتے ہیں اور صُحْ اَزْلَ کو کاذب ہے حالانکہ صُحْ اَزْلَ کو بلحاظ زمانہ زیادہ مہلت ملی ہے۔  
 صُحْ اَزْلَ با بکے قتل ۱۸۵۵ء کے بعد ہی معنی بن گیا تھا۔ گویا اس سے سانحہ میں کازماںہ ملا ہی  
 بہائیوں کے مشہور غالم ابوفضل لکھتے ہیں :-

«یکی یا کم اینکہ وہ نظر اولی است شہرت یافت و چنی الواح کے بیان از لطف آن استیحاش  
 غایبند یا کم اینکہ کلام سماویہ و حجی اسمانی است و مجرہ است نزد اہل ایمان ارسال نمود ۢ ۢ ۢ  
 یعنی وہ کلمات صُحْ اَزْلَ نے با بیوں میں رائج کئے اور ان کو کلام سماویہ اور حجی اسمانی قرار  
 دیا۔ طفلان مکتب بھی ان کو بولنے سے عارکرتے ہیں۔

میں لکھتا ہوں کہ اس وصف میں با بی کی الہیان یعنی بہائی اور ازل کے پیشوں کی کتب بھی۔ رابر کی  
 نشریہ کیسے ہے۔ ایں ہمہ خانہ آفتاب است۔ لیکن یہ حال یہ جواب بہائیوں کیلئے مفہیم ہے۔  
 یکونکہ اول تواس سے ثابت ہو گا، کہ یا بی اور بہائی گروہ یہیے ہی جاہل لوگوں سے مرکب تھا جو  
 ایسی باتوں میں ہپھس جلتے تھے۔ دوم۔ مخالفین یہی جواب بات اور بھاء کے متعلق بھی  
 دے سکتے ہیں۔

**[رسام) الْأَقْدَسِ كَيْ تَصْنِيف]** عکا کی طویل اور فارغ البالی کی زندگی میں مرتضیٰ علی صاحب کو خیال آیا کہ وہ بھی ایک شریعت اقدس نامی مرتضیٰ کریں۔ ان کا پرد و گرام حسینیں

ہوتا تھا :-

"The time of Bahauddin was spent for the most part in prayer and meditation, in writing the Sacred Books, revealing Tablets, and in the spiritual education of the friends. یعنی وہ اکثر حصہ وقت دعا و غیرہ کے علاوہ مقتدر کتابوں کے تصنیف کرنے اور الوارح کے نازل کرنا نہیں کرتا تھا۔" بہاء الدین نے اس کتاب کی تصنیف کا سبب خود درج کر دیا ہے۔ لکھا ہے:-

”قد حضرت لدی العرش علیٰ من شقی من الذین امتو و سئلوا فیہا اللہ رب مایری و ما لایری ری العالمین لذا نزلنا اللوح و زینا بطریز الامر لعل الناس باحکام رہم یعملون و کذلک سئلنا من قبیل فسیل صنوا بیات و امسکنا القلم حکمة من لدنا لی ان حضرت کتب من انفس محمد و دات فیلک الایام لذا جناتهم بالحق بما تحبی بہ القلوب“

اس سیم عربی کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ پوچھ کر بہت لوگوں نے خطوط کے ذریعے بارگا و زب العالمین (بہاء الدین) میں درخواستیں کیں اور ہوا لایوجھے تھے۔ سہلی اسالہاں کے بعد ہم نے یہ کتاب تصنیف کر دی تھی لیکر لوگ اسپریل کریں۔

جناب آوارہ سابق بہائی مبلغ نے ذکر کیا ہے کہ اقدس کی تصنیف و ترتیب میں ملائی اگر اور زین المقربین وغیرہ کا بہت خل ہے۔ مگر ہمیں اسیکا اس سے سروکار نہیں ہمara دعوی ہے کہ سارے بہائی بلکہ سارے مخالفین اسلام ملکر بھی قرآن مجید کی نظر پیش نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک نے تیرہ سو برس کے اس پارکیمیں کھلا جیلخ دے رکھا ہے۔ لیکن ہمیں اس بحث میں پڑنیکی ضرورت نہیں کہ اقدس ایکیلے بہاء الدین کی تالیف ہے یا اس کے ساتھی بھی اس میں شریک تھے؟ ہم آئیں دہ فضول میں ساری بہائی شریعت نقل کر کے اس کا موازنہ اسلامی شریعت سے کر رہتے ہیں۔ سو ایجادگار نفس شریعت کے متعلق کچھ لمحتہ کی حاجت نہیں۔ ہاں اتنا یاد رکھنا چاہیئے کہ بہائیوں کے نزدیک اقدس سے الیمان منسون خ ہو چکی ہے۔

**البيان اور القدس** بہائیوں کا خیال ہے کہ البيان کے ناقص نسخہ سے قرآن کریم کی پوزیشن مفسوخ ہو چکا ہے۔ العیاذ باللہ۔ یا کہ ظہور کا ذکر کرتے ہو گئے بھائی عقائد کی کتابیں لکھا ہے:-

”شریعتی فرقان بظهور مبارکش منسوخ شد و تحریم شریعتی بدین فرمودند۔“

دوسری ٹھیکانی کتاب میں لکھا ہے:-

”و ما بہائیان روحی باحکام بیان بالمره نداریم کتاب مبارک اقدس است۔“

کہ ہمارا کوئی تعلق البيان کے احکام سے نہیں۔ ہماری کتاب اقدس ہے۔ پھر لکھا ہے:-

”دراین ظہور مبارک احکام کتاب بیان منسوخ است مگر قیمتی کہ جال ابھی امضنا و در کتاب مستخطاب اقدس“

”تارة اخرى نازل فرموده اند۔“

یعنی ہم انتد کے زمانہ میں بيان کے احکام منسوخ ہیں بجز ان کو کچھ جو بہاء اللہ نے دوبارہ کتاب اقدس میں نازل کر دیتے ہیں، خود بہاء اللہ نے لکھا ہے:-

”حضرت مبشر درج ماسواہ فداہ احکامے نازل فرمودہ اند و مکن عالم امر متعلق بود و قبول نہ این ظلوم بعضے“

”را جرا نمود و در کتاب اقدس بعض احادیث اخیری نازل و در بعضے تو قف نمودیم۔“

ایک اور بھائی لکھتے ہیں:-

”حضرت بائیں بعض موقعوں پر یہیں لکھ دیا تھا کہ میں نے جو شریعت لکھی ہے۔ اس پہلی کتبی کا حکم“

”سوقت تکمیلیاً بجید مبنی یتہمہ اللہ ظاہر ہو گا۔ اور اس شریعت میں سے وہ جیسی یات کو بند کر دیا گا“

”اس پہلی کتبی کا حکم دیا گا۔“

ان بیانات کا ظاہر ہے کہ اہل بہاء کے تزوییک البيان منسوخ ہے۔ بلکہ وہ آجتنک کتبی میں قابل عمل کتاب قرار نہیں پائی۔ درمیانی زمانہ میں لقول بہاء اللہ خود یا بی لوگ البيان کو محرف شدہ کہتے تھے۔ بلکہ اس کے قلمی نسخوں کو تلاش کر کے ناقص کرتے تھے۔ بہاء اللہ لکھتا ہے:-

”لادروس الدیانۃ مطبوع مصر ص ۱۱۷۔ ۱۱۷ دروس الدیانۃ ص ۱۱۷۔ ۱۱۷ ایضاً ص ۱۱۷۔ ۱۱۷ نیدۃ من تعالیم الہماد ص ۱۱۷۔“

”ہم بہاء اللہ کی تعلیمات لستکم۔“ ۱۱۷ بیوی ابن ذبیح ص ۱۱۷۔

”ان دونوں ہم نے سنائے ہے۔ کہ تو نہائیت ہم تکے بیان کے جمع کرنے اور اس کو کہنے میں لگا ہوا ہے“  
یاد رہے کہ البیان آجتنک طبع نہیں ہوتی۔ بابیوں نے اسکے قلمی نسخے بھی تلف کر دیے ہیں۔  
بیان کے منسوج قرار دینے کا مرطلب یہ ہے۔ کہ اسکے احکام بہاء کی کتاب کے متنضاوی ہتھے۔  
عبدالبہاء افتدی نے صاف طور پر لکھا ہے:-

”شما پوں ترجمہ کتاب بیان کہ درایران شدہ بدست آریہ حقیقت پے می برید کہ تعالیم بہاء اللہ کیلئی  
میاں تعالیم ایں فرقہ است“

یعنی بہاء اللہ کی تعلیمات کن ب بیان کی تعلیمات سے متناقض و متنبائیں ہیں۔

ایک منطقی سوال | اس جگہ ایک منطقی سوال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید کو سلوٹ  
منسوج قرار دیا گیا تھا کہ اسکے نقیض اور میاں تعلیمات کی ضرورت پیدا ہوتی جو بیان کے  
ذریعہ معرفی وجود میں آئیں۔ مگر بیان ایسی مکمل بھی نہ ہوتی تھی وہ قابل عمل بھی قرار نہ پائی تھی کہ  
پھر بیان کے میاں تعلیمات کی ضرورت پیش آگئی۔ بتائیے بیان کے میاں تعالیم کو نسی  
ہوئی؟ ”نقی لتفی اشیات“ کے قاعدہ کے مطابق ماننا پڑے گا، کہ وحی حقیقت دنیا کی صلح کیلئے  
قرآنی شریعت کے بغیر چارہ نہیں۔ قرآن مجید نے پہلے ہی فرمادیا ہے:-

”وَأَنْلَ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابٍ يَكُونُ لَمُتَبَدِّلَ لِكَلْمَاتِهِ وَلَكُنْ تَحْمِدْ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَسِداً“  
(توبہ)

ترجمہ اپنے رب کی اس کتاب (قرآن) کی تلاوت کرتا رہ جو تیری طرف بھی کی گئی ہے۔ اسکے کلامات کو کوئی تبدیل  
کرنیوالا نہیں۔ اور نہ ہی تجھے اس کے سواؤ کوئی پناہ کی جگہ ملیں گے۔

یہ سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے جیکہ ہم بہائیوں کا یہ عقیدہ پڑھتے ہیں کہ:-

”ان البیان قد اوحی الیہ ممن یظہرہ اللہ“

کہ بآب پر البیان بہاء اللہ نے وحی کی تھی۔

کیا کوئی بہائی بہاء اللہ کی ایک ہی وقت میں وحی کر دہ میاں تعالیم میں تطبیق دیکتا ہے؟

**بیان کی شریعت** بایوں کی تینوں شریعتوں پر مختصر تبصرہ سے واضح ہے کہ قرآن مجید **چند احکام** کے مقابلہ پر خداوند سے اٹھنے والی یہ دجالی تحریک سراسر ناکام ہی ہے۔ تینوں مزاعم کتابیں آج بھی مظلہ ذی ثلاث شعب لا ظلیل ولا یغنى من الھب۔“ کی مصادق ہیں۔ انکو پڑھ کر خدا کے کلام قرآن پاک کی عظمت و بھی نمایاں ہوتی ہے اور انسان کی روح بیساختہ خاتم المرسلین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود یحییٰ ہے رکھاں خدائے ذوالجلال کا بزرگ فی بر ترقانوں اور رکھاں انسانی و ماغوں کی یہ ناکارہ اختراقات سے بنا سکتا ہیں کہ پاؤں کی طبیعے کا بشر ہرگز ہے تو پھر کیونکہ بیان انور حق کا اس پاس سا ہے اب ہم ذیل میں المیان کے چند احکام بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

(۱) بانے حکم دیا ہے۔ راسکی کتاب المیان کے علاوہ کسی علم کی کتاب کے پڑھنے کی اجازت نہیں لے کھا ہو۔

”لَا يجوز التدریس في كتب غير المیان الا اذا انشئ قبیه مما يتعلّق بعلم

الكلام وان مما اخترع من المنطق والاصول وغيرهما میذن لاجدم المؤمنین“

یا کسی اس نامعقول قانون کے متعلق یہاں مبلغ ایشخ الماطق نے لکھا ہے:-

”حرام ابوذی علوم مندا ولغير از بیان وما يتعلّق بالمبادرات لشیخ الماطق“

”ترقی است نسبت بمغارف خلق“

(۲) بانے بانی کتابوں کے علاوہ سب کتب کے نیست نابود کر کیا حکم دیا ہے۔ لکھتا ہے:-

”البام السادس من الواحد السادس في حكم محوا الكتب كلها الا ما انشئت

او تنشاف ذلك الامر“

بہائیوں کو اعتراف ہے کہ بانی شریعت کا حکم اول بتا خصوصیت اختلاف عالم است۔“

(۳) بانی شریعت میں ان تمام لوگوں کے قتل کا حکم ہے جو باب پر ایمان نہیں لاتے عبد الہیا کہتے ہیں:-

”دریهم فیہو حضرت اهل منطق بیان ضرب العناق وحرق کتب اور اراق وبدام بقارع وقتل عام

إِلَّا مَنْ آمَنَ وَصَدَقَ لَهُ

بایسیوں کا طریقہ عمل یہ تھا کہ ہر غیر بابی کو واجب القتل جانتے تھے لکھا ہے :-

”الیثار کسانے را کہ نہیں باب نہ بودند بخس و واجب قتل میں استند“

(۴) بابے الیمان میں قانون مقرر کیا ہے کہ :-

”کل من يدخل في ذلك الدين فاذًا يظهر وكل ماتسب اليهم ما

نزل من ايدي غير اهل ذلك الدين الى اهل الدين فان قطع النسبة

عنهم واثبات النسبة اليهم يظهر“

مطلوب ہو کتا ہما بابی اور انکی سب پھریزیں پاک ہیں اور تمام غیر بابی اور انکی سب اشیاء ناپاک اور پیدا نہیں۔ یا بے آگے جبل کراس حکم کی تشریح میں کہا ہے :-

”اگر یوئے ہزار مرتبہ دریگر داخل شوید و خارج شوید حکم طمارت جسدی نہ ہشود“

کہ غیر بابی الگر و زانہ ہزار مرتبہ بھی غسل کرنی تب بھی انکو جسمانی طمارت حاصل نہ ہوگی۔

(۵) بابے الیمان کے پابویں واحد کا پانچواں باب اپنے عنوان سے شروع کیا ہے :-

”الباب الخامس من الواحد المناسف بیار حکم اخذ اموال الالذین لا یدینون بالبیار و

حکم ادهان دخلوا فاللہ یعنی الافریلاد التلا یمکن الاخذ“

اس کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ بابی مذہب کو قبول نہیں کرتے ان کے اموال چھین لئے جائیں الگ حکم ہو۔ اور ان

وہ پھر بابیت کو اختیار کر لیں تو ان اموال نے واپس دینے کا حکم ہے۔

اس بارے میں الیمان میں بہتر سی تفاصیل درج ہیں۔

(۶) بابی شریعت کا ایک حکم یہ ہے کہ پتوں ایک سو مثقال سوتے کی قیمت کا مالک ہواں پر فرض ہے۔ کہ

انہیں مثقال سو نا بابی اسکے اٹھارہ مریدوں (حروف الحجی) کو دے۔ الگ یہ رجھکے ہیں تو انکی اولاد

کو دیا جائے۔ نیز قانون ہو کہ ہر چیز کا اعلیٰ جزا بابے لئے، اور درہیانی اسکے خاص اصحاب کے لئے

لئے مکاتیب جلد ۲۶۴۔ اللہ مقدمۃ القہۃ الکاف صفحہ۔ ۱۷ باب واحد۔ اللہ بابی وہاں

اور ادنیٰ درجہ عام مخلوق کے لئے ہو گا۔“

(۷) باب نے لکھا ہے :-

”قد فرض علیکم ملک یہ بیعت فی الدین ایں الی بیان ان لا یجعل الحد علی الرضه من لم یدن بذلک الدین“

وکذا لکھ فرض علی الناس کہم اجمیعوں الامن یتھر تجارت کلیہ یتنفع یہ الناس۔“

ترجمہ نہ بای بادشاہ پر فرض ہے کہ اپنے مالک میں کسی غیر بای کو نہ سہنے دے یا مر باقی تمام بابیوں پر بھی فرض ہے۔ ہاں ایسے شخص کو اجازت ہو سکتی ہے جو عام نفع کی تجارت کرتا ہے۔“

کیا بابیوں اور بہائیوں کو میتوظور ہو گا کہ دیگر مذاہب کے بادشاہ بھی اسی طریق پر عمل کریں؟

(۸) بابی شریعت کا ایک حکم یہ ہے کہ جو شخص باب یا اسکے بعد بای میتوود کو رنج پہنچائے اس کا قتل کر دینا عین فرض ہے۔ اسکے قتل کیلئے ہر حکم حیله ختیار کرنا چاہئے۔ (لاحظہ ہوں بیان باب۔ واحد)

(۹) باب نے حکم دیا ہے۔ کہ بابی لوگ تمہیش کر سی یا تخت بیا چار پائی پر پیٹھا کریں اسی حکم کی حکمت باتی یہ بتائی ہے کہ اس طرح انکی عرضی، دراز ہو گی کیونکہ کسی غیرہ پر مشتمل کے کاظمانہ گمراہی شمارہ ہو گا۔ بات کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں :-

”وَمَنْ دَارَ حِلًا وَنَكَدَهُ إِلَيْهِ بَيَانٌ أَبْرُقُ سَرِيرَ بَيَاعِشٍ يَا كُرْمَى شِيشِنَةَ لَأَسَ وَفَقَتَ ازْكَرِّ وَمُسَوْبَ لَيْلَةَ گَرَدَّا“

(۱۰) علی محمد بابی بیان میں لکھا ہے :-

”الباقِثُ مِنَ الْوَجْدِ الْمَاسِ فِي حِرْمَةِ التَّرِيَاقِ وَالْمَسَكَرَاتِ وَالدَّوَادِ مَطْلَقًا“

یعنی بابی مذہب میں جھپڑہ نشہ اور اثیار حرام ہیں اسی طرح تریاق اور دویے کا استعمال بھی حرام ہے۔  
بابی شریعت کے مندرجہ بالا اس حکم بطور نمونہ ذکر کئے گئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ باب کی تحریک ملک کے لئے بد منی اور خانہ ریزی کا ہیغام تھی۔ اٹمند حکومت کا فرض تھا کہ اس امکن کی تعلیم کا سختی سے مقایلہ کرنی +

## فصل سوم

### بہائی تحریک کی تاریخ!

**بہاء اللہ کی پیدش** میرزا حسین علی کو بانی بہاء اللہ کا لقب دیا تھا۔ میرزا حسین علی کی ولادت اور اپنے ای احوالات شہر طهران میں ۱۲ جون ۱۸۷۰ھ / ۱۸۷۰م مطابق ۲۳ محرم ۱۲۳۳ھ کو ہوئی۔ باپ کا نام میرزا عیاض نوری نخواستہ ہیں کہ سلطین تقاضاری اس خاندان سے وزراء اور شیرگان مقرر کیا کرتے تھے۔ عبد البہاء کا وعاء ہے کہ:-

”پدرشان ازو زراع بودنش از علماء“

خاندان صاحل نور علا قریۃ المژدران کا رہنے والا ہے۔ بہاء اللہ نے بہائی بیانات کے مطابق کسی کالج یا سکول میں تعلیم شہپائی تھی، جو کچھ آپ نے پڑھا تھا۔ وہ گھر ہی میں سیکھا تھا۔ جب بہاء اللہ کی عمر پانیس سال کی تھی تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اسکے پانچ برس بعد بہاء اللہ بابتیت کی سلک میں منسلک ہو گئے، لکھا ہے:-

”۱۳۳۳ھ میں چوبی حضرت پابند اعلان امر فرمایا تو اس وقت حضرت بہاء اللہ کی عمر سیٹائیں سال کی تھی۔ اعلان حضرت پابند کی آواز سنتے ہی حضرت بہاء اللہ نے اس نئے امر کو لیکر کہا۔“  
بہاء اللہ کی اس سیٹائیں سالہ زندگی میں مطالعہ و تعلیم کے سوا اور کوئی اہم شغل بہائی تابعیت سے ثابت نہیں ہوتا۔ بہرحال سیٹائیں برس کی عمر میں وہ ایک سرگرم بابی بن گیا۔ اسی تقریباً اس کے ساتھ ملکہ اسلامی شریعت کو منسوخ کرنیکی ناپاک تجویز ہو چی تھی۔ اور بدشت کافرنس میں ایک قرارداد منتظر کرائی تھی جیکی تفصیل گذشتہ فصل میں ذکر ہو چکی ہے۔

”۱۴۔ تلمذ حبیبی عربی طلب۔ ۱۵۔ تلمذ نازم امر بہائی صلیل۔ ۱۶۔ تلمذ مقاوضات منڈ۔ ۱۷۔ مقدمہ نقطۂ الکاف۔ ۱۸۔ عصرِ حبیبیار و صلیل۔ ۱۹۔ عصرِ حبیبی منڈ۔“

زندگی میں جب باب البیان کو ناتمام چھوڑ کر قتل ہو گیا۔ تو بہاء اللہ کو سخت صدمہ ہوا اکپر تکہ اسکی بہاء اللہ کی شیخ شریعت اسلامیہ والی سیکم نہایت بری طرح ناکام ہو گئی تھی۔ اس دوہرے صدمہ سے بہاء اللہ کی واغی حالت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ اور اسکے اپنی سیکم تجھیل کے لئے نئی تجویزیں سوجنی شروع کر دیں۔

قلیل باسکے بعد بہاء اللہ اسی ادھیر بن میں تھے کہ اگست ۱۸۵۸ء مطابق ۱۲۷۸ھ میں باپیوں کی طرف سے شاہ ایران پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔

حکومت نے اس حملہ کی تحقیقاً تک سلسلہ میں جن مشاہیر باپیوں کو طهران کے قید خانہ میں ریڑلات رکھا۔ ان میں بہاء اللہ بھی تھے۔ اس قید خانہ کی کیفیت بہاء اللہ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

”وَهُوَ قِيدُخَانَةٍ بَوْسَمَنْظُومٍ أَوْ دُوْسَرَهُ مَظْلُومُونَ كَجَّاهُتِهِ فِي الْحَقِيقَةِ إِيْكَ زَنَگَ ذَنَارِيكَ رَهْخَانَهُ  
بُجَّى اسَّسَ اچْحَا ہُوتَانَهُ“

بہاء اللہ کو اس قید خانہ میں چار ماہ تک ٹھہرنا پڑا۔ اس کا اثر آپ کی صحت اور وہ ماغی قوی پر جس سرگزت میں پڑا۔ اس کا اندازہ خود جناب بہاء اللہ کے اپنے بیان سے ہو سکتا ہے۔ لکھتے ہیں :-

”ارض طهران، کے قید خانہ میں ٹھہر نے کے ایام میں بیڑیوں کی تکلیف اور بدلو دار ہواؤں کے باعث نیند بہت ہی کم آتی تھی لیکن بعض اوقات جب نیند آتی، تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سر کے اوپر سے کوئی چیز سینے پر گر رہی ہے جیسے کوئی بڑی نہر بلند پہاڑ کی اوپجی چوٹی سے زمین پر گر رہی ہو۔ اور اس سببے تمام اعضا میں سے آگ کے آثار نظر اہر ہوتے تھے اور اسوقت زبان وہ کچھ پڑھتی تھی جس سے سننے کی کسی کوتاپ و طاقت نہیں تھی۔“

اس پر خوابی کی حالت میں بہاء اللہ کا دھیان کس طرف تھا؟ خود لکھتے ہیں :-

”اس قید خانہ میں دن رات ہم باپیوں کے اعمال و احوال کو سوچتے تھے۔ کہ اس قدر بلندی و

برتری او فہم و اور اک رکھتے ہوئے ان سے ایسا کام ظاہر ہوا یعنی ذات شاہانہ پر جراحتگار نہ۔ پھر اس مظلوم نے ارادہ کر لیا کہ قید خانہ سے نکل کر پوری ہمت کیسا تھا ان لوگوں کو تہذیب دشائیتگی سکھانے کھڑا ہو گا۔ راتوں میں سے ایک رات عالم روایا میں ہر سوتے یہ بند کلمہ سنائی دیا۔ انا ننصرک بک و بقلماک لا تحزن عماد علیک ولا تحنف انک من الامین، سوف یبعث اللہ کنوز الارض وهم رجال یبنصونک بک و یاسمک الذی به احیا اللہ افتاد العارفین ۲

گویا بہاء اللہ کا خیال ہر آن اس طرف رہتا تھا کہ باب کے قتل کے جانے سے جو جگہ خالی ہو گئی ہے۔ اسے پرکروں اور بایوں کا زیعینہ ہے جاؤں جب اس نے قید خانہ میں اس زعامت کے ادعا کا عزم کر لیا۔ رب بے خوابی کے اثر کے ماتحت اسیکے ات چاروں نظر سے ایسی آوازیں سنائی دیئے گئیں۔ بہاء اللہ نے عراق کا بھائی کہتے ہیں کہ حکومت ایران نے بہاء اللہ کو جلاوطن کر کے سفر کروں اختیار کیا ہے عراق بھیجا تھا۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ بہاء اللہ اور عراق پہنچ گیا۔ ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت ذیل کے بیانات سے ملتا ہے۔

(الف) مقالہ سیاح کا مصنف لکھتا ہے :-

”حضرت بہاء اللہ نے درخواست کی کہ ان کو مقدس مقاماتِ مدھبی کی طرف اجراحت کر جائیں کی اجازت دی جائے چند ہیئت کے بعد پادشاہ اور وزیر اعظم سے اجازت حاصل کر کے شاہی غلاموں کیسا تھے ان مقاماتِ مقدسہ کی طرف روانہ ہوئے ۳“

(بیبا) بہاء اللہ نو و لکھتے ہیں :-

”حسب الاذن و اجازه سلطان زمان ایں عبد العزیز مقرر سڑی ریس سلطانی بحران عرب تو چینہ نو داد و ازدہ سن دراں ارض ساکن۔“

ان اقتیاسات کے واضح ہے کہ بہاء اللہ نے باپی ہونیکے باوجود شاہ ایران کو یہ عالم طردیا۔ کہ میں عراق میں شیعوں کے مقدس مقامات کی طرف چانا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے عزت و احترام سو انہیں عراق روانہ کیا۔ چنانچہ محرم ۱۲۴۹ھ بھری کو جناب بہاء اللہ قادر قافلہ کمیٹ عراق پہنچ گئے۔

**بعد ادویہ صبح آزل** | ایران میں بہاء اللہ کے دعویٰ نہ کرنیکی ایک وجہ بھی تھی کہ وہاں پر **کی طرف سے مشکلات** باپ کا جائزین اور طائفہ باپتیہ کا رئیس صبح آزل موجود تھا۔ اور باپی بالعموم اسکے مطیع و منقاد تھے۔ بہاء اللہ نے خیال کی۔ کہ میں بعد ادویہ صبح آزل ادا نہ ادا غار کر سکوں گا۔

گھر صبح آزل بھی ایران میں خطراتی نہیں تھے۔ وہ بہاء اللہ کی ہوشیاری کو بھانپ گیا اور بہاء اللہ کے بعد ادویہ صبح آزل کے چند روز بعد وہ بھی بعد ادویہ آن پہنچا۔ اب ان حالات میں بہاء اللہ کی سکیم کا محتوى ہو جانا یقینی امر تھا۔ یہ بات بہاء اللہ کے لئے رنجدہ تھی۔ آخر کار وہ نوجائیوں میں مشترکہ ہو گئی۔ بہاء اللہ کی اندر وہی نار صنگی یڑھتی گئی۔

**بہاء اللہ کا سلیمانیہ** | ایک سال کی چپلش کے بعد جناب بہاء اللہ کردستان کے علاقہ **کی طرف تکل جانا**۔ سلیمانیہ کی طرف اکیلہ بھاگ گئے۔ خود لکھتے ہیں :-

”تبیہ کہ رائخ النصار نے شنیدہ اندر ریاست نفاق برافروختہ الہ و برخالفت ایں عہد اتفاق نمودہ

اندازہ جہت نے آشکار و اذہب محنت تیرے طیا۔“

بہاء اللہ نے اس عبارت میں جس مخالف جماعت کا ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق پروفیسر براؤن ذرا تفصیل سے لکھتا ہے :-

”بعضی از قدماں پاہیہ الٹیسیل ملاجیہ پیغمبر را قی و مل رجیہ، اول، قاہر و حاجی سید محمد صفہ بانی و حاجی سید

جہاد کر بانی و حاجی سید رضا احمدی کا تسبیح متوسل باقی تھی و حاجی سید رضا و غیرہم المنشاہدہ ایں احوال

لئے باشنا۔ لہ البھائیت ص ۳۰۰، باہیت سیٹ، لہ الفاظ ص ۲۱۷۔

مضطرب گشتہ بہاء اللہ را تھدید نہ کو وند و بد رجہ براؤ سخت گرفتند۔ کہ وے قہر کردہ از بعـد اـد  
بیرون رفت و قریب دو سال درکوہ ہائے اطراف سیمانیہ بسر بردا۔<sup>۱۷</sup>

گویا بہاء اللہ ان لوگوں کی دمکی سے تنگ آکر مقصہورانہ حالت میں بغداد سے نکلے تھے  
عبد البہاء لکھتے ہیں :-

”ایک سال کے بعد بہاء اللہ تمام دنیاوی تعلقات سے نکش ہو کر اور اپنے اقرباء اور متعلقین کو چھوڑ  
چھاڑ کر بغیر اسکے کہ اپنے معقدوں کو اطلاع دیں تین تھا بلا کسی بار و مددگار اور رفیق و ہمدرم کے عراق  
سے کسی طرف پڑھئے اور دو سال کے قریب عثمانی گردستان کے علاقہ میں رہے۔“<sup>۱۸</sup>

بہاء اللہ اس دو سال کے عرصہ میں نقشبندی مشائخ سے ملتے رہے جسکا اثر ان کی بعد کی تحریات  
میں نمایاں ہے۔ بہاء اللہ کی ولیٰ دو سال کے بعد ہوئی بہاء اللہ لکھتے ہیں :-

”یہ نظموم ہجرت دو سالہ سے جمیں پہاڑوں اور بیا بانوں میں رہا اور بعض لوگوں کے سبب جو  
مدت تک بیا بانوں میں تلاش کرتے رہے دارالسلام (بغداد) واپس آیا۔“<sup>۱۹</sup>

ایک بہائی مؤرخ نے سیمانیہ کے زمانہ غیبت کو ”قوتِ معنوی“ حاصل کرنے کے لئے بتایا ہے کھاہی:-  
”شاپرہزاد از ایں غیبت ایں بود کہ در تھائی محل خالی از جدال و نزاع از برائے تاسیس و بناء  
کار الہی خود قوتِ معنوی ذخیرہ فرمایا۔“<sup>۲۰</sup>

گویا اس کے نزدیک بہاء اللہ اس وقت وعوی کی تیاری کر رہا تھا۔

**سیمانیہ سے واپسی** | سیمانیہ سے واپسی کے بعد بغداد میں پھر وہی صبح اذل کا قضیہ ہو گو  
بغداد میں۔ تھا۔ اس کا حصہ بہاء اللہ نے یہ سوچا، کہ شمع اذل کو ایران بھجوائیکی تو شش  
کی جائے۔ بہاء اللہ خود لکھتے ہیں :-

”اسو قستا بیہ قبر ریاضا کو ہمیرزا ایمی اون نوشیت بیان کو ایکرایران گلیط رف، جاہشے۔ اور اس اک  
میں انہیں پھر سے لامستہ۔“<sup>۲۱</sup>

لہ مرقد نقطۃ الکاف ص۔ ۳۷۔ لہ باب الحیاۃ ص۔ ۳۷۔ مہ کشف الجل جلد ۲ ص۔ ۱۲۸۔ لہ لوح ابن ذئحیت ص۔ ۱۶۷۔ شہ تاریخ امر  
بہائی منت۔ لہ لوح ابن ذئحیت ص۔ ۱۶۷۔

مکرمیرزا حبیب نے اس تجویز کو بھی کامیاب رہ ہونے دیا بلکہ قبول بہاء اللہ "جس جگہ یہ مظلوم  
گیا میرزا حبیب تیجھے تیجھے آیا" ۔

قیام بغداد کا گیارہ، بارہ سالہ عرصہ انہی تنازعات و اختلافات میں گزر گیا۔ اس عرصہ میں  
بہاء اللہ کی روشن کا اندازہ اسکے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ لکھا ہے:-

"یہ مظلوم دن رات قل یا یہاں الکافرون پکار رہا ہے کہ شاید تنبیہ کا سبب ہو۔ اور لوگوں  
کو انصاف کے زیر سے آراستہ کر لے" ۔

بغداد کی رہائش کے ایام میں بہاء اللہ اور وسرے بابیوں کے متعلق حکومت ایران کو  
بہت سی شکایات پہنچیں۔ ایک بہائی لکھتے ہیں:-

"بہاء اللہ بعد بغداد پلے آئے اور بارہ برس کے قریب وہاں رہے۔ اس مرکٹ شتم کے قریب بہاء  
کے ایک متخصص رشته دار بغداد میں سفیر پوکر آئے اور ان کیخلاف ایک سازش میں مولویوں کا ساتھ  
دیکھ کر شکایتوں پر شکایتیں کرنے لگے۔ کہ بہاء اللہ کا بغداد میں ہونا ایران کے خونوں کے واسطے اچھا نہیں" ۔

کتب الیقان کی تالیف | جناب بہاء اللہ نے قیام بغداد کے زمانہ میں ۱۲۶۸ھ مہری میں  
ایک کتاب الیقان نامی تالیف کی جس میں صوفیانہ انداز اختیار کرتے ہوئے علماء سو عکی تکذیب  
و تکفیر کے تذکرہ پر لکھا ہے:-

"واز فقہار و علماء بیان استدعا میں نہایم کہ چند مشی تھا یہ وبر جوہر الہی و تو رربانی و صرف  
ازلی و مبدہ و منشی منظا ہر غیری در زمین مستعاث وارد نیا و زند" ۔  
دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں:-

"وَقَضَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ يَا مَعْشِ الرُّوحِ لِعَلَّكُمْ بِذَلِكَ فِي مِنْ أَمْسَاكَ تَوْفِيقَنْ  
وَمِنْ لِقَاءِ اللَّهِ فِي أَيَّامِهِ لَا تَحْتَجُّونَ" ۔

یاد رہے کہ باب نے الیقان میں کہا ہے کہ "من یظہر اللہ" کے طور کا زمانہ کلمہ غیاث اغیاث

یا کلمہ مستفات ہے جس سی جمل کے لحاظ سے غیاث کے ۱۱۵ اعداد بنتے ہیں اور مستفات کے ۲۰۰ ہوتے ہیں بہاء اللہ نے ایقان کی مندرجہ بالعبارات میں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اب وہ صورتیں ممکن ہیں (۱) زمانہ مستفات سے مراد بہاء اللہ کے نزدیک بھی دو ہزار سال بعد کا زمانہ ہے۔ اس صورت میں بہاء اللہ کا دعویٰ باطل مانتا پڑیگا۔ (۲) ان عبارتوں سے "من يظهره الله" کے قریب زمانہ میں ظہور کا بیان مراد ہے۔ اس صورت میں تسلیم کرنا پڑیگا کہ بہاء اللہ اپنے منوانے کے لئے راستہ صاف کر رہا تھا۔ بہرحال بیسم ہے کہ بہاء اللہ نے کتاب ایقان باب کا ایک شاگرد ہونیکی حیثیت سے لکھی ہے۔ کتاب "تاریخ امر بہائی" میں لکھا ہے:-

"در این کتاب (ایقان) بہاء اللہ ہنوز از مقام خود صحبتی نہ دارد۔ بلکہ خود را چوں تلمیذے از

باب جلوہ می دهد" ۱

**بغداد میں "من يظهره الله"** | بہاء اللہ خواہش وارادہ کے باوجود حالات کی ناساعدت  
ہونے کے مدعا یا - **لَوْدِيَّكُرْ** "من يظهره الله" ہونیکا دعویٰ کرنیکی جرأت نہ کرتا تھا۔

اگرچہ وہ اس بات کی تیاری مرتکے کرچکا تھا۔ لکھا ہے:-

"از اوائل ایام بہاء اللہ بھرمان اصحاب خود می فرمود کہ من عند الله نظم و ترتیب و لالت  
ایں نہ صدر اور آتیہ بعہدہ خویش احساس می نہیں و بآنہا تفہیم می فرمود۔ کسے کہ باب  
بیظورش چوں ظہر کلی الی بشارت دادہ خود اوریے باشد و ایں راخدا مقرر فرمودہ کہ ہاوی  
وقاید آنہا گرد و لوکن تاکنون بشہیر ایں مسائلہ مصلحت ندیدہ زیر احیاء ہنوز  
استعداد اور اک آترانداشتہ اندر و بعلوہ وقت تعمیل و تجدید ایں نہ پھ

نزیرہ بوڈہ" ۲

گویا جناب بہاء اللہ بطور مصلحت دعویٰ سے احتراز کر رہے تھے۔ انہیں انتظار تھا  
کہ لوگ قبول کرنیکے لئے تیار ہو جائیں۔

۱۔ تاریخ امر بہائی ص ۳۳۔ ۲۔ تاریخ امر بہائی ص ۲۹۔

ان حالات کو غنیمت جان کر اسی زمانہ کے لگ بھگ بایوں میں چند اشخاص مکمل سے ہو گئے۔ جنہوں نے منیظہ اللہ ہونیکا دعویٰ کر دیا تھا۔ پروفیسر براؤن نے ان میں سے میرزا اسد آنند تیرنیزی۔ میرزا عبد الدین غوفار حسین میلانی۔ حسین ہندیانی اور میرزا محمد زرندی کا ذکر کیا ہے۔

**یغداد سے روانگی اور ایرانی حکومت کی شکایت پر عثمانی حکومت نے بہاء اللہ اور پہماء اللہ کا خفیہ دعویٰ** اس کے ساتھیوں کو بغداد سے قسطنطینیہ لاٹیکافرمان جاری کیا۔ اب حالات میں مجبور ہو کر بہاء اللہ نے اپنے مخصوص ساتھیوں میں اپنی دیرینہ سیکیم کا اظہار ضروری سمجھا۔ بہائی روایات میں لکھا ہے :-

(۱) عبد البهاء افندی لکھتے ہیں :-

”سال ۱۲۹۰ء اذاعلان ثبوت حضرت محمد مطابق است با سنة ۱۸۶۰ء از هجرت، درین سال جمال مبارک در عین حرکت از بغداد بطرف اسلامیوں در باغ رضوان که در پروردن شهر واقع است دوازده روز اقامست نمودند و در آنجا اهلان ظہور خود را بخواص اصحاب خود فرمودند۔“

(۲) شوقي افندی لکھتے ہیں :-

”He declared his mission in 1863 while an exile in Baghdad“

(۳) عباس افندی نے لکھا ہے :-

”ابتدأته يها البهائية في ۲۲ نيسان سنة ۱۸۶۳ ميلادية“

(۴) عصر جدید میں لکھا ہے :-

”بی باغ (رضوان) نجیب پاشا کا باغ کھلاتا تھا اور آپ (بہاء اللہ) بیہاں بارہ دن تک

لے مقدمہ نقطۂ الخلاف ص ۲۵۷ مفاوضات ص ۲۵۸ سیدی ولد ریحیں ص ۲۵۸ تاریخ بہاء اند ص ۲۲۷۔

فروکش رہے ہجہ میں آپ سفرگی نیاری میں مشغول رہے۔ ان بارہ ایام کے پہلے دن (۲۱ اگسٹ میں) تک یعنی حضرت بالکے اعلان سے ۹ اسال بعد آپ نے اپنے چیدہ چیدہ احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ آپ ہی وہ من یقہنہ اللہ ہیں جسکی آمد کی خوشخبری حضرت پابندی تھی۔

ان عبارتوں سے ثابت ہے کہ بہاء اللہ نے بغداد سے روانگی کے وقت نہ ہجری مطابق ۱۸۴۷ء عیسوی میں اپنے دیے ہوئے ارادہ کو صرف چند خاص و وکتوں کے سامنے ظاہر کیا تھا۔ یاد رہے کہ بہاء اللہ نے اس موقع پر یا بعد ازاں کبھی بھی اپنے دعویٰ کیلئے وحی الہی کی نص کو پیش نہیں کیا تاکہ اجھا گئے کہ اسی اس کلام الہی کی بناء پر دعویٰ کیا تھا۔

**قططنتیہ اور روانگی اور حکومت کی کحسن سلوک** رخایا بنوادیا تھا۔ چنانچہ جسی بہاء اللہ کا قافلہ بغداد سے

قططنتیہ روانہ ہوا تو ایرانی سلطنت کی سفارش کے علاوہ یہ یا ت بھی اس امر کا موجب ہوئی کہ ان لوگوں سے نہایت اچھا سلوک کیا جائے ترکی حکومت کے ان لوگوں سے ہر زندگی میں اچھا سلوک کیا۔ راستہ کے متعلق عبد البہاء لکھتے ہیں :-

”اس سفر میں ترکی حکام اور عہدہ دار نہایت خاطر و مدارات اور عزت و توقیر کرتے تھے۔ اور بڑے

نزک و احتشام سے کوچ اور مقام ہوتا تھا۔“

اسی جگہ قسطنطینیہ کے متعلق لکھتے ہیں :-

”غرضیکہ اسی طرح پر قافلہ اسلامیوں قسطنطینیہ میں وارد ہوا۔ ایسلطنیت سنبھالیے عثمانیہ کی طرف سے ان کو

”ہمان سرا میں شہر پا گیا۔ اور فروکش کرتے وقت ہر طرح سے ان کی خاطر و مدارات کی گئی۔ اور مکان

کی شنگ اور جمیعت کی کثرت کے سبب تیسرا دن ان کو دوسرے گھر میں منتقل کیا۔“

یہ قافلہ بیچ المول ۱۸۴۷ء ہجری (۳۰ اگست ۱۸۷۳ء عیسوی) کو قسطنطینیہ پہنچا۔ اور چار ماہ تک یہ لوگ وہاں رہے۔ اس عرصہ میں بہاء اللہ اور میرزا حسین میں اختلافات نے خطرناک صورت خوبیار

کمل حکومت مجبور ہو گئی۔ کہ ان سب کو ادرستہ (ایڈریا نوپل) روانہ کر دے چنانچہ رجب سنہ ۱۲۸۷ھ  
مطابق ۱۸۶۳ء میں یہ لوگ ادرست پہنچے۔ حکومت کے سلوک کے متعلق بہاء اللہ نے لکھا ہے :-  
”وَرِيقَتُ سُلْطَنَتِكَ طَرَفَ سَعَى إِلَيْكَ الْجَمِيعُ اَذْلَى اَوْرَبَهَاءُ الْجَمِيعِ مَنْهُوْدٌ هُوَنِيٰ<sup>لہ</sup>“

ادرستہ جسے بہائی ارضِ استر کہتے ہیں، میں بھی اذل اور بہاء کا جھگڑا اجاری رہا۔ میر حوال یہ سب  
لوگ حکومت کے مہمان تھے۔ اور حکومت ان کی خاطر ہر قسم کا بار برداشت کر رہی تھی۔

ادرستہ میں بہاء اللہ کا دعویٰ سنہ ۱۲۸۷ھ سے ۱۲۸۹ھ تک پانچ برس کا عرصہ بہاء اللہ  
اور بہائی تحریک کا آغاز۔ ادرستہ میں رہنے پڑنے اذل کی بڑھتی ہوئی عداوت کے جواب میں

بہاء اللہ کا وہ ارادہ ہوا کہ قید خانہ طہران میں کیا تھا اور جس کا خفیہ ذکر اپنے خاص احباب  
سے بغداد میں کرچکے تھے منصہ شہود پر آنے لگا۔ چنانچہ سنہ ۱۲۸۹ھ یہ جری میں بہاء اللہ نے البیان  
کے موعود ہونیکا دعویٰ کر دیا۔ پروفیسر براؤن لکھتے ہیں :-

”وَرَبِّيْنَ اَوْفَاتِ اَقْامَتِ بَابِيْهِ وَرَادِرَتِ بُوْدَ كَبَهَاءُ اللَّهِ پِرَادِهِ اَذْرُوْيِيْ كَارِبَرَادِشَتَهِ وَخِيَالِيْكَتُونِ  
خُورَاسِكَ بِلاشِكَ دِيرَكَهِيْ بُودَ اسِيَاشَ رَافِرِيْمَ اَوْرَادِهِ وَطَرِيقَ رَامِهِدَ كَرَدَهِ بُودَ بِعِزِيزِ شَهُوْدَهِ نَهَاوَهِ وَ  
آشِكَارِادِعَويِيْ مَنْ يَظْهَرَهُ اللَّهُ نَوْدَهُ<sup>لہ</sup>“

حضرت اسد صاحب بہائی تحریر کرتے ہیں :-

”جب بابیوں کی حالت بے سردار کے بہت نازک ہونے لگی تو ایڈریا نوپل میں بہاء اللہ نے کہا  
بھی شخص کی بشارت تم کو حضرت بابے دی ہے اور سبکی راہ میں انہوں نے اپنی جان فرائی ہے۔ وہ  
میں ہوں۔ من يَظْهَرَهُ اللَّهُ مِيرَاهِيْ لقب ہے۔ اول تو سب کو سکتہ سا ہو گیا لیکن رفتہ  
رفتہ قریب قریب سب بابیوں نے حضرت بہاء اللہ کو من يَظْهَرَهُ اللَّهُ تسلیم کیا۔ اور اس دل سے  
جنہوں نے حضرت بہاء اللہ کا دعویٰ قبول کیا ان کا نام بہائی ہو گیا۔<sup>لہ</sup>“

بہائی طریقہ میں ایک جگہ بھی اس امر کا ثبوت موجود نہیں کہ بہاء اللہ کا یہ ادعاؤحی رتبائی

کے ماتحت تھا سہی اس نے کبھی وہ الہی کلام پیش کیا ہے جسکے ماتحت اس کو اس دعویٰ کے کرنیکا حکم دیا گیا ہو۔ بہاء اللہ کا یہ دعویٰ اسی نوعیت کا تھا جس نوعیت کا دعویٰ صبح ازل اور دیگر بابی مدعیان کر رہے تھے۔

**[بہاء اللہ کی عکا کوروانگی]** بہاء اللہ کے اس کھلے دعویٰ سے صورت حالات اور کبھی پڑھنے کی وجہ سے اسی کو رواں کی وجہ سے بہاء اللہ کے اس کھلے دعویٰ میں لکھا ہے:-

”یہاں (ادرثہ میں) آپ (بہاء اللہ) نے عام طور سے اپنے ٹھوڑا اعلان فرمایا۔ جسے با بیوں کی تشریف جماعت کی قبول کیا۔ اور بہائی کہلاتے ہیں۔ ایک چھوٹی سی جماعت نے میرزا جبی کی سرکردگی میں نہایت شدست اسکی مخالفت کی۔ اور آپ کے مذاہنے کی سازشوں میں آپ کے پرانے و شمن شیوں سے جا ملے۔ یہ قضیہ روز بروز شدید ہوتا گیا۔ آخر کار حکومت عثمانی نے آپ کو مدد آپ کے احباب کے عکا بھیج دیا۔ اور میرزا جبی کو جزیرہ قبرص میں روانہ کر دیا گیا۔ یہ واقعہ اسراگست ۱۲۸۸ھ کا ہے۔“

بہاء اللہ اپنے ساتھیوں سمیت حکومت کے اخراجات پر ربیع الاول یا ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ میں عکا کی طرف روانہ ہوئے۔ بہاء اللہ کے ساتھ کل افراد خور و کلاں، ذکور و اناث بہتر تھے۔ یہ قافلہ جمادی الاولی ۱۲۸۹ھ مطابق سراگست ۱۸۶۸ء کو عکا میں وارد ہوا۔ ایک بہائی کا بیان ہے کہ:-

”بہاء اللہ ۱۲۸۸ھ میں شہر عکا میں وارد ہوئے اور تہر آدمی ان کے ساتھ تھے جن میں سوائے پند

آدمیوں کے جوان کے خاندان کے تھے اور سب غیر تھے۔“

**[عکا میں بہائیوں کا]** عثمانی حکومت کو بہائیوں اور ازالیوں، دونوں گروہوں پر شہزادی تشدد و آمیر رہی۔ اس لئے اس نے بیخوبی کہ بہائیوں کے حالات سے آگاہی کیلئے ان کے ہمراہ چار ازالی بھیجے۔ اور ازالیوں کے حالات اطلع ہمال کرنیکی خاطر ان کے ساتھ چار بہائی بھیجے۔ پروفیسر براؤن نے ان آٹھ اشخاص کے نام بھی درج کئے ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ان چار ازالی

لئے عصر جدید میں۔ ۳۰ مقرر نظرۃ الرکاف متن۔ ۳۱ الباہیون فی التاریخ ص۲۔ ۳۲ بہائیوں کی تعلیمات۔ ۳۳ البہائیۃ ص۲۱

جاسوسوں میں سے میرزا نصرالدین تفرشی کو تو روانگی سے قبل ہی اور نہ میں زہر دیدیا گیا۔ اور بیانی  
تین کو بہائیوں نے عکا پہنچ کر موکت گھاٹ اسٹار و یا م۔

”بعد از ویود بحکایتی عماً دریک شب پرست بہائیاں کشته شدند“

اس واقعہ کی بناء پر بہائیوں پر تھوڑی سی سختی کی گئی۔ مگر عثمانی حکومت کے اس آخری دور  
میں عثمانی حکام کی اخلاقی حالت بہت گرچکی تھی۔ بہائیوں نے رشوت دیکر مقامی طور پر  
ہر قسم کی سہولت حاصل کر لی تھی۔ اور عکا میں ان کیلئے عملًا کسی قسم کی وقت یا پابندی نہ تھی۔  
مرکزی سلطنت کے متعلق بہاء الدین کا یہ قول درج ہو چکا ہے کہ :-

”وَرِحْقِيقَةُ سُلْطَنَتِ كَيْطَرِفَ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَبَّدِ وَعَنَائِيَّةِ مُظَلَّمِونَ كَيْ نِسْبَتُ ظَاهِرٍ وَشَهِودٍ بِهِ“

**کیا عکا میں بہاء الدین غلط پروپگنڈا کرنے اور ظالم ہوتے ہوئے اپنے آپ کو مظلوم  
فیتَدِی تھے۔ ؟ ظاہر کرنے میں بہائی لوگ ضرب المثل میں جسکا ایک نمونہ**

حشمت احمد بہائی کے یہ الفاظ ہیں :-

”۱۸۴۵ء سے لیکر ۱۸۴۹ء تک حضرت بہاء الدین عکا میں قید رہے۔ اور پچھتر سال کی عمر میں

چالیس سال کی قید کے بعد عکا سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ایک باغ بھی میں رحلت کی تھی۔

اگر یہی فرض کر لیا جائے۔ کہ فی الواقع عکا کے قیام کا سارا زمانہ ہی بہاء الدین قیدی رہے

ہیں۔ تب بھی ۱۸۴۸ء سے ۱۸۴۹ء تک زیادہ سے زیادہ چوبیس سال بنتے ہیں کہ چالیس برس۔

لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ کہ بہاء الدین عکا میں قیدی تھے۔ لفظ ”قیدی“ کا مفہوم و رحیقت  
کبھی بھی بہاء الدین پر صادق نہیں آیا۔ خود عبد البہاء کا اقرار ہے :-

”یارے جال مبارک درایں یعنی بودند لکن در تہابت عزت بودند مثل جس ساتھیں نبود“

جن ابتدائی سالوں کو بہائی ”زمانہ بیجن“ کہتے ہیں۔ ان کا نقشہ عبد البہاء پسربہاء الدین کے

الفاظ میں یہ ہے کہ :-

”حضرت بہاء الدین برائے نام قیدی تھے۔ کیونکہ سلطان عبدالعزیز نے فرمان کیا ہے تو خوش نہ ہوئے تھے۔  
گُر حقيقةت میں آپ نے اپنی زندگی و سلوک میں ابھی شرافت اور ایسا دہبہ دھایا۔ کہ سب اپنی عزت  
کرتے اور آپ سے عقیدت رکھتے تھے فلسطین کے گورنر آپ کے اثر اور قوت پر رٹک کرتے تھے۔ گورنر  
متصرف اور جنرل اور بڑے بڑے افسروں کی جانب سے آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرنیکی  
دوخواست کرتے جو شاذ و نادر ہی آپ منظور فرماتے۔“

یہ حوالہ بہائیوں پر بہر حال جھٹت ہے۔ اس حالت میں بہاء الدین کو ”چالیس سالہ قیدی“ کہا کر  
ان کا واویلا کرتا ہے۔ گورنر نہیں بھیج کی طویل زندگی سے پیشتر بھی کارکنان حکومت عمرت سانی کی  
”رواداری“ کا یہ عالم تھا۔ کہ عبید الیہا لکھتے ہیں :-

”سلطان عبدالعزیز نے سخت فرمان کے باوجود جس میں مجھے جمال مبارک سے ملنے کی سخت ممانعت  
تھی۔ میں گاڑی لیکر دوسرے دن دربار ک پر حاضر ہوا۔ اور آپ کو ساتھ لیکر مغل (محمد پاشا کا  
بانیچہ و کوٹھی) کی طرف لے گیا۔ اور کوئی ہمارا حجم نہ ہوا۔ میں آپ کو وہاں چھپوڑ کر خود شہر کو آگیا۔  
آپ دو سال تک اس خوبصورت اور پیاری جگہ رہے۔ تب یہ فیصلہ ہوا کہ آپ بھی میں تشریف لیجائیں۔“  
اسی صفحہ پر بھیج کی زندگی کا عبید الیہا افہدی ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں :-

”وہاں اصلی حشمت و جلال کے دروازے کھول دیئے گئے۔“

”عکا کے حکام کی“ رواداری“ کا یاد ہے۔ افہدی

”وَحَانَتْ هِيَّاْتُ مِئَاتِ الْأَلْوَفِ مِنْ الْإِتْبَاعِ الْمُخْلَصِينَ قَدْ جَعَلَتْ  
سَخْتَ يَدِيهِ أَمَا الْأَطَائِلَةَ كَانَ يَدْبَرُهَا بِنَفْسِهِ“

اسکے خلص مریدوں کے ہزاروں، لاکھوں تھائیں کے باعث یہ شمار روپیہ بہاء الدین کے ہاتھوں میں  
اگلیا تھا بجھے وہ اپنی مششا کے سطابق خرچ کرنا تھا۔

اسکے ساتھ اس سر پاست کو بھی مد نظر رکھا جا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے بھی بہاء الدین

وغیرہ کو کافی رقم حاصل ہوئی تھیں عبد البہاء نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے جیکہ لکھا ہے:-

**”کانت الحالۃ المعاشیۃ فغاۃ الاکتمال والرفاہیۃ“**

کہ حکومت کی طرف سے بہاء الدین اور اذل وغیرہ کے گزارہ کیلئے پوری آسانیش حاصل تھی۔

ان حالات میں بہاء الدین کی اس پچیس سالہ زندگی کو جو اس نے حکومت عثمانی کے ہمراں کے طور پر عکا اور سمجھا میں بس رکی، قبیل کی زندگی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ تو بقول عبد البہاء ایسی زندگی تھی کہ فلسطین کے گورنر بھی اس پر رشک کرتے تھے جو حضن سلطان عبد العزیز کے حکام کو ذکر کرتا اور اس بات کو نظر انداز کر دیتا کہ ان حکام کو نافذ نہ کیا جائے ہا تھا۔ کیونکہ ”ادانۃ الموظفین العثمانیین فیہا تیکم الایام تک حازمة“

ان دونوں عثمانی حکومت کے ملازموں کا روپیہ انشمدانہ اور ان کا انتظام یا قاعدہ تھا:-

یقیناً یہ طریق بیان واقعات کی غلط تصویر کھینچنا ہے۔ افسوس کہ ہماری لٹریچر میں یہی طریق اختیار کیا گیا ہے۔

**عکا میں بہاء الدین** بہاء الدین نے عکا کے حالات کو سازگار پا کر اس سکیم کو عملی جامہ کر منشأ عکا پہنانے کی کوشش کی جو باب کے قتل ہونے سے ناکام ہو گئی تھی۔ یعنی نسخ شریعت اسلامیہ کی سکیم۔ ہماریوں کا خیال تھا کہ اگر باب قتل نہ کئے جاتے، تو انہیں قرآن مجید کو منسوخ ثابت کرنے میں کامیابی حاصل ہو جاتی۔ اب اللہ تعالیٰ نے بہاء الدین کو لمبی عمر دی۔ اسے سامانِ رفاهیت بھی مل گئے۔ عراق میں واحد ہوتے سے موت تک یعنی ۱۳۶۹ھ سہیگری سے ۱۴۰۰ھ تک پورے چالیس سال وہ عربی یوں لئے ولئے ممالک میں رہے۔ اور عربی بولنے والے انسانوں سے ان کا خلا ملا رہا۔ باوجود ان ساری باتوں کے بہاء الدین نے جو مختصر شریعت اپنی امداد کے لئے تصنیف کی، یعنی کتابِ اقدس۔ وہ نہ صرف باب کی کتابوں کی طرح تزوییہ بیانات۔

چھپھسی عبارات اور غلط تراکیب سے پُرستہ یا لکھ اپنے مطالب اور مفہوم کے عبارت سے بھی ایک ادنیٰ درجہ کی تالیف ہے۔ اسی لئے آج تک بہائیوں کو یہ جرأت بھی نہیں ہوئی۔ کہ اس مروعہ شریعت کو طبع کر اکر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس پر عمل کرنا تو بالکل علیحدہ امر ہے۔

بہاء اللہ کے مشاغل کے متعلق عصرِ حدید میں لکھا ہے :-

”آپ کا وقت زیادہ تر عبادت و ذکر و شغل دعا و مناجات۔ کتب مقدسہ اور الواح

کے نزول اور احباب کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں گذرتا۔“

اس اقتیاص میں ”کتب مقدسہ اور الواح“ سے مراد وہ مصاہین، خطوط اور جوابات ہیں جو بہاء اللہ کھفتے یا لکھو اتے تھے کیونکہ بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ کا ہر قول و تحریر الہام ہے۔ گویا ”کتب مقدسہ اور الواح“ بہاء اللہ پر نازل نہ ہوتی تھیں بلکہ بہاء اللہ اپنے مریدوں پر ”کتب مقدسہ“ نازل کیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایقان کے آخر پر لکھا ہوا ہے :-

”المنزول من الباء والهاء۔“ یعنی بہاء اللہ کی طرف سے نازل شدہ۔

بہاء اللہ کی وصیت نامہ کم متعلق بہائی کہتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ نے اپنی موت سے دو سال قبل ایک وصیت نامہ ”کتاب عہدی“ کے نام سے لکھا اور وہ عبد البہاء فندی کے سپرد کر دیا۔ بہائی تاریخ الکواکب الدریر میں اس وصیت نامہ کو درج کیا گیا ہے۔ بہاء اللہ نے اقدس میں لکھا تھا کہ میرے مرنے کے بعد ”یرجع الحکم الى الاعصان“ (نمبر ۹) بہائی اوقاف کے حکم بھی میرے بیٹے ہوں گے۔ وصیت نامہ میں بہاء اللہ نے لکھا ہے :-

”قد اصطفینا الاکبر بعد الانظم امراً من لدن علیم خبیث“

ترجمہ ہم نے غصن انظم (عبد البہاء) کے بعد غصن اکبر (میرزا محمد علی) کوچن لیا ہو۔ بیان کے خلیم و خبیر کا حکم ہے:-

اجگہ بیہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ میرزا محمد علی صاحب اور ان کا گروہ اس وصیت نامہ کو درست

تسلیم نہیں کر دنا۔ اور یہ حیرت انگیز امر ہے کہ عبد الہیاء نے بہاء اللہ کی وصیت مذکورہ کے مطابق اپنے بعد محمد علی گوہبایوں کا زعیم بنٹے کا موقعہ رہ دیا۔ بلکہ اپنے نواسے شوّقی افڑی کو اپنی زندگی میں نامزد کر دیا۔ چنانچہ اب وہی زعیم مانے جاتے ہیں میرزا محمد علی صاحب اجھی حال میں ہی فوت ہوئے ہیں۔ مجھے اپنے قیام فلسطین کے زمانہ میں ان سے ملتے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ بہر حال بہاء اللہ کی وصیت جسیں نے علیم خیریتی حکم تحریر کیا تھا، اسکے بیٹے نے منسخ کر دی۔

**بہاء اللہ کی تیزی** | جناب بہاء اللہ کی تیزی بیویاں تھیں۔ محترمہ تو اپنے دختر نواب طہران بیویاں اور اولاد ان سے بہاء اللہ کا نکاح ۱۲۵۸ھ میں ہوا۔ نوابہ کا لقب ام الکائنات رکھا گیا ہے۔ (ریادر ہے کہ بہاء اللہ مدعی نبوت ہوتا تو انکی بیوی ام المؤمنین کہلاتی تھی کلام الکائنات) ان کے بیٹے سے دو لڑکے عباس افندی اور میرزا احمدی تیز ایک لڑکی یہاں آئیہ پیدا ہوئی۔ میرزا احمدی بہاء اللہ کی زندگی میں چھت سے گر کر مر گیا۔ ۲۔ محترمہ همد علیا۔ بیوی جناب بہاء اللہ کی دوسری بیوی ہیں ان کے بیٹے سے چار بچے یعنی تین لڑکے (میرزا محمد علی میرزا بدیع اللہ میرزا احتیا اسد) اور ایک لڑکی پیدا ہوئے۔ ۳۔ محترمہ گوہر خانم۔ ان سے بہاء اللہ نے قیام بغداد کے زمانہ میں شادی کی۔ اسکے پیٹ سے صرف ایک لڑکی فروغیہ خانم زندہ رہی باقی بچوں کی فوت ہو جاتے رہے۔

دنوبث۔ بہاء اللہ کی بیویوں اور اولاد کی تفصیل کے لئے دیکھو الکواکب فارسی جلد ۳ ص ۲۷ تا ص ۴۱)

**بہاء اللہ کی وفات** | بہاء اللہ کی وفات ۱۲۹۲ھ مئی ۱۸۷۴ءے مطابق ۱۶ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۰۹ھ تھی جس کی عمر میں ہوئی ہے۔ آپکی بیماری کا زمانہ انسیں<sup>۱۹</sup> دن سے بھی کم بتایا جاتا ہے۔ بہائی بیماری کا نام بخار بدلاتے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو غالباً اتنی ترقہ (ٹائیفائیڈ) ہو گا جہاں بہاء اللہ کی وفات پر ترقہ سکیم ناکام ہو گئی جس کا آغاز اس نے بات کی زندگی میں کیا تھا کہونکہ اسکے جانشین عبد الہیاء نے اسکی تصنیف کردہ شریعت کو طاقت نسیان پر رکھ کر نیاراستہ ختیار کر لیا۔

**وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرٍ هُوَ قَلِيلٌ كَيْفَ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ**

## فصل پنجم

### بہائیوں کی چدید شریعت "قدس" کا اصل ستحہ!

قدس کے متعلق بہائیوں کا آعماً بہائی لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ کی تحریر کردہ شریعت "قدس" سب آسمانی صحیفوں سے فضل و اعلیٰ ہے اور دنیا کی مشکلات کا حل اسی سے والستہ ہے چنانچہ بہائی مشتری ابوفضل نے لکھا ہے :-

"وشریعت مقدسہ کے اصلاح عالم و تمدن احمد جز بدان معقول و متصور نیست تشبیح فرمود کتاب مبتدا  
اقدس کہ دریاق اکبر است برائے دفع امراض عالم و مفتاطیس عظم است برائے جذب قلوب ام انہم مل مازل شہ"  
یعنی بہاء اللہ نے ایسی شریعت وضع کی ہے جسکے بغیر جہان کی اصلاح اور لوگوں کا متدن بنانا ممکن اور غیر معقول ہے  
کتاب قدس دنیا کی بیماریوں کیلئے تریاق اکبر ہے۔ اور جذب قلوب کے لئے سبکے بڑا مننا طیں ہے"  
اقدس کی شاعت کے متعلق مندرجہ بالا ادعاء کے بعد یہ گان بھی نہیں ہو سکتا کہ بہائی لوگ  
بہائیوں کا رو یہ اس تریاق اکبر کو دنیا کے سامنے رکھنے سی گریز کرنے گے مگر واقع یہ ہے۔  
کہ آج تک بہائیوں کو اقدس کی اشاعت کی جرأت نہیں ہوتی میں نے خود ایسے یہائی دیکھے ہیں جنہوں نے  
آن تک "اقدس" دیکھی بھی نہیں۔ چرچا نیکہ انہوں نے اسے پڑھا ہوا اندر میں حالات "اقدس" پر مل کر نیکا تو سوال ہی  
پیدا نہیں ہوتا۔ وہ سُنی سناتی باقتوں پر بہائی بنتگئے تھے۔ بہائیوں کے پاس اپنی مزاعمہ بہترین شریعت "کو  
اطرح چھپانیکی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ جب کبھی مصر و طین میں بھی اس یات کا ذکر آیا۔ بہائیوں کو خاموشی  
کے لواچارہ کا رد کھانی تھے دیا۔ بہائیوں کے زعیم اول اور بہاء العبد کے بیٹے عبد البهاء افتدی بہائیوں  
کو "اقدس" کی اشاعت سے منع کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"کتاب <sup>لعل</sup> قدس اگر طبع شود نشر خواہ شد۔ درستہ ارادل متعصبین خواہ افقاد۔ لہذا جائزہ بے"

بعض از مطہرین مثل میرزا عہدی بیگ اذہن زلیں بدمست آور دند و نشرا دادند۔ ولے ایں در رسائل مخدیں مندرج پھوں بعض و مداوت شاہزادم درز دعوم قول و روایت شام جہول و مبهم است و ملے اگر بہانیاں نشر و ہند کئے دیکھ دارد ۔

ترجمہ:- کتاب اقدس اگر جھپٹ گئی، تو پھیل جائیگی اور کمیت متعصب لوگوں کے ہاتھوں میں جلی جائیگی اصل اس کا چھپوا تا جائز نہیں۔ بعض بے دین اور متنزل ل لوگوں مثلاً میرزا عہدی بیگ کے ہاتھوں میں اقدس کا نسخہ آگیا تھا۔ اور شائع ہو گیا۔ مگر چون کل اس صورت میں ”اقدس“ مخدیں کے رسالہ جات میں شائع ہوئی ہے۔ عوام کو انکی عداوت و شتمی کا حال معلوم ہے۔ اصلہ ان کی روایت اور بیان جہول اور مبهم ثابت ہو گا لیکن اگر بہانی لوگ خود کتاب اقدس کو شائع کریں تو اس کا اور حکم ہو گا ۔

عبدالبہاء کے حکم کو بہانی لوگ خداوی حکم مانتے ہیں۔ اس لئے آج بھی جیکہ باجے دعویٰ پر قریباً ایک صدی گزر چکی ہے۔ ان کے نزدیک اقدس کی اشاعت و طباعت سراسر تا جائز ہے۔ عبدالبہائی اسے اقدس کو چھپائیکے لئے بوعذر پیش کیا ہے۔ مجھن خام ہے۔ ہمیں آپنے بہائیت کی نکتہ چینیوں کو ”اراذل“ کہ کر اپنی تہذیب کا ثبوت دیا ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ غالباً بہانی لوگ رسالہ ”جو انبانہ جمعیت لاحای“ کے آئینہ ۱۴۰۷ء میں سے عبدالبہائی کے اس بیان کو حذف کر دینے کے کیونکہ انہیں اسکے باغث بھی شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

ہماری شائع کردہ اقدس اور بہانی مٹھے سے کتاب اقدس کو ”تریاق اکیر“ کہتے ہیں۔ مگر بہائیوں کے نام انعامی چیلنج اسکو اہل دنیا کے سامنے پیش کرنے سے چکھاتے ہیں میں میں ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۷ء کے آغاز تک فلسطین، شام، عراق اور مصر میں رہا ہوں جیفماں میں بہائیوں کے موجود ہیں جناب قمی آفندی سردار مرتبہ ملتے کا اتفاق ہوا ہے۔ ۱۹۳۷ء کی ملاقات میں میں نے ان سے کتاب اقدس دیکھنے کی درخواست کی۔ انہوں نے صاف کہدیا کہ میرزا پاس تو کتاب موجود نہیں۔ آپکو شاید عراق سو مل سکے چنانچہ میں نے عراق سے طریقہ جد و جہد کے بعد ایک دوست کی معرفت اقدس کا ایک نسخہ حاصل کیا اور مطبعہ حمدیہ کا بیرون جبل الکرم فلسطین میں اسے طبع کروایا۔ ۱۹۳۷ء میں میرزا پیغمبر میں تھیں تھا میرزا نے اس وقت ۹۔ ۱۰ جولائی کو بہانی ہال میں بہانی گروہ کے صدر وغیرہ کی

موجودگی میں اپنے طبع کردہ نسخہ اور یہاں یوں کہاں مل جائے گی، اور یہاں یوں کو اپنا مطبوع نسخہ دکھایا۔ جبکی انہوں نے تحریق کی ذیل میں اقدس کا اصل نسخہ مندرج کیسا نہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یہاں یہ ثابت گردئے کہ ہماری یعنی کردہ لاقدس اہل نہیں تو اسے بیکھڑ پس بیٹھو رالعام دیا جائیگا مگر تیرکل مل لیتی ہے۔ کہ یہاں جماعت ایس کتاب کے اہل اقدس ہو زیر کا ہرگز انکار نہیں کر سکتی۔ یاد رہئے کہ اس کتاب کی اشتراکی ہماری غرض تحقیق حق ہے۔ و یا اسدا توفیق ہے۔

بِسْمِهِ الْحَاكِمِ عَلَىٰ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ

هـ ان اول ما كتب الله على العباد عرفان مشرق وح فيه ومطلع  
اهره الذي كان مقام نفسه في عالم الامر والخلق من فاز به قد  
فاز بكل المغير والذى منع انه من اهل الذلال ولو يأتى بكل الاعمال  
هـ اذا فز بـ هذا المقام الا سنى والافق الاعلى يتبعى لكل نفس  
ان يتبع ما امر به من لدى المقصود لا تهيا محالا يقبل احد هما  
دون الاخر هذا ما حكم به مطلع الاتهام هـ ان الذين اوثقا بعاصئ  
من الله يريدون حدود الله السبب الا عظم لتنظيم العالم وحفظ الامم  
والذى غفر انه من همج رعاع هـ انا امرناكم بـ كل محدودات  
النفس والهوى لا ما رقم من القلم الا على انه لروح الحيوان لمن في  
الامكان هـ قد ماجحت بـ حور الحكمة والبيان بما حاجت نسمة  
الرحمن اختدو يا ولی الالباب : ان الذين نكتوا عهد الله في  
اوامر و نكتوا على اعقابهم او لثك من هل الضلال لدى الغنى  
المعتال هـ يا ملأ الارض اعلموا ان اوامرى سرچ عثا يتنى بين  
عبادى و مفاتيح رحمتى لم يربى كذا لك تنزل الامر من سماء  
مشيئة ربكم مالك الاديان هـ لو يوجد احد حلقة البيان الذى ظهر

من فم مشيئة الرحمن ليتفق ما عندك ولو يكن خزائن الأرض  
 كلها يثبت امرأ من اوامر المشرقة من افق العناية واللطاف  
<sup>٨</sup> قل من حدودي يمْر عرف قميصى وبها تنصب اعلام النصر على  
 القرن والاتلال <sup>٩</sup> قد تكل لسان قدرتى في جبروت عظمتي مغاطباً  
 لبريتى ان احملوا حدودي حباً بحالي <sup>١٠</sup> طوبى لحبيب وجده عرف  
 المحبوب من هذه الكلمة التي فاحت منها نفحات الفضل على شأن  
 لا توصف بالاذكار <sup>١١</sup> لعرى من شرب رحique الانتصاف من ايادي  
 الالطاف انه يضيق حول اواهري المشرقة من افق البداع  
<sup>١٢</sup> لا تخسبنانا نزلناكم الاحكام بل فتحنا ختم الرحique المختوم  
 باصابع المقدرة والاقتدار يشهد بذلك ما نزل من قلم الوعى تفكروا  
 يا اولى الافكار <sup>١٣</sup> قد كتب عليكم الصلاة تسع ركعات لله منزل  
 الايات حين الزوال وفي البكور والاصال وعفونا عدة اخرى  
 امراف كتاب الله انه لهم الامر المقترن المختار <sup>١٤</sup> واذا اردتم  
 الصلاة ولو اواجهكم شطري القدس المقام المقدس الذي  
 جعله الله مظافاً ملائلاً الاعلى ومقبلاً اهل مدائن البقاء ومصد  
 الامر لمن في الارضين والسموات <sup>١٥</sup> وعند غروب شمس  
 الحقيقة والتبيان المقرر الذي قدرناه لكم انه هو العزيز العلام  
<sup>١٦</sup> كل شيء تتحقق باسمه الميرم اذا شرقت من افق البيان شمس الاحكام  
 لكل ان يتبعوها ولو بما مر تنفتر عن سعادات افئدة الاديان <sup>١٧</sup> انه  
 يفعل ما يشاء ولا يسأل عما شاء وما حكم به المحبوب انه لم يحبوب  
 ومالك الاختراع <sup>١٨</sup> ان الذى وجده عرف الرحمن وعرف

مطلع هذا البيان انه يستقبل بعينيه السهام لاثبات الحكم  
 بين الا نام طوي لم من اقبل وفاز بفصل الخطاب <sup>١٩</sup> قد فصلنا  
 الصلاة في وذقة اخرى طوي لم من عمل بما امر به من لدن مالك  
 الرقاب <sup>٢٠</sup> قد نزلت في صلوة الميت ستة تكيرات من الله منزل  
 الآيات والذى عند علم القراءة له ان يقرأ مانزل قبلها والاعفى  
 الله عنه انه هو العزيز الغفار <sup>٢١</sup> لا يبطل الشعور صلوتكم ولا فما  
 منع عن الروح مثل العظام وغيرها <sup>٢٢</sup> البسو السمو ر كما  
 تلبسون الخز والستيجا ب وما دو نه ما انه مانهى في الفرقان  
 ولكن اشتبه على العلماء انه هو العزيز العلام <sup>٢٣</sup> قد فرض عليكم  
 الصلوة والمصوم من اول البلوغ امرا من لدى الله ربكم ورب اباءكم  
 الاولين <sup>٢٤</sup> من كان في نفسه ضعف من المرض والهرم عف الله  
 عنه فضلا من عنده انه هو الغفور الكريم <sup>٢٥</sup> قد اذن الله لكم  
 السجود على كل شئ ظاهر ورعناعته حكم المحد في الكتاب ان  
 الله يعلم وانتم لا تعلمون ، من لم يجد الماء يذكر خمس هرات  
 بسم الله الا ظهر الا ظهر ثم يشرع في العمل هذا ما حكم به مولى  
 العالمين <sup>٢٦</sup> والبلدان التي طالت فيها الليل الى الايام فليصلوا بالساعات  
 والمشاحن التي منها تحدث الاوقات انه هو المبيتون الحكيم <sup>٢٧</sup> قد  
 عفونا عنكم صلوة الآيات اذا اظهرت اذكروا الله بالعظمة و  
 الاقتدار انه هو السميع البصير <sup>٢٨</sup> قولوا العظمة لله رب ما يرى وما  
 لا يرى رب العالمين <sup>٢٩</sup> كتب عليكم الصلوة فرادى قد رفع حكم  
 الجماعة الا في صلوة الميت انه هو الامر الحكيم <sup>٣٠</sup> قد عفى الله

عن النساء حيثما يجدن الدم الصوم والصلوة ولمن ان يتوضئن  
 ويسبحن خمساً وتسعين مرة من زوال المزوال سبحان الله  
 ذى الطلعة والجمال هذا ما قدر في الكتاب ان انت من العالمين  
 ﴿١﴾ ولهن في الاسفار اذا نزلتم واسترختم المقام الاَّ من  
 مكان كل صلوة سجدة واحدة واذكروا فيها سبحان الله  
 ذى العظمة والجلال والموهبة والافضال ﴿٢﴾ والذى عجز  
 يقول سبحان الله انه يكفيه بالحق انه لهم الكافى اليابق الغفور  
 الرحيم ﴿٣﴾ وبعد اتمام السجود لكم ولهن ان تقدروا على هيكل  
 التوجيد وتقولوا ثمان عشر مرتبة سبحان الله ذى الملك والملائكة  
 ﴿٤﴾ كذلك يبيين الله سبل الحق والمهدى وانها انتهت الى سبيل  
 واحد وهو هذا الصراط المستقيم اشكروا الله بهذه الفضل  
 العظيم ﴿٥﴾ احمدوا الله بهذه الموهبة التي احاطت السموات  
 والارضين ﴿٦﴾ اذكروا الله بهذه الرحمة التي سبقت  
 العالمين ﴿٧﴾ قل قد جعل الله مفتاح الكنز بالي المكنون  
 لوانتم تعرفون ﴿٨﴾ لولا المفتاح لكان مكنونا في ازل  
 الاَزال لو انتم توقفون ﴿٩﴾ قل هذا المطلع الوحي وشرق  
 الاشراق الذى به اشرقت الافاق لوانتم تعلمون ﴿١٠﴾ ان هذا  
 فهو القضاء المثبت وبه ثبت كل قضاء محظوم ﴿١١﴾ يا قلم الاعلى قل  
 يا ملائلاً الا نشاء قد كتبنا عليكم الصيام اياماً معددة ات و  
 جعلنا النير وزعيراكم بعد اكمالها كذلك اضاعت شمس  
 البيان من افق الكتاب من لدن مالك المبدأ والماب و

اجعلوا الايام الزائدة عن الشهور قبل شهر الصيام اذا  
 جعلناها مظاہر الماء بين الليل والنهار لذا ما تحدد  
 بحدود السنة والشهر يبلغ لاهل البياء ان يطعموا فيها  
 انفسهم وذوى القرى ثم الفقراء والمساكين ويهللن  
 ويكبون ويسبّحون ويمجدون ربهم بالفرح والانبساط  
 اذا اتمت ايام الاعطاء قبل الا مسالك فليدخلن في  
 الصيام كذلك حكم نوی الانعام <sup>٣٢</sup> ليس على المسافر  
 المريض والحاصل والمرضع من حرج عفوا الله عنهم  
 فضلا من عنده انه هو العزيز الوهاب <sup>٣٣</sup> هذه  
 حدود الله التي رقمت من القلم الاعلى في التزير واللوائح  
<sup>٣٤</sup> تمسكوا باوصاص الله واحكامه ولا تكونوا من الذين  
 اخذوا اصول انفسهم ونبذوا اصول الله وراءهم بما اتبعوا  
 الطعون والا وهم <sup>٣٥</sup> كفوا انفسكم عن الاكل والشرب من  
 الطلوع الى الاقول اي اكمان يمنعكم المهوى عن هذا الفضل  
 الذي قدر في الكتاب <sup>٣٦</sup> قد كتب له من دان به الله الديان ان  
 يغسل في كل يوم يديه ثم وجهه ويقعد مقبلًا الى الله  
 ويزدكر خمساً وتسعين مرة الله ابهى كذلك حكم  
 فاطر السماء اذا استوى على اعراش الاسماء بالعظمية و  
 الاقتدار <sup>٣٧</sup> كذلك توضؤ المصلوة امرا من الله الواحد  
 المختار <sup>٣٨</sup> قد حرم عليكم القتل والزنا ثم الغيبة والافتراء اجتنبوا  
 عيانيتهم عنه في الصراحت واللوح <sup>٣٩</sup> قد قسمنا المواريث على

عدد الزاء منها قدر لذرياتكم من كتاب الطاء على عدد المقت  
 وللزادج من كتاب الماء على عدد التاء والفاء، وللاماء من  
 كتاب الزاء على عدد التاء والكاف، وللامهات من كتاب  
 الوا وغل عدد الرفيع، وللإخوان من كتاب الماء عدد الشين  
 وللإخوات من كتاب الدال عدد الراء والميم، وللمعلين  
 من كتاب اليحم عدد القاف والفاء كذ لك حكم مبشرى الذي يذكر في  
 في الليالي والاسعارات <sup>٥١</sup> ان الماس معنا ضجيج الذريات فاصلا  
 زد تضعف ما لهم ونقصنا عن الاخرى انه لهو المقتدر عسلى ما  
 يشاء يفعل بسلطانه <sup>٥٢</sup> كيف اراد <sup>٥٣</sup> من مات ولم يكن له ذرية  
 ترجع حقوقهم الى بيت العدل ليصرفوها ابناء الرحمن فـ الـ اـ يـ اـ  
 والارامل وما ينتفع به جمهور الناس ليشكروا ربهم العزيز  
 الغفار <sup>٥٤</sup> والذى له ذرية ولم يكن ما دوتها عمما حدد في الكتاب  
 يرجع الثلثان مما ترکه الى الذرية والثلث الى بيت العدل  
 كـ ذـ لـ كـ حـ كـمـ الغـ نـيـ المـ تـ حـ الـ يـ الـ عـ هـ مـةـ وـ الـ اـ جـ لـ لـ وـ الـ ذـ لـ مـ يـ كـنـ  
 لـ هـ مـنـ يـ رـ شـ وـ كـاـنـ لـ هـ ذـ وـ الـ قـ رـ يـ مـنـ اـ بـ نـ اـ لـ اـ رـ خـ وـ الـ اـ خـ وـ بـ نـ اـ تـ هـ  
 فـ لـ هـمـ الـ ثـ لـ ثـ اـ نـ وـ الـ اـ لـ اـ عـ اـ مـ وـ الـ اـ خـ وـ الـ عـ هـ اـ مـ وـ الـ مـ خـ اـ لـ اـ تـ وـ مـ نـ  
 بـ عـ دـ هـمـ وـ يـ حـ دـ هـنـ لـ اـ بـ نـ اـ هـنـ وـ بـ نـ اـ هـنـ وـ بـ نـ اـ تـ هـنـ وـ  
 الـ ثـ لـ ثـ يـ رـ جـ عـ الـ مـ قـ رـ الـ عـ دـ لـ اـ مـ رـ اـ فـ الـ كـ تـ اـ بـ مـنـ لـ دـ يـ اللـ هـ  
 مـالـ كـ الرـ قـ اـ بـ <sup>٥٥</sup> مـاـتـ وـ لـ مـ يـ كـنـ لـ هـ اـ حـ دـ مـنـ الـ ذـ يـ نـ زـ لـ تـ  
 اـ سـ اـ هـمـ مـنـ الـ قـ لـ مـ الـ اـ لـ اـ عـ مـ تـ رـ جـ الـ اـ مـ وـ الـ مـ اـ وـ الـ مـ قـ رـ الـ مـ ذـ كـ وـ  
 لـ تـ صـ رـ فـ قـ يـ هـ اـ هـ رـ اللـ هـ بـ هـ اـ نـهـ لـ هـوـ الـ مـ قـ تـ دـ رـ الـ اـ مـ اـ رـ <sup>٥٦</sup> وـ جـ عـ لـ نـ

الدار المسكونة واللبسة المخصوصة للذرية من الذكران  
 دون الاناث والوراث انه لهم المغضى الفياض <sup>٥٦</sup> في ان الذى مات  
 في ايام والدها وله ذرية اولئك يرثون ما لا ينهم في كتاب  
 الله اقسموا بينهم بالعدل الحالص كذلك ما ج بح الكلام  
 وقدف لثالي الاحكام من لدن مالك الانام <sup>٥٧</sup> والذى ترك  
 ذرية ضعافا سلموا ما لهم الى اهين ليتجر لهم الى ان يبلغوا  
 رشدهم او الى محل الشراكة ثم عينوا للاميين حقا مما حصل من  
 التجارة والا قتراف كل ذلك بعد اداء حق الله والديون لو تكون عليه  
 وتجهيز الا سباب للكفن والدفن وحمل الميت بالعزوة والاعتزاز  
 كذلك حكم مالك الميداء والماب <sup>٥٨</sup> قل هذا هو العلم المكتون  
 الذي لن يتغير لا نبه بالطاء المدللة على الاسم المخزون الظاهر  
 الممتنع المنبع <sup>٥٩</sup> وما خصصاته للذريات هذه من فضل الله عليهم  
 ليسكر واربهم الرحمن الرحيم <sup>٤٤</sup> تلك حدود الله لا تعتدوها باهولة  
 انفسكم اتبعوا ما امرتم به من مطلع البيان <sup>٤٥</sup> والمخالصون  
 يرون حدود الله ماشاء الحيوان لا اهل الاديان ومقياس الحكمة  
 والفالح لمن في الارضين والسموات <sup>٤٦</sup> قد كتب الله على كل  
 مدينة ان يدخلوا فيها بيت العدل ويجتمع فيه التقوس على  
 عدد البياء وان ازداد لا ياس، ويرون كأنهم يدخلون بحضور الله  
 العلي الا على ويرون من لا يرى، وينبغي لهم ان يسكونوا امثاله  
 الرحمن بين الامكان ووكلاً الله لمن على الارض كلها. ويشاوروا  
 في مصالح العباد لوجه الله كما يشاورون في امورهم، ويختارون

ما هو المختار كذلك حكم ربكم العزيز الغفار <sup>٤٣</sup> يا ياكم ان تدعوا  
 ما هو المنصوص في اللوح اتقوا الله يا الأولى الانتظار <sup>٤٤</sup> يا ملائكة  
 الارشاء عمروا بيوتا باكمل ما يمكن في الامكان باسم مالك  
 الا ديان في البلدان وزينوها بما ينبعى لها الا بالصور والامثال  
 ثم اذا ذكروا فيها ربكم الرحمن بالروح والريحان الا بذكرة تستثير  
 الصدور وتقرا الابصار <sup>٤٥</sup> قد حكم الله من استطاع منكم بح البيت  
 دون النساء عفوا الله عنهن رحمة من عنده انه هو المعطر الوهاب  
<sup>٤٦</sup> يا اهل البهاء قد وجب على كل واحد منكم الاشتغال بأمر  
 من الامور من الصنائع والاقتراف وامثالها وجعلنا اشتغالكم  
 بهما نفس العبادة لله الحق تفكروا يا قوم في رحمة الله والطافه  
 ثم اشکروه في العتشي والا شراث <sup>٤٧</sup> لا تشيعوا او قاتكم بالبسطالة  
 والكسالة واشتغلوا بما ينتفع به انفسكم وانفس غيركم  
 كذلك قضى الامر في هذا اللوح الذي لا حت من افته شمس  
 الحكمة والبيان <sup>٤٨</sup> ابغض الناس عند الله من يقدمو يطلب  
 تمسكوا بمحب الا <sup>٤٩</sup> يا ب متوكلين على الله مسيب الاسباب  
 قد حرم عليكم تقبيل الا يادي في الكتاب هذا امانه يتم  
 عنه من لدن ربكم العزيز الحكام <sup>٥٠</sup> ليس لاحد ان يستغفر  
 عند احد توبوا الى الله تلقاء انفسكم انه هو الغافر المعطى  
 العزيز التواب <sup>٥١</sup> يا عباد الرحمن قوما على خدمة الاصغر على  
 شأن لا تأخذكم الاحزان من الذين كفروا يمطلع الايات  
 لما جاء الوعد وظهر الموعود اختلف الناس وتمسكت كل

حزب بما عندك من الظنون والوهم <sup>٢٣</sup> من الناس من يقعد صف  
 النعال طلباً لصدر الجلال، قل من انت يا ايها الغافل الغرار <sup>٢٤</sup> و  
 منهم من يدعى الباطن وباطن الباطن، قل يا ايها الكذاب تألهما  
 عندك انه من القشور تركنا هالكم كما ترك العظام للكلاب  
<sup>٢٥</sup> تأله الحق لو يحصل احد اجل العالم ويعبد الله على  
 الادغال والشواجن والجيابل والقنان والشناخيب وعند كل  
 حجر وشجر ومدرو ولا يتضوّع منه عرف رضائى لن يقبل ابداً  
 هذا ما حكم به مولى الانام <sup>٢٦</sup>كم من عبد اعتزل في جزائر  
 الهند ومنع عن نفسه ما احله الله له وحمل الرياضات والمشقات  
 ولم يذكر عند الله منزل الآيات <sup>٢٧</sup> لا تجعلوا الاعمال شرك  
 الامال ولا تحرموا انفسكم عن هذا المال الذي كان امل  
 المقربين في ازال الازال <sup>٢٨</sup> قل روح الاعمال هو رضائى وعلق  
 كل شيء بقبولي <sup>٢٩</sup> اقرأوا اللوحات لتعرفوا ما هو المقصود في  
 كتب الله العزيز الوهاب <sup>٣٠</sup> من فاز بمحبي حق له ان يقعد على  
 سير العقيان في صدر الاماكن والذى منع عنه لو يقعد على  
 التراب انه يستعيذ منه الى الله مالك الاديان <sup>٣١</sup> من يدعى  
 امرا قبل اتمام الف سنة كافية انه كذاب مفترس اسلام الله  
 بيان يؤيده على الرجوع ان تاب انه هو التواب <sup>٣٢</sup> وان اصر على  
 ما قال يبعث عليه من لا يرحمه انه شديد العقاب <sup>٣٣</sup> من  
 يأول هذه الآية او يفسرها بغير ما نزل في الظاهر انه محروم  
 من روح الله ورحمته التي سبقت العالمين، خافقوا الله ولا

تتبعوا ما عندكم من الاوهام اتبعوا ما ياهركم به ربكم العزيز  
 الحكيم <sup>٨٤</sup> سوف يرتفع النعاق عن أكثر البلدان اجتنبوا اي قوم  
 ولا تتبعوا كل فاجر لثيم <sup>٨٣</sup> هذا ما اخبرناكم به اذ كناف  
 العراق وفي ارض السر وفي هذا المنظر المنير <sup>٨٥</sup> يا اهل الارض  
 اذا غربت شمس جمالى و سترت سماء هيكل لا تضطربوا  
 قوموا على نصرة امرى و ارتفاع كل متنى بين العالمين <sup>٨٦</sup> انا  
 معكم في كل الاحوال و ننصركم بالحق انا كنا قادرين <sup>٨٧</sup> من  
 عرفني بقوم على خدمتى بقيام لا تقدده جنود السموات  
 والارضين <sup>٨٨</sup> ان الناس نيا ملوا انتيهموا سرعوا بالقلوب الى  
 الله العليم الحكيم و سدوا ما عندهم ولو كان كنوز الدنيا  
 كلها ليذكر لهم مولاهم بكلمة من عنده كذلك يبيئكم  
 من عنده علم الغيب في لوح ما ظهر في الا مكان وما اطلع  
 به الا نفسه المهيمنة على العالمين <sup>٨٩</sup> قد اخذهم سكر  
 الهوى على شان لا يرون مولى الورى الذى ارتفع نداءه من  
 كل الجهات لا الا انا العزيز الحكيم <sup>٩٠</sup> قل لا تفرحوا بما  
 ملكتموه في العشى وفي الا شرقي يملكه خيركم كذلك  
 يخبركم العليم الخبير <sup>٩١</sup> قل هل رأيتم لما عندكم من قرار  
 او وفاء ، لا ونفسى الرحمن لو انت من المنصفيين ، تمر ايام  
 حياتكم كما تمر الا رياح و يطوي بساط عزكم كما طوى بساط  
 الاولين <sup>٩٢</sup> تفكروا يا قوم اين ايامكم الماضية و اين اعصاركم  
 المخالية ، طوبي لا يام مضت بذكر الله ولا وقات صرفت في ذكرة

الحكيم <sup>٩٣</sup> لعمرى لا تبقى عزة الاعزاء ولا زخارف الاغنياء  
 ولا شوكة الا شقياء سيفنى الكل بكلمة من هنده انه لمو المقتدر  
 العزيز القدير <sup>٩٤</sup> لا ينتفع الناس ما عندهم من اثاث وما  
 ينفعهم غفلوا عنه سوف يتبررون ولا يجدون مافات عنهم في ايام  
 ربهم العزيز الحميد <sup>٩٥</sup> لو يعرفون ينفرون ما عندهم لتهذير اسهامهم  
 لدى العرش الا انهم من الميتين <sup>٩٦</sup> من الناس من غرته العلوم وبها  
 صنع عن اسم القيوم و اذا سمع صوت النعال عن خلفه يرى نفسه  
 اكبر من نمرود قل اين هو يا ايها المردود تاه الله انه لف اسفل الجحيم  
<sup>٩٧</sup> قل يا معاشر العلماء اما تسمعون صرير قلى الاعلى، واما ترون  
 هذه الشمس المشرقة من افق الابهى، الى مَ اعتكفت على اضناك  
 اهوائكم دعوا الا وهم وتوجهوا الى الله مولاكم القديم <sup>٩٨</sup> قد  
 رجعت الاوقاف المختصة للخيرات الى الله مظهر الايات ليس  
 لاحد ان يتصرف فيها الا بعد اذن مطلع الوسي و من بعده  
 يرجع الحكم الى الا غصان، ومن بعد هم الى بيت العدل ان تتحقق  
 امره في الليل ليصرفوها في البقاع المرتفعة في هذا الامر وفيها  
 امر وابه من لدن مقتدر قدير <sup>٩٩</sup> و الا ترجع الى اهل البهاء  
 الذين لا يتكلمون الا بعد اذنه ولا يحكمون الا بما حكم الله في  
 هذا اللوح او لئك او لیاء النصر بين السموات والا رضي  
 ليصرفوها فيما حدد في الكتاب من لدن عزيز كريم <sup>١٠٠</sup> الا يتزعوا  
 في المصائب ولا تفرحوا ابدا بثغوا امرا بين الامرين هو التذكرة  
 في تلك الحالة والتنبيه على ما يرد عليكم في العاقبة كذلك ينبع لكم

العليم الخير <sup>لهم</sup> لا تخلعوا رؤسكم قد زينها الله بالشعر وفي ذلك  
 لائيات لم ينظر الى مقتضيات الطبيعة من لدن مالك البرية  
 انه هو العزيز الحكيم، ولا ينبغي ان يتتجاوز عن حد الاذان هذا  
 ما حكم به مولى العالمين <sup>لهم</sup> قد كتب على السارق النفي والحبس  
 وفي الثالث فاجعلوا في حببته علامه يعرف بهم الثلاث قبله مدن  
 الله ودياره ، اي اياكم ان تأخذكم الرأفة في دين الله ، اعملوا اما  
 امرتم به من لدن مشفق رحيم <sup>لهم</sup> انا رببناكم بسياط الحكمة و  
 الاحكام حفظاً لا نفسكم وارتقا عالمقا ما تکم كما يربى الاباء  
 ابنائهم ، لعمري لو تعرفون ما اردناه لكم من اوصاننا المقدسة  
 لتقدون ارواحكم لهذاامر المقدس العزيز المنبع <sup>لهم</sup> من اراد  
 ان يستعمل ادافي الذهب والفضة لا ياس عليه <sup>لهم</sup> اي اياكم ان  
 تنخس اياديكم في الصحف والصحاف ، خذوا ما يیكون  
 اقرب الى اللطافة انه اراد ان يراكم على آداب اهل الرضوان  
 في ملکوته المتنع المنبع <sup>لهم</sup> تمسكوا باللطافة في كل الاحوال  
 لثلاثقع العيون على ما تكرره انفسكم واهل الفردوس ، والذى  
 تجاوز عنها يحيط عمله في المبين وان كان له عذر يعف الله عنه  
 انه هو العزيز الكريم <sup>لهم</sup> ليس لمطلع الامر شريك في العصمة  
 الكبيرى انه لم ي能做到 ما يشاء في ملکوت الانشاء ، قد خص  
 الله هذا المقام لنفسه وما قدر لاحد نصيب من هذا الشأن  
 العظيم المنبع <sup>لهم</sup> هذا امر الله قد كان مستورا في حجب الغيب  
 اظهرناه في هذا الظهور وبه خرقنا حاجب الذين ما عرفوا

حكم الكتاب وكأنوا من الغافلين <sup>١٩</sup> كتب على كل ابن تربية  
 ابنه وبناته بالعلم والخط ودونها معاحد في اللوح ، والذى ترك  
 ما أمر به فللا مناء ان يأخذوا منه ما يكون لازماً للتربيتهم <sup>٢٠</sup>  
 كان غنيا ، والا يرجع الى بيت العدل انا جعلناه مأوى القراء  
 والمساكين <sup>٢١</sup> ان الذى رب ابنه او ابناً من الا بناء كانه  
 رب احد ابني عليه يهاق وعنایتى ورحمتى التي سبقت  
 العالمين <sup>٢٢</sup> قد حكم الله لكل زان وزانية دية مسلمة الى بيت  
 العدل وهي تسعة مثاقيل من الذهب ، وان عاد مررة اخرى عودوا  
 بضعف الجزاء هذا ما حكم به مالك السما في الاول وفي الاخر  
 قدرهما عذاب مهين <sup>٢٣</sup> من ابتلى بمحصيّة فله ان يتوب ويرجع  
 الى الله انه يغفر لمن يشاء ولا يسأل عما شاء انه هو التواب الغزين  
 الحميد <sup>٢٤</sup> ايكم ان تمنعكم سبحات الجنال عن زلال هذا السلسال  
 خذوا اقداح الفلاح في هذا الصباح باسم فاتق الاصباح ثم  
 اشربوا يذكره العزيز البديع <sup>٢٥</sup> انا حللنا لكم اصغاء الا صوات  
 والنغمات ، ايكم ان يخرجكم الا صغا عن شأن الادب والوقار  
 افرحوا بفرح اسى الاعظم الذى به توهلت الا فئدة وانجذب  
 عقول المقربين ، انا جعلناه من قاتال العروج الارواح الى الافق  
 الاعلى لا يجعلوه جناح النفس والهواء انى اعوذ ان تكونوا  
 من الجاهلين <sup>٢٦</sup> قد ارجحنا ثلث الدييات كلها الى مقر العدل و  
 نوصى رجاله بالعدل المخلص ليصرفوا ما اجتمع عندهم فيما امرنا  
 به من لدن عليم حكيم <sup>٢٧</sup> يا رجال العدل كونوا رعاة اغاثة الله

في مملكته واحفظوهم عن الذئاب الذين ظهر وايالاً تواب كما  
 تحفظون اينائكم كذ لك ينصركم الناصح الا مين <sup>١٧</sup> اذا اختلفتم  
 في امر فارجعوا الى الله ما دامت الشمس مشرقة من افق  
 هذا السماء، و اذا اغربت ارجعوا الى ما نزل من عنده انه ليكفي  
 العالمين <sup>١٨</sup> قل يا قوم لا يأخذكم الا ضطراً اذا غاب ملوكوت  
 ظهوري و سكنت امواج بحر بياني، انت في ظهوري لحكمة و  
 في خبيثي حكمة اخرى ما اطلع بها الا الله الفرد الغير <sup>١٩</sup> و نراك من  
 افق الابهى و ننصر من قام على نصرة امرى بجنود من الملائـ<sup>٢٠</sup>  
 الاعلى و قبيل من الملائكة المقربين <sup>٢١</sup> يا ملأ الارض تات الله الحق  
 قد انفجرت من الاحجار الانهار العذبة السائفة بما اخذتها  
 حلاؤة بيان ربكم المختار و انتم من الغافلين، دعوا ما عندكم ثم  
 طيروا بقوادم الا نقطاع فوق الا بداع كذ لك يأمركم مالك  
 الاختراع الذي بحركة قلبه قلب العالمين <sup>٢٢</sup> هل تعرفون من اي  
 افق يناديكم ربكم الابهى، و هل علمتم من اي قلم يامركم ربكم  
 مالك الاسماء، لا و عمرى لو عرفتم لتركتم الدنيا مقبلين بالقلوب  
 الى شطر المحبوب، و اخذكم اهتزاز الكلمة على شان يهتز منه  
 العالم الاكبر وكيف هذا العالم الصغير كذ لك هطلت من سماء  
 عنايتي امطار مكرمتى فضلا من عندي لتكونوا من الشاكرين  
<sup>٢٣</sup> <sup>٢٤</sup> واما الشجاج والضرب تختلف احكاماها باختلاف مقدارها  
 وحكم الديان لكل مقدار دية معينة انه هو المحاكم العزيز المنبع  
 لونشاء نقضها بالحق وعدا من عندنا انه هو المؤمن العليم <sup>٢٥</sup> قد

رقم عليكم الضيافة في كل شهر مرت واحدة ولو بالماء ، ان الله اراد ان يؤلف بين القلوب ولو باسباب السموات والارضين  
 ١٢٣ ♪ ايام ان تفرقكم شؤنات النفس والهوى كانوا اصحاب  
 في اليد والاركان للبدن كذلك يعظكم قلم الوحي ان انت من  
 الموقنين ١٢٤ ♪ فانظروا في رحمة الله والطافه انه يأمركم بما  
 ينفعكم بعد اذ كان غنيا عن العالمين ، لن تضرنا سيئاتكم كما لا  
 تنفعنا حسناتكم انما ندعوكم لوجه الله يشهد بذلك كل عالم  
 ١٢٥ ♪ بصير ♪ اذا ارسلتم الجوارح الى الصيد اذكر دا الله اذا يحمل  
 ما امس肯 لكم ولو تجرونها ميتا انه هؤال العليم الخبيث ♪ ايام ان  
 تسرفو في ذلك كانوا على صراط العدل والانصاف في كل  
 الامور كذلك يأمركم مطلع الظهور ان انت من العارفين ١٢٦ ♪  
 ان الله قد امركم بالمودة في ذوى القربي وما قدر لهم حقا في  
 اموال الناس انه هؤال الغنى عن العالمين ١٢٧ ♪ من احرق بيته متعينا  
 فاحرقوا ومن قتل نفسا عاما فاقتلوه خذ واسنن الله يا يادى  
 القدرة والا قتدار ثم اتروكوا سفن الجاهلين ، وان تحكموا لهما  
 جنسا ابدا لا يأس عليكم في الكتاب انه هؤال المحاكم على ما  
 يريد ١٢٨ ♪ قد كتب الله عليكم النكاح ايام ان تجاوز زواج الاثنين  
 والذى اقتنع بوحدة من الاما استراحت نفسه ونقسها ، و  
 من اتخذ بكر الحدمته لا يأس عليه ، كذلك كان الا من من قلم الوحي  
 بالمعنى من قوما ١٢٩ ♪ تزوجوا يا قوم ليظهر منكم من يذكر في بين  
 يبادى هذا من امرى عليكم اتخاذ و لا نفسكم معينا ١٣٠ ♪ يا

ملأ الا نشاء لا تتبعوا انفسكم انها لا مارة بالبغى والفحشاء  
 اتبعوا مالك الا شباء الذى يامركم بالبر والتقوى انه كان عن  
 العالمين غنيا <sup>١٣٣</sup> ايكم ان تفسدوا اف الارض بعد اصلاحها و  
 من افسد انه ليس هناؤ نعم يراء منه كذلك كان الامر من  
 سماء الوحي بالحق مشهودا <sup>١٣٤</sup> انه قد حد في البيان برضاء  
 الطرفين، انما اردنا المحبة والوداد واتخاذ العباد لذا علقناه  
 باذن الايوبين بعد هم الثلاث تقع بينهم الضغينة والبغضاء لنا  
 فيه ما رب اخرى وكذلك كان الامر مقتضا <sup>١٣٥</sup> لا يتحقق  
 الصهار الا بالامهار قد للمدن تسعة عشر مثقا الا من  
 الذهب الابريز، والقرى من الفضة ومن اراد الزيادة حرم  
 عليه ان يتبعا وزعن خمسة وتسعين مثقا الا كذلك كان الامر  
 بالعز مسطورا <sup>١٣٦</sup> والذى اقتنع بالدرجة الاولى خير له  
 في الكتاب انه يغنى من يشاء بباب السموات والارض  
 وكان الله على كل شيء قادر <sup>١٣٧</sup> قد كتب الله لكل عبد اراد  
 الغروج من وطنه ان يجعل ميقاتا لصاحبته في اية مدة اراد  
 ان اتقى وفى بال وعد انه اتبع امر مولاه وكان من المحسنين  
 من قلم الامر مكتوبا والا ان اعتذر بعد رحقيق قله ان يخبر  
 قرينته ويكون في غاية الجهد للرجوع اليها، وان فات الامر  
 فلها ترخيص تسعة اشهر معدودات وبعد اكمالها لابأس  
 عليها في اختيار الزوج وان صبرت انه يحب الصابرات و  
 الصابرين <sup>١٣٨</sup> اعملوا اوامر ولا تتبعوا اكل مشرك كان

فـ اللوح اثيما <sup>١٣٩</sup> وـ ان اقـ الخيرـ حـين تـربـصـهاـ اـن تـاخـذـ المـعـرـفـ  
 انه اراد الاصلاح بين العباد والاماء ، ايـاـكـمـ انـ تـرـتـكـبـواـ ماـ  
 يـعـدـتـ يـهـ العـنـادـ بـيـنـكـمـ كـذـلـكـ قـضـىـ الـاـمـرـ وـكـانـ الـوـعـدـ مـأـتـيـاـ  
<sup>١٤٠</sup> وـ انـ اـتـاهـ خـيـرـ الـمـوـتـ اوـ القـتـلـ وـ ثـبـتـ بـالـشـيـاعـ اوـ بـالـعـدـلـيـنـ  
 لـهـاـ اـنـ تـلـبـىـ فـ الـبـيـتـ اـذـ اـمـضـتـ اـشـهـرـ مـعـدـودـاتـ لـهـاـ الاـخـتـيـارـ  
 فيـاـ نـخـتـارـهـ ذـاـ مـاـ حـكـمـ يـهـ مـنـ كـانـ عـلـىـ الـاـمـرـ قـوـيـاـ <sup>١٤١</sup> وـ انـ حـدـثـ  
 بـيـنـهـماـ كـدـورـةـ اوـ كـرـهـ لـيـسـ لـهـ اـنـ يـطـلقـهـ ، وـ لـهـ اـنـ يـصـيرـ سـنـةـ  
 كـامـلـةـ لـعـلـ تـسـطـعـ بـيـنـهـماـ رـائـحـةـ الـحـبـةـ وـ انـ كـمـلتـ وـ مـاـ فـاحـتـ لـاـ  
 يـاسـ فـ الـطـلاقـ اـنـهـ كـانـ عـلـىـ سـكـلـ شـىـءـ حـكـيـمـاـ <sup>١٤٢</sup> قـدـنـهـاـ كـمـ اللهـ  
 عـمـاـ عـمـلـتـ بـعـدـ طـلاقـ ثـلـاثـ فـضـلـاـ مـنـ عـنـدـهـ لـتـكـونـواـ مـنـ  
 الشـاكـرـيـنـ فـيـ لـوـحـ كـانـ مـنـ قـلـمـ الـاـمـرـ مـسـطـورـاـ <sup>١٤٣</sup> وـ الـذـىـ  
 طـلقـ لـهـ الاـخـتـيـارـ فـيـ الرـجـوعـ بـعـدـ اـنـقـضـاءـ كـلـ شـهـرـ بـالـمـوـدـةـ  
 وـ الرـضـاءـ مـاـ لـمـ تـسـتـحـصـنـ ، وـ اـذـاـ اـسـتـرـحـصـنـتـ تـحـقـقـ الفـصـلـ  
 بـوـصـلـ آـخـرـ وـ قـضـىـ الـاـمـرـ الاـ بـعـدـ اـمـرـ مـبـيـنـ ، كـذـلـكـ كـانـ الـاـمـرـ  
 مـنـ مـطـلـعـ الـجـمـالـ فـيـ لـوـحـ الـجـمـالـ بـالـاجـلـالـ مـرـقـومـاـ <sup>١٤٤</sup> وـ الـذـىـ  
 سـافـرـ وـ سـافـرـتـ مـعـهـ ثـمـ حـدـثـ بـيـنـهـماـ الاـخـتـيـارـ فـلـهـ اـنـ يـؤـتـهـاـ  
 نـفـقـةـ سـتـةـ كـامـلـةـ وـ يـرـجـعـهـاـ اـلـىـ الـمـقـرـ الـذـىـ خـرـجـتـ عـنـهـ ، اوـ  
 يـسـلـمـهـاـ بـيـدـ اـمـيـنـ وـ مـاـ تـحـتـاجـ بـهـ فـيـ السـبـيلـ لـيـبـلـغـهـاـ اـلـىـ مـعـلـمـهاـ  
 اـنـ رـبـكـ يـحـكـمـ كـيـفـ يـشـاءـ بـسـلـطـانـ كـانـ عـلـىـ الـعـالـمـيـنـ مـحـيطـاـ <sup>١٤٥</sup>  
 وـ الـتـىـ طـلـقـتـ بـيـمـاـ ثـبـتـ عـلـيـهـاـ مـنـكـرـ لـاـ نـفـقـةـ لـهـ اـيـامـ تـرـبـصـهاـ  
 كـذـلـكـ كـانـ نـيـرـ الـاـمـرـ مـنـ اـنـقـاعـ الـعـدـلـ مـشـهـودـاـ <sup>١٤٦</sup> اـنـ اللهـ

احب الوصل والوفاق وابغض الفصل والمطلق عاشر ويا قم  
 بالروح والريحان ، لعمري سيفنى من فى الامكان وما يبقى  
 هو العمل الطيب و كان الله على ما اقول شهيد <sup>١٢٤</sup> يا عبادى  
 اصلاحوا ذات بيتك ثم استمعوا ما ينصحكم به القلم الاعلى و  
 لا تتبعوا اجيالا شقيا <sup>١٢٥</sup> ياكم ان تغرنكم الدنيا كما غرت قوما  
 قبلكم اتبعوا حدود الله وسننه ثم اسلكوا هذا الصراط  
 الذى كان بالحق محدودا <sup>١٢٦</sup> ان الذين نبذوا البغى والغرى و  
 اتخذوا التقوى او لئلا من خيرة الخلق لدى الحق يذكرهم  
 الملا <sup>١</sup> الا على واهل هذا المقام الذى كان باسم الله من فو عا  
<sup>١٢٧</sup> اقد حرم عليكم بيع الاماء والغلمان ، ليس لعبد ان يشتري  
 عبد انهيا في لوح الله كذلك كان الامر من قلم العدل بالفضل  
 مسطورا <sup>١٢٨</sup> وليس لاحد ان يفتخر على احد كل ارقائه له دادلة  
 على انه لا الله الا هو انه كان على كل شيء حكيم <sup>١٢٩</sup> اذ زينوا النفس  
 بطراز الاعمال والذى فاز بالعمل فرضا انه من اهل اليهاء  
 قد كان لدى العرش مذكورا <sup>١٣٠</sup> انصروا ما لك البرية بالاعمال  
 الحسنة ثم بالحكمة والبيان كذلك امرتم في اكثر الامواج عن  
 لدى الرحمن انه كان على ما اقول عليها <sup>١٣١</sup> لا يعترض احد على  
 احد ولا يقتل نفسا هذاما نهيت عنده في كتاب كان  
 في سزادق العز مبستورا <sup>١٣٢</sup> اتقتلون من احياء الله بروح من  
 عنده ان هذا خطأ قد كان لدى العرش كبيسا <sup>١٣٣</sup> اتقوا الله  
 ولا تخربوا ما بناه الله يا عبادى الظلم والطغيان ثم اتخاذوا الى الحق

سبيلاً <sup>١٥٦</sup> لما ظهرت جنود العرفان ببيان انبذمت قبائل  
 الاديان الا من اراد ان يشرب كوش الحيوان في رضوان كان  
 من نفس السبحان موجوداً <sup>١٥٧</sup> قد حكم الله بالطهارة على ماء  
 النطفة رحمة من عنده على البرية اشكروه بالروح والريحان و  
 لا تتبعوا من كان عن مطلع القرب بعيداً، قوماً على خدمة  
 الامر في كل الاحوال انه يؤيدكم بسلطان كان على العالمين  
 محيطاً <sup>١٥٨</sup> تمسكوا بحب الطاففة على شان لا يرى من ثيابكم اثار  
 الا وساخ هذا ما حكم به من كان الطف من كل لطيف، والذى  
 له عذر لا باس عليه انه هو الغفور الرحيم <sup>١٤٠</sup> طهروا اكل مكروره باللأ  
 الذى لم يتغير بالثلاث ايام ان تستعملوا الماء الذى تغير بالمواء  
 او يشوى <sup>١٤١</sup> اخر، كونوا عنصر الطاففة بين البرية هذا ما اراد لكم  
 مولاكم العزيز العكيم <sup>١٤٢</sup> وكذلك رفع الله حكم دون الطهارة عن  
 كل الاشياء وعن ملل اخرى موهبة من الله انه هو الغفور  
 الكريم <sup>١٤٣</sup> قد انخمسوا الاشياء في بحر الطهارة في اول الرضوان  
 اذ تجلينا على من في الامكان باسمائنا الحسنى وصفاتنا العلية هذان  
 فضل الذى احاط العالمين لتعاشر وامع الاديان وتبليغوا امر ربكم  
 الرحمن هذا الاكليل الاعمال لوانتم من المارفين <sup>١٤٤</sup> وحكم  
 بالطاففة الكيرى وتغسيل ما تغير من الغبار وكيف الا وساخ  
 المتجمدة ودونها، اتقوا الله وكونوا من المطهرين <sup>١٤٥</sup> والذى يرى  
 فاسئه وسخ انه لا يصح دعائه الى الله ويكتتب عنه ملا  
 عالون <sup>١٤٦</sup> استعملوا ماء الورد ثم العطر الحالص هذا ما احبه الله من الاول

الذى لا اول له ليت Strauss منكم ما اراد ربكم العزيز الحكيم <sup>١٦٤</sup> قد عفا الله عنكم  
 ما نزل في البيان من محو الكتب و اذا ناكم يان تقرؤا من العلوم ما ينفعكم لاما  
 ينتهي الى المحادلة في الكلام هذا اخربكم ان انت من العارفين <sup>١٦٥</sup> يا  
 عشر الملوك قد اتي الملاك والملك لله المهيمن القيوم الا تعبدوا الا الله  
 وتوجهوا بقلوب نوراً الى وجه ربكم مالك الاسماء هذا امر لا يعادله  
 ما عندكم لو انت تعرفون <sup>١٦٦</sup> انا نراكم تفرون بما جمعتموه لغيركم وتمنعون  
 انفسكم عن العوالم التي لم يحصلوا على المحفوظ <sup>١٦٧</sup> قد شغلتكم  
 الاموال عن المال ، هذا الاينبغى لكم لو انت تعلمون <sup>١٦٨</sup> اطهروا قلوبكم  
 عن ذفر الدنيا مسرعين الى ملكوت ربكم فاطرا الارض والسماء الذي به  
 ظهر الزلزال وناحت القبائل الا من نبذ الورى واخذ ما امر به في لوح  
 مكتنون <sup>١٦٩</sup> هذا يوم فيه فاز الكليم بanova القديم وشرب زلال الوصال من  
 هذا القدر الذي به سجرت البحور <sup>١٧٠</sup> قل تالله الحق ان الطوري طوف  
 حول مطلع الظهور ، والروح ينادى من ملكوت هلموا و تعالوا يا  
 ابناء الغرور <sup>١٧١</sup> هذا يوم فيه سرع كوم الله شوقا للقاءه وصاح الصهيون  
 قد اتي الوعد و ظهر ما هو المكتوب في الواح الله المتعال العزيز المحبوب  
<sup>١٧٢</sup> يا عشر الملوك قد نزل الناموس الاكير في المنظر الاتور و ظهر كل  
 امر مستتر من لدن مالك القدر الذي به اتت الساعة و انشق القمر و فصل  
 كل امر معتم <sup>١٧٣</sup> يا عشر الملوك انت الماليك قد ظهر الملاك باحسن الطراز  
 ويدعوك الى نفسه المهيمن القيوم <sup>١٧٤</sup> ياكم ان يمنعكم الغرور عن مشرق  
 الظهور او تخجلكم الدنيا عن فاطر السماء قوما على خدمة المقصود  
 الذي خلقكم بكلمة من عنده وجعلكم مظاهرا القدرة لما كان وما يكون

كَيْا تَاللَّهُ لَا نَرِيدُ أَنْ نَتَصْرُفَ فِي مَالَكَكُمْ بِلْ جَئْنَا التَّصْرِيفَ الْقُلُوبَ  
 إِنَّمَا الْمُنْتَظَرُ إِلَيْهِ أَيُشَهِّدُ بِذَلِكَ مُلْكُوتَ الْأَسْمَاءِ لَوَا نَتَمْ تَفَقَّهُونَ <sup>١٧٨</sup>  
 وَالَّذِي اتَّبَعَ مَوْلَاهُ أَنَّهُ أَعْرَضَ عَنِ الدِّينِ يَا كُلُّهَا وَكَيْفَ هَذَا الْمَقَامُ الْمُحْمُودُ  
 دُعُوا الْبَيْوَاتُ ثُمَّ أَقْبَلُوا إِلَى الْمُلْكُوتِ هَذَا مَا يَنْفَعُكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَ<sup>١٧٩</sup>  
 الْأُولَى يُشَهِّدُ بِذَلِكَ مَالِكُ الْجَبَرُوتِ لَوَا نَتَمْ تَعْلَمُونَ <sup>١٨٠</sup> طَوْبِي لِمَالِكِ  
 قَامَ عَلَى نَصْرَةِ امْرِي فِي مُلْكَتِي وَانْقَطَعَ عَنِ سَوَافِي أَنَّهُ مِنْ أَصْحَابِ السَّفِينَةِ  
 الْحَمَراءِ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ لِأَهْلِ الْبَيْهَاءِ، يَنْبَغِي لِكُلِّ أَنْ يَعْزِزُ زُوهُ وَيُوَقِّرُوهُ  
 وَيَنْصُرُوهُ لِيَفْتَحَ الْمَدَنَ بِمَفَاتِيحِ اسْمِي الْمَهِيمِنَ عَلَى مَنْ فِي مُسَالِكِ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهُودِ <sup>١٨١</sup> أَنَّهُ بِمِنْزَلَةِ الْبَصْرِ لِلْبَيْشِ وَالْغَرَةِ الْغَرَاءِ لِجَبَيْنِ  
 الْإِنْشَاءِ وَرَأْسِ الْكَرَمِ لِجَسْدِ الْعَالَمِ انْصُرُوهُ يَا أَهْلَ الْبَيْهَاءِ بِالْأَمْوَالِ وَ<sup>١٨٢</sup>  
 النُّفُوسِ <sup>١٨٣</sup> يَا مَالِكَ النَّمَاسِ كَانَ مَطْلَعُ نُورِ الْأَحَدِيَّةِ فِي سِجْنِ عَكَّا  
 أَذْقَدَتِ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى مَرْتَ وَمَا سُأَلَتْ عَنْهُ بَعْدَ أَذْرِفَعَ بَهِ  
 كُلَّ بَيْتٍ وَفَتَحَ كُلَّ بَابٍ مُنْيِفٍ <sup>١٨٤</sup> أَقْدَرَ جَعْلَنَا هُ مَقْبِلُ الْعَالَمِ لِذَكْرِي  
 وَأَنْتَ بَيْنَ ذَيْتِ الْمَذْكُورِ أَذْظَهَرَ بِمُلْكُوتِ اللَّهِ رَبِّكَ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ  
 كَنَا مَعْلُثٌ فِي كُلِّ الْأَحْوَالِ وَوَجَدْنَاكَ مُتَمَسِّكًا بِالْفَرْجِ غَافِلًا  
 عَنِ الْأَصْلِ أَنْ رَبِّكَ عَلَى مَا قَوْلُ شَهِيدٍ <sup>١٨٥</sup> أَقْدَدَ حَذَّنَا الْأَحْزَانَ بِمَا  
 رَأَيْنَاكَ تَدْوِرُ لَا سَمَنَا وَلَا تَعْرَفُنَا أَمَامَ وَجْهِكَ، افْتَحْ الْبَصْرَ لِتَتَنَظَّرَ  
 هَذَا الْمُنْتَظَرُ الْكَرِيمُ وَتَعْرَفَ مَنْ تَدْعُوهُ فِي الْلَّيَالِي وَالْأَيَامِ وَتَرَى النُّورَ  
 الْمُشْرِقَ مِنْ هَذَا الْأَقْدَمِ الْمُسِيقِ <sup>١٨٦</sup> قُلْ يَا مَالِكَ الْبَرْلَيْنِ اسْمَعْ النَّدَاءَ  
 مِنْ هَذَا الْهَيْكَلِ الْمَبِينِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْبَاقِي الْفَرَدُ الْقَدِيمُ <sup>١٨٧</sup> أَيَاكَ  
 أَنْ يَمْنَعَكَ الْغَرَوْرُ عَنْ مَطْلَعِ الظَّهُورِ أَوْ يَمْجِدَكَ الْمُوْرِي عَنْ مَالِكِ

العرش والشري كذ لك ينصحك القلم الاعلى انه هو الفضال الكريم  
 ١٨٨ اذكر من كان اعظم منك شأناً و اكبر منك مقاماً ما بينه هو و ما  
 عنده انتبه ولا تكون من الراقدين ١٨٩ انه نيد لوح الله درائه اذا اخبرته  
 بما ورد علينا من جنود الظالمين لذا اخذته الذلة من كل الجهات  
 الى ان رجع الى التراب بخسار عظيم ١٩٠ يا ملك تفكريه وفي  
 امثالك الذين سخر بالبلاد و حكموا على العباد قد انزلهم الرحمن من  
 القصور الى القبور اعتير و كن من المتذكرين ١٩١ يا ناما اردنا منكم  
 شيئاً اتمنى تنصر حكم لوجه الله و نصبركم على ما ورد علينا منكم  
 يا معاشر السلاطين ١٩٢ يا ملوك امر يقا ورؤساء الجمورو فيها اسمعوا  
 ما تغن به الورقاء على غصن البقاء انه لا الله الاانا الباقي الغفور  
 ١٩٣ يا زينوا هيكل الملك بطراز العدل والتقوى و رأسه باكيل  
 ذكر ربكم فاطر السماء كذ لك يأمركم مطلع الاسماء من لدن عليم حكيم  
 ١٩٤ قد ظهر الموعود في هذا المقام المحسود الذي به ابتسنم ثغر الوجود  
 من الغيب والشهود، اغتنموا يوم الله ان لقائه خير لكم عما تطلع  
 الشمس عليهما ان انت من العارفين ١٩٥ يا معاشر الامراء اسمعوا  
 ما ارتفع من مطلع الكبير ياء انه لا الله الاانا الناطق العليم ١٩٦  
 اجيرو الكسير بيايدي العدل، وكسر واصحیح الظالم بسیاط  
 اوامر ربكم الامر الحكيم ١٩٧ يا معاشر الروم نسمع بينكم صوت اليوم  
 اخذكم سكر فهو ام كنتم من الغافلين ١٩٨ يا ايتها التقطة الواقعة  
 في شاطئ البحرين قد استقر عليك كرسى الظلم و اشتعلت فيك نار  
 اليختاء على شان ناح بها الملأ الاعلى والذين يطوفون حول كرسى

رفيع <sup>١٩٩</sup> نرى فيك الماهم يحكم على العاقل والظلم يفتخر على النور  
 وانك في غرور مبين <sup>٢٠٠</sup> اغرتك زينتك الظاهرة سوف تفني ورب  
 البرية وتنوح البنات والأرامل وما فيك من القبائل كذلك  
 ينبعك العليم الخير <sup>٢٠١</sup> يا شواطئ نهر الدين قدر أيمالك مقطعا  
 بالدماء بما سل عليك سيفا العذراء ولدك مرأة أخرى ونسمع حنين  
 البرلين ولو أنها اليوم على عزميين <sup>٢٠٢</sup> يا ارض الطاء لا تخزف من شع  
 قد جعلك الله مطلع فرح العالمين <sup>٢٠٣</sup> لو يشاء ييارك سريرك  
 بالذى يحكم بالعدل ويجمع اغتراب الله الذى تفرقت من الذئاب انه  
 يواجه اهل البهاء بالفرح والانبساط الا انه من جوهر الخلق لدى  
 الحق عليه بهاء الله وبهاء من في ملكوت الامر في كل حين <sup>٢٠٤</sup> افرى  
 بما جعلك الله افق النور بما ولد فيك مطلع الظهور وسميت بهذا  
 الاسم الذى يلاح نير الفضل وانشرقت السموات والأرضون  
<sup>٢٠٥</sup> سوف تنقلب فيك الامور وبيحكم عليك جمهور الناس ان  
 ربكم لهم العليم الحيط <sup>٢٠٦</sup> اطمئنى بفضل ربكم انه لا تقطع  
 عنك لحظات الاطراف سوف يأخذك الاطمئنان بعد الاضطراب  
 كذلك قضى الامر في كتاب يديع <sup>٢٠٧</sup> يا ارض الماء نسمع فيك  
 صوت الرجال في ذكر ربكم الغنى المتعال طوي ليوم فيه تنصب  
 رأيات الاسماء في ملكوت الارشاء يا سمي الابهى يومئذ يفرح  
 المخلصون بنصر الله وينوح الشركون <sup>٢٠٨</sup> ليس لاحدان يعتري  
 على الذين يحكمون على العباد دعوا لهم ما عند هم وتوجهوا الى  
 القلوب <sup>٢٠٩</sup> يا بحر الاعظم رش على الامم ما امرت به من لدن

مالك القدم وزين هيا كل الانام بطراز الاحكام التي بها تفرح القلوب  
 وتقر العيون <sup>٢١</sup> والذى تملك مائة مثقال ذهب فتسعة عشر  
 مثقال الله فاطراً الأرض والسماء، ايها كم يا قوم ان تمنعوا انفسكم عن  
 هذا الفضل العظيم <sup>٢٢</sup> قد امرناكم بهذه ابعد اذكنا غنياً عنكم وعن  
 كل من في السموات والارضين ان في ذلك احكام ومصالح لم يحيط بها  
 علم احد الا الله العالم الخير <sup>٢٣</sup> قل بذلك اراد تطهير اموال الكفر و  
 تقربكم الى مقامات لا يدركها الا من شاء الله انه له الفضائل  
 العزيز الكريم <sup>٢٤</sup> يا قوم لا تخونوا في حقوق الله ولا تصرفوا فيها  
 الا بعد اذنه كذلك قضى الامر في الالواح وفي هذه اللوح المنينج <sup>٢٥</sup>  
 من خان الله يخان بالعدل والذى عمل بما امر ينزل عليه البركة  
 من سماء عطا ربه الفياض المعطى الباذل القديم <sup>٢٦</sup> انه اراد لكم  
 ما لا تعرفونه اليوم، سوف يعرفه القوم اذا طارت الارواح وطويت  
 زرابي الا فراح كذلك يذكركم من عنده لوح حفيظ <sup>٢٧</sup> قد حضرت  
 لدى العرش عرائض شتى من الذين آمنوا وسئلوا فيها الله رب ما  
 يرى وما لا يرى رب العالمين لذا نزلنا اللوح وزينا به بطراز الامر لعل  
 الناس باحكام ربهم يعملون <sup>٢٨</sup> وكذلك سئلنا من قبل في  
 سنتين متواتيتين وامسكتنا القلم حكمة من لدننا الى ان حضرت  
 كتب من انفس معدودات ف تلك الايام لذا جبناهم بالحق بما  
 تحبب به القلوب <sup>٢٩</sup> قل يا محدث العلماء لا تنزو اكتاب الله بما  
 عندكم من القواعد والعلوم انه لقسطاس الحق بين المخلق قد  
 يوزن ما عند الامم بهذه القسطاس الاعظم وانه بنفسه لو

انتم تعلمون <sup>٢٣٩</sup> في تبكي عليكم عين عن ايقى لا نكم ما عرفتكم الذي  
 دعوتموه في العشى والاشراق وفي كل اصيل وبكور <sup>٢٤٠</sup> توجهوا يا  
 قوم بوجوه بيضاء وقلوب نوراء الى البقعة المباركة الحمراء التي  
 فيها تناهى سدرة المنتهى انه لا اله الا أنا المهيمن القيوم <sup>٢٤١</sup>  
 يا معاشر العلماء هل يقد راحد منكم ان يستن معن في ميدان  
 المكافحة والعرفان او يحول في مضمون الحكمة والتبيان، لا وربى  
 الرحمن كل من عليه سافان <sup>٢٤٢</sup> وهذا وجه ربيكم العزيز المحبوب <sup>٢٤٣</sup> يا  
 قوم انا قدرنا العلوم لعرفان المعلوم وانتم احتجبتم بما عن  
 مشرقها الذي به ظهر كل امر مكنون <sup>٢٤٤</sup> لمعرفتكم الافق الذي  
 منه اشرقت شمس الكلام لتبدى تم الالام وما عندهم واقبلتم  
 الى مقام محمود <sup>٢٤٥</sup> قل هذه سماء فيها اكتنام الكتب لروا نعمت  
 تعقولون <sup>٢٤٦</sup> هذا هو الذي به صاحت الصخرة، ونادت السدرة  
 على الطور المرتفع على الارض المباركة الملك لله الملك العزيز الودي  
<sup>٢٤٧</sup> انا ما دخلنا المدارس وما طالعنا المباحث، اسمعوا ما يد عوكم به  
 هذا الولي الى الله الا بدئ انه خير لكم عما كنتم في الارض لو انتم  
 تفقهون <sup>٢٤٨</sup> ان الذي يأول مائل من سماء الرحي ويخرجه عن  
 الظاهر انه من حرف كلمة الله العليا و كان من الاخرين  
 في كتاب مبين <sup>٢٤٩</sup> قد كتب عليكم تقليم الاظفار، والدخول في ما  
 يحيط هيا كلكم في كل اسبوع، وتنظيف ابد انكم بما استعملتموه  
 من قبل، ايام ان تخنكم الغفلة عما امرتم به من لدن عزيز عظيم <sup>٢٥٠</sup>  
 ادخلوا ماء بكراء المستعمل منه لا يجوز الدخول فيه <sup>٢٥١</sup> ايام ان

تقربوا اخزائهن حمايات العجم من قصدها وجد رائتها المتنعة  
 قبل وردها فيها، تجنبوا يا قوم ولا تكونن من الصاغرين <sup>٢٣٣</sup> انه  
 يشيه بالصديد والمغسلين ان انتم من الغارفين <sup>٢٣٤</sup> وكذا لك  
 حياضهم المتنعة اتركوها وكونوا من المقدسين <sup>٢٣٥</sup> انا اردنا  
 ان نراكم مظاها الفردوس في الارض ليتضرع منكم ما تقرح به  
 افئدة المقربين <sup>٢٣٦</sup> والذى يصب عليه الماء ويغسل به بدنه  
 خيرله ويكتفيه عن الدخول، اذه اراد ان يسهل عليكم الامر فضلًا  
 من عنده لتكونوا من الشاكرين <sup>٢٣٧</sup> قد حرم عليكم ازواج ابا شكم  
 انا نستحي ان نذكر حكم الختان، اتقوا الرحمن يا ملأ الامكان ولا  
 ترتكبوا ما نهيتكم عنه في اللوح ولا تكونوا في هيماء الشهوات من  
 الهائمين <sup>٢٣٨</sup> ليس لاحد ان يحولك لسانه امام الناس اذ يمشي  
 في الطرق والأسواق بل ينبعي لمن اراد الذكر ان يذكر في مقام  
 يبني لذكر الله او في بيته هذا القرب بالخلوص والتقوى كذا لك  
 اشرقت شمس الحكم من افق البيان طوبى للعاملين <sup>٢٣٩</sup> قد فرض  
 لكل نفس كتاب الوصية، وله ان يزین رأسه بالاسم الاعظم  
 ويعرف فيه بوحدانية الله في مظهر ظهوره ويدرك فيه ما اراد من  
 المعروف ليشهد له في عوالم الامر والخلق ويكون له كثرا عند ربه  
 الحافظ الامين <sup>٢٤٠</sup> قد انتهت الاعياد الى العيدين الاعظمين،  
 اما الاول ايام قيامها تجلى الرحمن على من في الامكان باسمه الحسنى  
 وصفاته العلية والاخري يوم فيه يبعثنا من بشر الناس بهذا الاسم  
 الذي يه قاتلت الاصوات ومحشرهن في السحوات والارضين <sup>٢٤١</sup>

والآخرين في يومين كذلك قضى الامر من لدن آمر عليم <sup>٢٣٧</sup> طوبي  
 لمن فاز باليوم الأول من شهر البهاء الذي جعله الله لهذا الاسم  
 العظيم <sup>٢٣٨</sup> طوبي لمن يظهر قيه نعمة الله على نفسه انه من اظهر  
 شكر الله بفعله المدل على فضله الذي احاط العالمين <sup>٢٣٩</sup> قل انه  
 لصدر الشهور وميدئها وفيه تمر تفحة الحياة على المكتنات، طوبي  
 لمن ادركه بالروح والريحان نشهد انه من الفائزين <sup>٢٤٠</sup> قل ان العيد  
 الاعظم لسلطان الاعياد اذكروا يا قوم نعمة الله عليكم اذ كنتم  
 رقداء ايقظكم من نسراط الوحي وعرفكم سبيله الواضح المستقيم  
<sup>٢٤١</sup> اذا مرضتم ارجعوا الى الحذاق من الاطياب انا مارفتنا الاصياب  
 بل اثبتناها من هذا القلم الذي جعله الله مطلع امره المشرق  
<sup>٢٤٢</sup> قد كتب الله على كل نفس ان يحضر لدی العرش بما  
 عنده مما لا عدل له، انا عفوت عن ذلك فضلا من لدنا انه  
 لهم المعطي الكريم <sup>٢٤٣</sup> طوبي لمن توجه الى مشرق الاذكار ف  
 الاسحار ذكراما متذكرة مستخفراء، واذا دخل يقعد صامتا لاصناع  
 آيات الله الملك العزيز الحميد <sup>٢٤٤</sup> قل مشرق الاذكار انه كل بيت  
 بني لذكرى في المدن والقرى، كذلك سمي لدی العرش ان انت من  
 العارفين <sup>٢٤٥</sup> والذين يتلون آيات الرحمن باحسن الامان او لشك  
 يدركون منها ما لا يعادله ملکوت ملك السموات والارضين و  
 بها يجددون عرق سوانى التي لا يعرفها اليوم الا من اوى اليهسر  
 من هذ المنظر الكريم <sup>٢٤٦</sup> قل انها تجذب القلوب الصافية الى  
 العوالم الروحانية التي لا تغير بالعبارة ولا تشار بالاشارة طوبي

للسامعين ۲۵۰ اتصروا يا قوم اصفيائي الذين قاموا على ذكري بين خلقى  
 وارتفاع كلمتى في مملكتى ، او لثك انجم سماء عن اياتى ومصابيح هدايتى  
 للخلاف اجمعين ۲۵۱ والذى يتكلم بغير مانزل في الواى انه ليس  
 صحي ، ايكم ان تتبعوا اكل مدع اثيم ۲۵۲ قد زيت الالواح بطراز ختم  
 فالق الاصالح الذى ينطق بين السموات والارضين ، تمسكوا بالعروة  
 الوثقى وحبيل امرى الحكم المتبين ۲۵۳ قد اذن الله لمن اراد ان يتعلم  
 الالسنة المختلفة ليبلغ امر الله شرق الارض وغربها ويدركه بين  
 الدول والمملل على شان تنجدب به الا فئدة ويحيى به كل عظم رميم  
 ۲۵۴ ليس للعاقل ان يشرب ما يذهيب به العقل ، وله ان يعمل ما  
 ينبغي للانسان لا ما يرتكبه كل غافل من يب ۲۵۵ زينوارؤسك باكليل  
 الامانة والوفاء وقلوبكم برداء التقوى والستكم بالصدق المخلص و  
 هيا كلكم بطراز الآداب كل ذلك من سجية الانسان لو انتم من  
 المتبصرين ۲۵۶ يا اهل الياء تمسكوا بحبيل العبودية لله الحق بها  
 تظهر مقاماتكم وتثبت اسمائكم وترتفع مراتبكم واذكاركم في لوح حفيظ  
 ايكم ان يمنعكم من على الارض عن هذا المقام العزيز الرفيع ۲۵۷ قد  
 وصيناكم بها في اكثر الالواح وفي هذا اللوح الذى لاح من افقه نير  
 احكام ريم المقتدر الحكيم ۲۵۸ اذا غيض بحر الوصال وقضى كتاب  
 المبدئي المال توجهوا الى من اراده الله الذى انشعب من هذا  
 الاصل القديم ۲۵۹ فانظروا في الناس وقلة عقولهم يطليون ما يضرهم  
 ويتركون ما ينفعهم الا انهم من المهامئين ۲۶۰ انا نرى بعض الناس  
 ارادوا الحرية ويفتخرون بها او لثك في جهل مبين ، ان الحرية تنتهي

عواقبها الى الفتنة التي لا تخدم نارها كذلك يخبركم المحنى العليم  
 فاعلموا ان مطالع الحرية ومظاهرها هي المعیوان، وللإنسان ينبغي  
 ان يكون تحت سن تحفظه عن جهل نفسه وضر الماكرين <sup>٣٤٣</sup> ان  
 الحرية تخرج الإنسان عن شوؤن الإدب والوقار وتجعله من الأرذلين  
<sup>٣٤٤</sup> فانظر والخلق كالاختدام لا بد لها من راع ليحفظها ان هذا الحق  
 يقين، انا نصدّقها في بعض القمامات دون الاخرانا <sup>٣٤٥</sup> كنا عالمين  
<sup>٣٤٦</sup> قل الحرية في اتباع اوامر لواتيتم من العارفين <sup>٣٤٧</sup> لواتيغ الناس  
 ما نزلناه لهم من سماء الوجي ليجذب انفسهم في حرية بحثة طوي لمن  
 عرف مراد الله فيما نزل من سماء مشيئة المهيمنة على العالمين <sup>٣٤٨</sup> قل  
 الحرية التي تتفعكم انت في العبودية لله الحق والذى وجد حل وتها  
 يبدلها بملكت ملك السموات والارضين <sup>٣٤٩</sup> حرم عليكم السؤال  
 في البيان، عفا الله عن ذلك لتسئلوا ما تحتاج به انقسم لكم لاما تكلم  
 به رجال قبلكم اتقوا الله وكونوا من المتقيين <sup>٣٥٠</sup> اسئلوا ما ينفعكم في  
 امر الله وسلطانه قد فتح باب الفضل على من في السموات والارضين  
<sup>٣٥١</sup> ان عدة الشهور تسعة عشر شهرا في كتاب الله قد زين اولها بهذا  
 الاسم المهيمن على العالمين <sup>٣٥٢</sup> قد حكم الله دفن الاموات في الببور  
 والاحجار المتنعة او الاخشاب الصلبة اللطيفة ووضع المخواتيم  
 المنقوشة في اصياعهم انه لهم المقتدر العليم <sup>٣٥٣</sup> يكتب للرجال، و  
 الله ما في السموات والارض وما بيتهما و كان الله بكل شيء عليما  
<sup>٣٥٤</sup> وللورقات، ولله ملك السموات والارض وما بيتهما و كان الله  
 على كل شيء قديرا <sup>٣٥٥</sup> لهذا ما نزل من قبل وينادي نقطة البيان ويقول

يا محبوب الامكان انطق في هذا المقام بما تتضوّع به نفحات الطافك  
 بين العالمين <sup>٢٧٩</sup> انا اخبرنا الكل بان لا يعادل بكلمة منك ما نزل  
 في البيان انك انت المقتدر على ما تشاء لا تمنع عبادك عن فتوحات  
 بحر رحمتك انك انت ذو الفضل العظيم <sup>٢٨٠</sup> قد استجينا ما اراده  
 انه لهوا الحبيب المحب <sup>٢٨١</sup> لو ينقش عليه ما نزل في الحين من لدعى  
 الله انه خير لهم ولهن انا كنا حاكمين <sup>٢٨٢</sup> قد بدأتنا من الله و  
 روحست اليه منقطعا عداسوا <sup>٢٨٣</sup> ومتهمسكا <sup>٢٨٤</sup> باسمه الرحمن الرحيم <sup>٢٨٥</sup>  
 كذلك يختص الله ما يشاء بفضل من عنده انه له المقتدر القدير <sup>٢٨٦</sup>  
 وان تكتفوه في خمسة اثواب من العربراء والقطن ، من لم يستطع يكتفى  
 بواحدة منهما كذلك قضى الامر من لدن عليم خبير <sup>٢٨٧</sup> حرم عليكم نقل  
 الميت ازيد من مسافة ساعة من المدينة ادفنوه بالروح والرياح <sup>٢٨٨</sup>  
 في مكان قريب <sup>٢٨٩</sup> اقدرفع الله ما حكم به البيان في تحديد الاستقرار انه  
 لهم المختار يفعل ما يشاء ويحكم ما يريد <sup>٢٩٠</sup> يا ملا <sup>٢٩١</sup> الانشاء اسمعوا وادعاء  
 مالك الاسماء الله يتاذيك من شطر سجنك الا عظام انه لا الله الا انا  
 المقتدر المتكبر المتسخر المتعالي العليم الحكيم ، انه لا الله الا هو المقتدر  
 على العالمين لو يشاء يأخذ العالم بكلمة من عنده ، ايامكم ان تتوقفوا في  
 هذا الامر الذي خضع له الملائكة الاعلى واهل مدارش الاسماء اتقوا الله  
 ولا تكونون من المحتججين <sup>٢٩٢</sup> احرقو الحجيات بنار حبي والسبحة  
 بهذه الاسمية الذي به سخروا العالمين <sup>٢٩٣</sup> وارفعون البيتين في المقامين  
 والمقامات التي فيها استقر عرش ربكم الرحمن كذلك يا ملوك مولى العارفين  
<sup>٢٩٤</sup> ايامكم ان تمنعكم شؤنات الارض عما امرتم به من لدن قوى امين ،

كونوا مظاہر الاستقامة بین البرية على شان لا تمنعكم شبیات الذين  
 كفروا بآيات الله اذ ظهر بسلطان عظيم <sup>٢٨٦</sup> اياكم ان يمنعكم ما نزل في  
 الكتاب عن هذه الكتاب الذى ينطق بالحق انه لا اله الا أنا العزيز  
 الحميد <sup>٢٨٧</sup> انظروا بعيين الانصاف الى من اتي من سوا المشيئه و  
 الاقتدار ولا تكونن من الظالمين <sup>٢٨٨</sup> ثم اذكروا ما جرى من قلم مبشرى  
 في ذكر هذا الظهور وما ارتکبه اولوا الطغيان في ايام ما الا انهم من  
 الاخرين ، قال ان ادركتم ما نظرتكم انتم من فضل الله تسألون ليمن  
 عليكم باستواقه على سرايركم فان ذلك عزم متنع منيع ان يشرب كاس  
 ماء عندكم اعظم من ان تشرب كل نفس ماء وجوده بل كل شيء يا  
 عبادى تدركون هذا ما نزل من عنده ذكر النفس لوانتم تعلمون <sup>٢٩٠</sup>  
 والذى تفكري بهذه الآيات واطلع بما استر فيهن من الثنائي المخزونه  
 تالله انه يجد عرف الرحمن من شطر السجن ويسرع بقلبه الي الصبا شياق  
 لا تمنعه جنود السموات والارضين <sup>٢٩١</sup> قل هذا لظهور بيطوف  
 حوله الحجۃ والبرهان كذ لك انزله الرحمن ان انت من المنصفيين <sup>٢٩٢</sup>  
 قل هذا دروح الكتب قد نفع به في القلم الاعلى وانصع من في الائشاع  
 الا من اخذته تفھمات رحمتي وفوحات الطافى المرسنته على العالمين  
 يا ملأ البيان اتقوا الرحمن ثم انظروا ما انزله في مقام اخر قال  
 انما القibleة من يظهره الله متى ينقلب تتقلب الى ان يستقر كذلك  
 نزل من لدن مالك القدر اذا راد ذكر هذا المنظر الاكبر تفكري يا قوم  
 ولا تكونن من المهايمين <sup>٢٩٣</sup> لو شكر وند باهوا ئكم الى اية نسلة  
 تترجمون يا معاشر الغافلين ، تفكروا في هذه الآية ثم انصفوا بآيات الله

لعل تجدون لثالي الاسرار من البحر الذى تموح باسمى العزىذ المتبع <sup>٢٩٣</sup>  
 ليس لاحد ان يتمسك اليوم الا بما ظهر في هذا الظهور، هذ احکم  
 الله من قبل ومن بعد وبه زين صحف الاولين <sup>٢٩٤</sup> هذا ذكر الله من  
 قبل ومن بعد قد طر زبه ديبا بع كتاب الوجود انتم من الشاعرين  
<sup>٢٩٥</sup> <sup>٢٩٦</sup> <sup>٢٩٧</sup> اهذا امر الله من قبل ومن بعد ايكم ان تكونوا من الصاغرين  
 لا يغنىكم اليوم شيء وليس لاحد مهرب الا الله العليم الحكيم  
<sup>٢٩٨</sup> من عرفني فقد حرف المقصود، من توجيهه الى قد توجيه الى  
 المعبد كذلك فصل في الكتاب وقضى الامر من لدى الله رب العالمين  
<sup>٢٩٩</sup> من يقرأ آية من آياتي ليغير له من يقرأ حكتب الاولين والآخرين  
 هذا بيان الرحمن ان انتم من السامعين <sup>٣٠٠</sup> قل هذا حق العلم لو  
 انتم من العارفين <sup>٣٠١</sup> ثم انظر واما نزل في مقام آخر لعل تدعون ما  
 عذركم مقتليين الى الله رب العالمين، قال لا يحمل الا قتران ان لم يكن  
 في البيان وان يحيى شمل من اصحابه يجهز على الاخر ما يحمله من عنده  
 الاولى يرجع ذلك بعد ان يسفع اهل من ينظرون بالحق او ما قد ظهر  
 بالعدل وقبل ذلك فلتتقرن بن لعلكم بذلك امر الله تر فرعون، كذلك  
<sup>٣٠٣</sup> تفردت الورقاء على الاختان في ذكر ربه الرحمن طوي للسامعين <sup>٣٠٤</sup>  
 يا ملأ البيان اقسمكم برسم الرحمن بان تنتظروا فيما نزل بالحق بعين  
 الانصاف ولا تكونن من الذين يرون يرهان الله وينكرونه الا  
 انهم من الماكين <sup>٣٠٥</sup> قد شرح نقطة البيان في هذه الآية  
 بارتفاع امره قبل امره يشهد بذلك كل منصف عليهم، كما ترون  
 اليوم انه ارتفع على شأن لا ينكره الا الذين سكوت ابصارهم

في الاولى وفي الاخرى لهم عذاب مهين <sup>٢٣</sup> <sup>٢٤</sup> اذل تالله افي لم يحبوه  
 والآن يسمع ما ينزل من سماء الوسي ويتوح بما ارتكبتم في ايامه  
 خافوا الله ولا تكونن من المحتدين <sup>٢٥</sup> <sup>٢٦</sup> قل يقرون ان لمن توء متوا به لا  
 تعترضوا عليه تالله يكفى ما اجتتهم عليه من جنود المظالمين <sup>٢٧</sup>  
 انه قد انزل بعض الاصحاحات لشلاق القلم الاعلى في هذا الظاهر  
 على ذكر مقاماته العليا ومن نظره الاستي وانا لما اردنا الفضل  
 فصلناها بالحق وتحققنا ما اردناه لكم انه لهو الفضال الكريم <sup>٢٨</sup> <sup>٢٩</sup> قد  
 اخيركم من قبل بما ينطق به هذا الذكر الحكيم ، قال قوله الحق انه  
 ينطق في كل شأن انه لا اله الا أنافرد الواحد العليم الخير <sup>٣٠</sup> <sup>٣١</sup> هذا  
 مقام خصه الله لهذا الظهور الممتنع البديع <sup>٣٢</sup> <sup>٣٣</sup> هذا من فضل الله  
 ان انت من العارفين <sup>٣٤</sup> <sup>٣٥</sup> هذا من امره الميرم واسمها الا عظم و  
 كرمته العليا ومطلع اسمائه الحسنى لوانتم من العالمين <sup>٣٦</sup> <sup>٣٧</sup> بل به  
 تظهر المطلع والشراق تفكروا يا قوم فيما نزل بالحق وتدبر فاقيه  
 ولا تكونن من المحتدين <sup>٣٨</sup> <sup>٣٩</sup> عاشروا مع الاديان بالروح والريان  
 ليجدوا منكم عرف الرحمن ايكم ان تأخذكم جمية الجاهلين  
 بين البرية كل بدء من الله ويعود اليه انه لم يبدء الخلق ورجح  
 العالمين <sup>٤٠</sup> <sup>٤١</sup> ايكم ان تدخلوا بيتاً عند فقدان صاحبه الا بعد اذنه  
 تمسكوا بالمعروف في كل الاحوال ولا تكونن من الغافلين <sup>٤٢</sup> <sup>٤٣</sup>  
 قد كتب عليكم تزكية الاقوات وما ددرتها بالزكوة هذا ما حكم به  
 منزل الآيات في هذا الرق المنبع ، سوف نفصل لكم نصايتها اذا  
 شاء الله واراد انه يفصل ما يشاء يعلم من عنده انه لهو العلام

الحكيم <sup>٥</sup> لا يحمل المسؤول ، ومن سئل حرم عليه العطاء ، قد كتب  
 على الكل ان يكسب والذى عجز فللوكلاء والاغنياء ان يعيضوا  
 له ما يكفيه ، اعملوا واحد داد الله وسننه ثم احفظوها كما تحفظون  
 اعيتكم ولا تكونن من المخاسير <sup>٦</sup> قد منعتم في الكتاب عن  
 الجدال والنزاع والضرب وامثالها عما تغزون به الاقدة والقلوب  
 من يحزن احد افله ان ينفق تسعة عشر مشقلا من الذهب هذا  
 ما حكم به مولى العالمين <sup>٧</sup> انه قد عفا ذلك عنكم في هذا الظهور  
 ويوصيكم بالبر والتقوى امرا من عنده في هذا اللوح المنير <sup>٨</sup> لا  
 ترضاوا احد مالا ترضونه لا نفسكم اتقوا الله ولا تكونن من  
 المتكبرين <sup>٩</sup> كلكم خلقتم من الماء وترجعون الى التراب تفكروا  
 في عواقبكم ولا تكونن من الغطامين <sup>١٠</sup> اسمعوا ما تتلو السدرة عليهم  
 من آيات الله انه القسطاس المهدى من الله رب الاخرة والابوال وبها  
 تطير النفوس الى مطلع الوجه وتستحضر افتدة المقربين <sup>١١</sup> تملأ  
 حدود الله قد فرضت عليكم . وتملأ اوامر الله قد امرتم بها في اللوح  
 اعملوا بالروح والريحان هذان خير لكم ان انتم من العارفين <sup>١٢</sup> اتلوا  
 آيات الله في كل صباح ومساء ان الذى لم يتل لم يوف بعهد الله  
 وميشاقه والذى اعرض عنها اليوم انه من اعرض عن الله في  
 ازل الا زال اتقن الله يا عبادى كلكم اجمعون <sup>١٣</sup> لا تغرنكم كثرة  
 القراءة والاعمال في النيل والنهر لو يقرأ احد آية من الآيات بالروح  
 والريحان خير له من ان يتلوا بالكسالة صحف الله الماهي من القبور  
<sup>١٤</sup> اتلوا آيات الله على قدر لا تأخذكم الكسالة والاحزان ولا

تحملوا على الاذواح ما يكسلها ويشقها، بل ما يخففها لتطير بآجنبة  
 الآيات الى مطلع البيتات هذا اقرب الى الله لو انتم تعقلون <sup>٣٢٥</sup>  
 علموا ذرياتكم ما نزل من سماء العظمة والاقتدار ليقرأوا الواح  
 الرحمن باحسن الالحان في الغرف المبنية في مشارق الادوار <sup>٣٢٦</sup>  
 الذي اخذه جذب محبة اسحى الرحمن انه يقرأ آيات الله على شان  
 تنجدب به ائدة الرقادين <sup>٣٢٧</sup> هنيئا من شرب رحيق العيون  
 من بيان ربه الرحمن بهذه الاسم الذي به نصف كل جيل باذخ (في)  
<sup>٣٢٨</sup> كتب عليكم تجديد اسباب البيت بعد انقضاء تسع عشرة  
 سنة كذلث قضى الامر من لدن عليم خبير انه اراد تلطيفكم فما  
 عندكم اتقوا الله ولا تكونون من الغافلين <sup>٣٢٩</sup> والذى لم يستطع  
 عف الله عنه انه هو الغفور الكريم <sup>٣٣٠</sup> احسوا بالرجل كل يوم في  
 الصيف وفي الشتاء كل ثلاثة ايام مرة واحدة، ومن اغتساظ  
 عليكم قابلوه بالرفق والذى زجركم لا تزجروه دعوه بنفسه وتوكلوا على  
 الله المنتقم العادل القديس <sup>٣٣١</sup> فقد منعتم عن الارقاء الى المنابر من  
 اراد ان يتلو عليكم آيات ربه فليقعد على الكرسي الموضوع على السرير  
 ويدرك الله ربه رب العالمين <sup>٣٣٢</sup> قد احب الله جلوسك على السرائر  
 والكراسي لعن ما عندكم من حب الله ومطلع امره المشرق المنير <sup>٣٣٣</sup>  
 حرم عليكم الميسر والا فيون اجتنبو ايام عشرة الخلق ولا تكون من  
 المتجاهرين <sup>٣٣٤</sup> ايهاكم ان تستعملوا ما تكسل به هيا كلكم ويضر  
 ابدانكم، انا ما اردنا لكم الا ما ينفعكم يشهد بذلك كل الاشياء  
 لو انتم تسمعون <sup>٣٣٥</sup> اذا دعيتكم الى الولائم والعزائم اجيروا

بالفرح والانساط والذى وفى يا وعد انه أمن من الموعد، هذ ا يوم  
 فيه فصل كل امر حكيم <sup>٣٦</sup> قد ظهر سر التنكيس لوزر الرئيس طوبى  
 ملن ايده الله على الا قرار بالستة التى ارتقعت ببرنا الالف القائمة  
 الا انه من المخلصين <sup>٣٧</sup> حكم من ناسك انخر وكم من تارك اقبل  
 و قال لك الحمد يا مقصود العالمين <sup>٣٨</sup> ان الامر يهدى الله يحيطى من  
 يشاء ما يشاء، ويحيط عمن يشاء ما اراد، يعلم خفايا القلوب وما  
 يتتحرك به اعين الازميين <sup>٣٩</sup> لكم من غافل اقبل بالخوض اعدهنا  
 على سرير القبول، وكم من حاقد رجعناه الى النار بعد لامن عندنا انكنا  
 حاكمين <sup>٤٠</sup> انه مظهو يفصل الله ما يشاء والمستقر على عرش يحكم  
 ما يريد <sup>٤١</sup> طوبى ملن وجد عرف المعاق من اثر هذا القلم الذى اذا  
 تحرك قاصمت نسمة الله فيها سواه واذا توقف ظهرت كيتونة  
 الاطمئنان في الامكان تعالي الرحمن منظر هذا الفضل العظيم  
<sup>٤٢</sup> قل بما حمل الظلم ظهر العدل فيما سواه وبما قيل المذلة لاح عن  
 الله بين العالمين <sup>٤٣</sup> احرم عليكم حمل آلات الحرب الاحين الضرورة  
 وأحل لكم ليس الحرب <sup>٤٤</sup> قدرفع الله عنكم حكم المدح في المياس و  
 اللعن فضلا من عنده انه لهو الامر العليم، اعملوا ما لا تنكره العقول  
 المستقيمة، ولا تجعلوا انفسكم ملعب الجاهلين، طوبى ملن تزبين  
 بطراز الاداب والاخلاق انه من نصر ربها بالعمل الواضع المبين  
<sup>٤٥</sup> عمر واديار الله وبلاده ثم اذكروه فيها بتر نبات المقربين، انا  
 تعمر القلوب باللسان كما تعمر البيوت والديار باليد واسباب اخر  
 قد قدرت الكل شيء سبيا من عندنا تمسكوا به و توكلوا على المحكيم

الغبيين <sup>٣٢٥</sup> طرفي لمن اقر بالله وآياته واعترف بانه لا يسئل عما يفعل هذه كلة قد جعلها الله طراز العقائد واصلها وبها يقبل عمل العاملين <sup>٣٢٦</sup> اجعلوا بهذه الكلمة نصب عيونكم لثلا تزلكم اشارات المعرضين <sup>٣٢٧</sup> لم يجعل ما حرم في ازل الا زال او بالعكس ليس لاحدان يعترض عليه والذى توقف في اقل من آن انه من المعتدين <sup>٣٢٨</sup> والذى ما فاز بهذه الاصل الاسنى والمقام الاعلى تحركه ارياح الشهراست وتقلبه مقالات المشركين <sup>٣٢٩</sup> من فاز بهذه الاصل قد فاز بالاستقامة الكبرى، حيث اهذا المقام الابى الذى يذكره زين كل لوح متبع، كذلك يعلمكم الله ما يخالصكم عن الريب و الحيرة وينجيكم في الدنيا والآخرة انه هو الغفور الكريم <sup>٣٣٠</sup> هو الذى ارسل الرسول وانزل الكتب الا انه لا اله الاانا العزيز الحكيم <sup>٣٣١</sup> يا ارض الكاف والراء انا نراك على ما لا يحبه الله ونرى منك ما لا اطلع به ابدا الا الله العليم الخبير، ونجده ما يمك منك في سر السر عندنا عالم كل شئ في لوح مبين <sup>٣٣٢</sup> لا تخترق بذلك سوق يظهر الله فيك أولى بأس شديد يذكر ونرى باستقامة لا تمنعهم اشارات العلاماء ولا تحيط بهم شبها مت المربيين، او لشاك ينتظرون الله يا عيشهم وينصرهه باسمهم الا انهم من الراسخين <sup>٣٣٣</sup> يا معاشر العلماء لما نزلت الآيات وظهرت البيانات رأيناكم خلف المحجيات ان هذ الاشي عجائب <sup>٣٣٤</sup> قد افتخروا بهم وغفلتم عن نفسكم اذا قرر الرحمن بالمحجة والبرهان، ان آخرنا لا حرج ابىكم ان تشجعو الناس بمحجوب آخر، كسر واسلسل الاوهام باسم مالك الانام ولا تكونون من المغادعين <sup>٣٣٥</sup> اهلا اقبالكم الى

الله ودخلتم هذا الامر لا تفسدوا اقيمه ولا تقيسوا كتاب الله باهوائكم هذا  
 نصح الله من قبيل ومن بعد يشهد بذلك شهادة الله واصفيائه انا كل له  
 شاهدون <sup>٣٥٧</sup> اذكر الشبيخ الذي سمي بمحمد قبل حسن وكان من اعلم  
 العلماء في عصره لما ظهر الحق اعرض عنده هو وامثاله واقيل الى الله من يتقى  
 القمع والشعير وكان يكتب على زعمه احكام الله في الليل والنهر و  
 لما ق المختار مانفعه حرف منها لونفعه لم يعرض عن وجيه به انارت  
 وجوه المقربين <sup>٣٥٨</sup> لو آمنت بالله حين ظهره ما اعرض عنه الناس وما  
 ورد علينا ما ترونہ اليوم اتقوا الله ولا تكونن من الغافلين <sup>٣٥٩</sup>  
 ايامكم ان تمنعكم الا سماء عن مالكم او يحييكم ذكر عن هذا الذكر الحكيم  
<sup>٣٦٠</sup> استعيذ وبالله يا معاشر العلاء ولا تجعلوا انفسكم حجا با بيته و  
 بين خلقى كذلك يعظكم الله ويأمركم بالعدل لئلا تخبط اعمالكم واتم  
 غافلون <sup>٣٦١</sup> ان الذى اعرض عن هذا الامر هل يقدر ان يثبت حقائق  
 الابداع، لا ومالك الا ختارع ولكن الناس في حجائب مبين <sup>٣٦٢</sup> قل  
 به اشرقت شمس المحجة ولا ح نيرا البرهان لمن في الامكان اتقوا الله  
 يا اولى الابصار ولا تنكروه <sup>٣٦٣</sup> ايامكم ان يسعنكم ذكر النبي عن هذا النبي  
 الا عظم اد الولاية عن ولاية الله المهيمنة على العالمين <sup>٣٦٤</sup> قد خلق  
 كل اسم بقوله وعلق كل امر باسم المبرم العزيز البديع <sup>٣٦٥</sup> قل هذا يوم  
 الله لا يذكر فيه الا نفسه المهيمنة على العالمين <sup>٣٦٦</sup> هذا امر اضطربت  
 منه ما عندكم من الارهام والتماشيل <sup>٣٦٧</sup> قد نرى منكم من يأخذ الكتاب  
 ويستدل به على الله كما استدل كل ملة يكتابها على الله المهيمن القيوم  
 قل تا الله الحق لا تخنيكم اليوم كتب العالم ولا مافييه من الصحف الا

بهذه الكتاب الذي ينطبق في قطب الابداع انه لا الله الا أنا العليم الحكيم  
 ﴿يَا مُحَمَّدًا إِذْ أَنْتَ فِي قَطْبِ الْأَبْدَاعِ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا إِنَّمَا تَعْلَمُ الْعِلْمُ  
 بِمَا كُنْتَ مَعْلُومًا إِنَّمَا تَعْلَمُ الْعِلْمَ بِمَا كُنْتَ فِيهِ مُحْكِمًا﴾  
 ملة الاعراض في اول الامر اجمعوا الناس على هذه الكلمة التي بها  
 صاحت الحصاة الملك لله مطلع الآيات كذلك بعظمكم الله فضلا من  
 عنده انه هو الغفور الكريم ﴿إِذْ أَذْكُرُ رَبِّيَ الْكَرِيمَ إِذْ دَعَنَا هُنَّا إِلَى اللَّهِ أَنَّهُ  
 أَسْتَكِيرُ بِمَا تَبَعَ هُوَ هُوَ بَعْدَ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِ مَا قَرَرْتَ بِهِ عَيْنَ الْبَرَهَانِ فِي  
 الْأَمْكَانِ وَتَمَتْ حِجَةُ اللَّهِ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَينِ﴾  
 بالاقبال فضلا من الغنى المتعال انه ول مدبرا الى ان اخذته ربانية  
 العذاب عدلا من الله انا كنا شاهدين ﴿إِنَّمَا أَخْرَقْنَا الْأَحْجَابَ عَلَى شَانِ  
 يِسْمَعِ أَهْلِ الْمَلَكُوتِ صَرْتُ خَرْقَنَاهُذَا هُنَّا إِلَهُنَا مِنْ قَبْلِ وَمِنْ بَعْدِ طَوْبِي  
 لَمْ نَعْمَلْ بِمَا أَمْرَنَا وَلِلْتَّارِكِينَ﴾  
 ﴿إِنَّمَا أَرْدَنَا فِي الْمَلَكِ الْأَظْهُورِ رَبِّ اللَّهِ وَ  
 سُلْطَانِهِ وَكَفِيَ بِاللَّهِ عَلَيْيَ شَهِيدًا﴾  
 ﴿إِنَّمَا أَرْدَنَا فِي الْمَلَكُوتِ الْأَعْلَوْمَارِ رَبِّ اللَّهِ  
 وَشَنَائِهِ وَكَفِيَ بِاللَّهِ عَلَيْيَ وَكِيلًا﴾  
 ﴿إِنَّمَا أَرْدَنَا فِي الْمَلَكِ الْمُجِرِّدِ وَالْأَذْكُرِ اللَّهِ  
 وَمَا نَزَلَ مِنْ عَنْهُ وَكَفِيَ بِاللَّهِ مَعِينًا﴾  
 طوبى لكم يا معشرا العلماء في  
 الياء ، تالله انتم امواج البحر الاعظم وانجم سماء الفضل والويبة النصر  
 بين السموات والارضين ، انتم مطلع الاستقامة بين البرية و  
 مشارق البيان لمن في الامكان طوبى لمن اقبل اليكم ويل للمعرضين  
 ﴿يَنْبَغِي إِلَيْنَا الْيَوْمَ لَمْ شُرِبْ رَحِيقُ الْحَيَاةِ مِنْ يَدِ الطَّافِرِ بِهِ الرَّحْنِ  
 أَنْ يَكُونَ نَباضًا كَالشَّرِيَانِ فِي جَسَدِ الْأَمْكَانِ لِيَتَحْرُكَ بِهِ الْعَالَمُ وَ  
 كُلُّ عَظِيمٍ﴾  
 ﴿يَا أَهْلَ الْأَنْشَاءِ إِذَا طَارَتِ الْوَرَقَاءِ عَنْ أَيْلَكِ الشَّنَاءِ  
 وَقَدِدَتِ الْمَقْصِدُ الْأَقْصِيُّ الْأَخْفَى ارجعوا مَا لَا عُرْفَتْ مِوْهَةً مِنْ الْكِتَابِ

الى الفرع المتشعب من هذا الاصل القويم <sup>٣٧٨</sup> ياقلم الاعلى تحرك على  
 اللوح يا ذن ربک فاطر السماء ثم اذا ذكر اذا راد مطلع التوحيد مكتب  
 التجريد لعل الاحرار يطعن على قدر سرم الابرة بما هو خلف الاستمار  
 من اسرار ربک العزيز العلام <sup>٣٧٩</sup> قل انا دخلنا مكتب المعان والتبيان  
 حين غفلة من في الامكان، وشاهدنا ما انزله الرحمن، وقبلنا ما  
 اهداه لى من آيات الله المهيمن القيوم، وسمينا ما شهد به في اللوح انا  
 كنا شاهدين، واجبناه بامر من عندنا انا كنا امر بـ <sup>٣٨٠</sup> يا ملأ البيان  
 انا دخلنا مكتب الله اذا نتم راقدون، ولا حظنا اللوح اذا نتم تائون  
 تالله الحق قد قرأناه قبل نزوله وانتم غافلون <sup>٣٨١</sup> قد احظنا الكتاب  
 اذا كنتم في الاصلايب، هذا ذكرى على قدركم لا على قدر الله يشهد  
 بذلك ما في علم الله لو انت تعرفون، ويشهد بذلك لسان الله لو انت  
 تتفقرون، تالله لو انكشف العجب انتم تنصلقون <sup>٣٨٢</sup> يا ياك من  
 تعادلوا في الله وامرها انه ظهر على شأن احاط ما كان وما يكون <sup>٣٨٣</sup> لو  
 نتكلم في هذا المقام بلسان اهل الملکوت لنقول، قد خلق الله ذلك  
 المكتب قبل خلق السموات والارض، ودخلنا فيه قبل ان يقترب  
 الكاف بركتها النون <sup>٣٨٤</sup> هذا السان عبادى في ملکوت تفكروا فيما  
 ينطق به لسان اهل جبروت بما علمناهم علما من لدتنا وما كان مستورا  
 في علم الله وما ينطق به لسان العظمة والاقتدار في مقامه المحمود  
<sup>٣٨٥</sup> ليس هذا امر تلعبون به باوها مكم وليس هذا مقام  
 يدخل فيه كل جبار موهوم <sup>٣٨٦</sup> تالله هذا مضمرا المكافحة و  
 الا نقطاع وميدان المشاهدة والارتفاع، لا ينجو فيه الا فوارس

الرحمن الذين نبذوا الامكان او لئك انصار الله في الارض و مشارق  
 الاقدار بين العاملين <sup>٣٨٤</sup> اياكم ان يمنعكم ما في البيان عن ربكم  
 الرحمن ، تالله انه قد نزل لذكري لو انت تعرفون <sup>٣٨٥</sup> لا يجد منه  
 المخلصون الا عرف حبي واسمي المهيمن على كل شاهد و مشهود <sup>٣٨٦</sup>  
 قل يا قوم توجها الى ما نزل من قلمي الاعلى ان وجدتم منه عرف  
 الله لا تغترضوا عليه ، ولا تمنعوا انفسكم عن قضل الله والطافه  
 كذلك ينصر حكم الله انه لهو الناصح العليم <sup>٣٨٧</sup> ما لا عرفتموه من  
 البيان فاستلوا الله ربكم ورب آباءكم الاولين <sup>٣٩١</sup> انه لو يشاء  
 يبين لكم ما نزل فيه وما ستر في بحر كلاماته من لثالي العلم و  
 الحكمة ، انه لهو المهيمن على الاسماء لا الله الا هو المهيمن القديم  
<sup>٣٩٢</sup> قد اضطرب النظم من هذا النظم الاعظم ، واختلف  
 الترتيب بهذه البديع الذي ما شهدت عين الابداع شبهه ،  
 اغتنسوا في بحر بيافي لعل تتطلعون بما فيه من لثالي الحكمة و  
 الاسرار <sup>٣٩٣</sup> اياكم ان توقروا في هذا الامر الذي به ظهرت سلطنة  
 الله و اقتداره ، اسرعوا اليه بوجوه بيضاء هذه اديان الله من قبل  
 ومن بعد ، من اراد فليقبل ومن لم يرد فان الله لغبني عن العالمين  
<sup>٣٩٤</sup> قل هذا القسطاس الهدى لمن في السموات والارض والبرهان  
 الاعظم لو انت تعرفون <sup>٣٩٥</sup> قل به ثبت كل حجة في الاعصار  
 لو انت توافقون ، قل به استغنى كل فقيير و تعلم كل عالم و عرج  
 من اراد الصعود الى الله ، اياكم ان تختلفوا فيه ، كونوا كما الجبال  
 الرواسخ في امر ربكم العزيز الودد <sup>٣٩٦</sup> قل يا مطلع الاعراض دع

الاعماض ثم انطق بالحق بين الخلق ، تالله قد جرت دموعي على خدودي  
 بما رأك مقيلا الى هواك و معرضنا عن خلقك و سواك ، اذكر فضل  
 مولاك اذرييناك في الليالي والا يام لخدمة الامر اتق الله وكن من  
 الثنائيين <sup>٣٩٧</sup> هـ اهبني اشتبيه على الناس امر لك ، هل يشتبيه على  
 نفسك ، حف عن الله ثم اذ كر اذ كنت قائم على العرش و  
 كتبت ما القيناك من آيات الله المهيمن المقتدر القدير <sup>٣٩٨</sup> هـ  
 ايالك ان تبتعد عن الحمية عن شطرا احدية توجه اليه و  
 لا تخف من اعمالك انه يغفر من يشاء بفضل من عندك لا اله  
 الا هو الغفور السليم <sup>٣٩٩</sup> هـ انما تتصحلك لوجه الله ان اقبلت  
 فلننفسك وان اعرضت ان ربك غني عنك وهن الذين اتبعوك  
 بوهم مبين <sup>٤٠٠</sup> هـ قد اخذ الله من اغوالك فارجع اليه خاضها  
 خاشعا متذلا انه يكفر عنك سيداتك ان ربكم لهو التواب  
 العزيز الرحيم <sup>٤٠١</sup> هـ هذا نصح الله لوانت من السامعين ،  
 هذا افضل الله لوانت من الم قبلين ، هذا ذكر الله لوانت من  
 الشاعرين ، هذا كنز الله لوانت من العارفين <sup>٤٠٢</sup> هـ هذا كتاب  
 اصبح مصباح القدر للعالم و صراطه الا قوم بين العالمين  
<sup>٤٠٣</sup> هـ قل انه لم يطلع علم الله لوانت تعلمون ، و مشرق اوامر الله  
 لوانت تعرفون <sup>٤٠٤</sup> هـ لا تحملوا على الحيوان ما يعجز عن حمله انا  
 نهيناكم عن ذلك نهيا عظيم ما في الكتاب ، كانوا مظاهر العدل  
 والانصاف بين السموات والارضين <sup>٤٠٥</sup> هـ من قتل نفسا خطأ  
 قل له دية مسلمة الى اهلها وهي مائة مثقال من الذهب يا عبادوا

بما فرتم به في اللوح ولا تكونن من المتجاوزين <sup>٣٠٤</sup> يا أهل المجالس  
 في البلاد اختاروا لغة من اللغات ليتكلّم بها من على الأرض  
 وكذلك من المخطوط ، إن الله يبيّن لكم ما ينفعكم ويغتنمكم  
 عن دو نكم انه لهو الفضال العليم الخبير <sup>٣٠٥</sup> هذا سبب الاتخاذ  
 لوانتم تعلمون ، والعلة الكبرى للاتفاق والتمدن لوانتم  
 تشعرون <sup>٣٠٦</sup> أنا جعلنا الأمر بين علامتين ليبلغ العالم الأول  
 وهو الاس الاعظم نزلناه في الواح اخرى والثاني نزل في  
 هذا اللوح البديع <sup>٣٠٧</sup> قد حرم عليكم شرب الآفيون انا  
 نهيناكم عن ذلك نهيا عظيمما في الكتاب والذى شرب  
 انه ليس من اتقوا الله يا أولى الالباب

---

تنتهي

---

نوط - یاد رہے، کہ اقدس کی عبارات میں قارئین کی سہولت کی خاطر جو نمبر دیئے گئے  
 ہیں وہ ہم نے دیئے ہیں۔ اصل کتاب میں عبارت مسلسل ہے، لیکن نمبر موجود نہیں ہیں ۴

## فصل پنجم

### بہائیوں کی شریعت "قدس" کا اردو ترجمہ!

{ذیل میں بہائی شریعت کا ترجمہ لکھا جاتا ہے جس طرح اصل کتاب میں سہولت کی خاطر نمبر لگا دیتے ہیں۔ اسی طرح ترجمہ  
بھی نمبر وار کیا گیا ہے جس حین چکر ترجمہ میں ابہام لفظ آتا ہے اس کا باعث مختص جناب بہاء اللہ کی فارسی نما  
عربی ہے یا اس کا موجب ان کی غلط عبارت یا غلط ترکیب ہے۔ بہمنے اصل الفاظ کو منظر رکھ کر بہترین  
یا محاورہ ترجمہ کیا ہے:-}

۱۔ حاکم ماکان و ما یکون خدا کے نام سے تحقیق پہلی چیز یوسد نے اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔ وہ اپنی وجہ کے  
اس مشرق اور اپنے امر کے اس طلح کی معرفت ہے۔ جس کا مقام عالم امر و خلق میں تھا جیسا کہ اس میں کامیابی حاصل  
ہو گئی۔ اس سے سب بھائی مل گئی۔ اور جو اس سے روکا گیا وہ مگر اہوں میں سے ہے۔ خواہ کتنے اعمال بجا لائے۔  
۲۔ جیب تم اس روشن مقام اور افق بلند کو پالو، تو چاہئے کہ ہر انسان اس حکم کی پیر وی گرے جو اسے مقصود سے  
ملا ہے۔ کیونکہ وہ دونوں اکٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک دوسرے کے بغیر قبول نہیں ہو سکتا۔ یہ مطعن الامام کا  
حکم ہے۔ ۳۔ جن لوگوں کو اللہ کی جانب سے بینائی دی گئی ہے۔ وہ اسد کی مقررہ سڑاؤں کو نظام عالم اور خلقت  
اقوام کا سبب عظم سمجھتے ہیں۔ جو اس سے غافل ہے وہ حق اور کیمین ہے۔ ۴۔ ہم نے تم کو نفس اور خواہش نگی  
حدود توڑنے کا حکم دیا ہے نہ جو کہ قلم اعلیٰ سے لکھا گیا تحقیق وہ تمام مخلوق کے لئے زندگی کی روح ہے۔  
جیکست اور بیان کے نہدر موجزان ہیں بسبب اس کے کہ خدائے رحمن کی روح جوش میں ہے۔ ایسے عقلیہ و  
غیمت جانو۔ البتہ وہ لوگ جنہوں نے احکام الہی کے یارے میں اس کے عہد کو توڑ دیا اور اپنی ابڑیوں پر  
چھڑ گئے۔ وہ غنی اور بر تر خدا کے تزویک مگر اہوں میں سے ہیں۔ ۵۔ اے زمین کے سروار و اجان لوگوں پر  
احکام میرے بندوں کے درمیان میری عذری سے کچرا غہیں۔ اور میری مخلوق کے لئے میری رحمت کی

## فصل ششم

### اسلامی شریعت اور پہائی شریعت میں موافقت

کیا قرآن مجید سے "قدس" کا تیرہ صدیاں گزریں کر خداۓ ذوالجلال نے قرآن مجید کو اکمل موافقة ہو سکتا ہے؟ شریعت، فصح کتاب، اور ساری نسل انسانی کیلئے بہتین دستورِ عمل کے طور پر نازل فرمایا۔ ساتھ ہی اپنے اس زندہ جاوید کلام کے متعلق اس قادر مطلق نے اعلان کر دیا گکہ :-

”قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْأَرْضُ وَالْجِنُّ عَلَى أَنْ يَأْتُقُونَ مِثْلٌ هَذَا الْقُرْآنُ  
لَا يَأْتُقُونَ مِثْلِهِ وَلَا كَانَ بَعْضُهُمْ لِيَعْظِيزِ الْكَهْنَةِ أَمْ“

اگر سب انسان خود و کلام، مشرق و مغرب، ملکر بھی اس کی نظریہ بنانا چاہیں تو ہرگز نہ بنا سکیں گے ۔

اس تحدی اور چیخ کی وجہ اگلی آیت میں یوں بیان فرمائی ہے :-

”وَلَقَدْ صَرَّفْتَ إِلَيْنَا سِرَّكَوْنَادَةَ هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَتَّكِلٍ فَإِنِّي أَكْنَمُ النَّاسَ إِلَّا لَكُنُوْدَةَ“

کہ ہم نے اس قرآن میں سب انسانوں کی تمام ضروریات کیلئے اعلیٰ تعلیمات بوضاحت ذکر کر دی ہیں۔ اب

اُن شریعت سے اعراض یا انکا محض کفران نعمت ہے جس میں بہت سے لوگ مبتلا ہیں ۔

قرآن مجید کا یہ چیخ اسکی یہ تغییر، فصاحت و بلاغت، اسکے عدیم المثال معارف و حقائق، اسکی لامثالی روحانی، اخلاقی، تمدنی اور سیاسی تعلیمات، اسکے فوق العادی اثرات و ثمرات، عرض ہر پہلو سے ہر زمانہ میں لاجواب رہا ہے۔ اور یہی دنیا تک لا جواب رہیگا۔ وہ ایک نہ فانون اور ہمہ گیر شریعت ہے۔

قرآن مجید کے چیلنج کو باظل ثابت کرنے کے لئے ہر زمانہ میں ناکام کوششیں ہوتی رہی ہیں مسیلم کہا اب تک لوگ اپنے وقت میں خدا کے چاند پر تھوکنے کا رادہ کرتے رہے ہیں۔ اور آفتاب قرآنی کے نور کو اپنی پھونکوں سے بھانے کی سعی کرنا ان کا طرق رہا ہے۔ مگر خدا کا یہ آفتاب ہمیشہ روشن رہا۔ اور روشن رہیگا۔ اور اس کے دشمن ناکام و ناصر امتنے رہے۔ اور مرتے رہیں گے۔ **بُرِّيْدُونَ لِيُطْفَئُوا نُورَ اللّٰهِ يَا فَرَّاهِيْمُ وَاللّٰهُ مُتَّسِّمٌ نُورٍ وَلَوْحَكَرَةَ الْمُشْرِكُوْتَ**

بہاء اللہ کی خود ساختہ شریعت جسے اس نے اور اس کے اتباع نے بیجا طور پر "اقدس" کا نام دے رکھا ہے۔ ہم نے پوری کی پوری فصل چہارم میں درج کر دی ہے۔ بہاء اللہ نے اسے عربی زبان میں مرتب کیا ہے۔ اور عیسائی مصنف خدو ری الیاس کے قول کے مطابق "ازادان یجعل مکتایہ سبعاً منافساً للقرآن الشریف" اس نے نیت کی تھی، کہ قرآن مجید کے مقابل پیر اس کتاب کو لکھے۔ اس "اقدس" کی عربی عبارت تہایت پھنسچسی ہے۔ اور متعدد مقامات پر بالکل غلط ہے۔ اگرچہ بہاء اللہ نے قرآن مجید کی نقل کرنیکی کوشش کی ہے۔ مگر وہ نقل اتنا نے میں بھی سراسر ناکام رہا ہے۔ جہاں بھی اس نے الفاظ میں تبدیلی کی ہے۔ وہاں ہی اس کی ژولیدگی عربیاں ہو گئی ہے۔ بطور نمونہ چند عبارتیں درج ذیل ہیں :-

"أَنَّهُ كَانَ عَلَى حِلْمٍ شَيْءٌ حَكِيمًا" (۱۲۱) قل يا قوم ان لن تو منوا به لا تعترضا عليه (۳۰۵) كذاك سعی لدى العرش ان انتم من العارفین (۳۳۴) ان في ذلك حکم و مصالح (۱۲۲) أَنَّهُ كَانَ عَلَى مَا أَقُولُ عَلِيِّمًا (۱۲۳)

اس قسم کی سیقم تراکیب "اقدس" میں بکثرت ہیں مسیلم کہا نے جو عربی قرآن مجید کے مقابل لکھتی تھی۔ بہاء اللہ کی عربی سے تو وہ بھی پدریجا اچھی تھی۔ فصحاء عرب کی عربی سے تو اسکو کچھ نسبت بھی نہیں۔

زبان کے علاوہ خلق اور معارف اور اخلاقی و روحانی تعلیمات وغیرہ کے لحاظ سے بھی اس

مجموعہ کو قرآن پاک کے سامنے رکھنا انسانی عقل و فہم کی بہت کس ہے۔ لیں قرآن مجید اور "قدس" میں فہم الواقع کوئی موازنہ نہیں۔ "قدس" کو خدا کے زندہ کلام سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ مگر پونکہ بہائیوں کا زعم ہے کہ ان کی تشریعت اسلامی تشریعیت سے بہتر ہے۔ اس لئے محض انہماں جو جتنے کیلئے ذیل میں مختصر طور پر موازنہ کیا جاتا ہے۔

**بہاء الدین کے بیٹیوں** ہم نے کہا ہے کہ "قدس" کو قرآن مجید سے کوئی نسبت نہیں۔ **کے ضمیر کی آواز!** ہماری یہ رائے مبالغہ یا خوش اعتقادی پر مبنی نہیں۔ بلکہ ٹھووس تحقیقات کا نتیجہ ہے۔ ہمارا دعوے ہے کہ بہاء الدین کے بیٹے بھی اس حقیقت کو آگاہ تھے۔ اور وہ اپنے عمل سے اس کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مرزا محمد علی وغیرہ کے متعلق بہائی نتائج میں لکھا ہے:-

"در میان سارِ عالم چنیں شہرت دادند کر پدرا ما داعیہ بالاستقلال اظہار نفرمودہ و تشریع  
شریعت نہودہ۔ بلکہ یکے از او لیا و اقطاب یودہ و متابعت شرع اسلام نہودہ۔ اما برادر  
عباس افندی فی نازہ پیش گرفتہ و شرعی جدید تأسیس نہودہ۔"

ترجمہ:- فرتند ان بہاء الدین (محمد علی عصمن عظم وغیرہ) نے سب اہل مذاہب کے اندر مشہور کردیا ہے۔ کہ ہمارے پانے مستقل مدعی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس نے نئی تشریعت بنائی ہے۔ بلکہ وہ تو اولیاء و اقطاب میں سے تھا۔ اور ہمیشہ اسلامی تشریعت کی پیروی کرتا رہا ہے۔ ہاں ہمارے بھائی عباس افندی نے تیار ٹھوٹگ رچا دیا ہے۔ اور تشریعت جدید کی بنیاد رکھدی ہے:-"

اس سے ثابت ہے۔ کہ عباس افندی کے علاوہ باقی سب بیٹے بہاء الدین کو تشریعت اسلامی کا تابع ظاہر کرتے تھے۔ اور یہ بھی اعلان کیا کرتے تھے۔ کہ اسنس کوئی نئی تشریعت نہیں بنائی جس کا مطلب واضح ہے کہ ان کے نزدیک بھی "قدس" اس قابل نہ تھی۔ کہ اسے قرآن مجید کے مقابل رکھا جاسکے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ حبیب میں اخیم السید مجی الدین الحصني اور السید رشدی

افنسی کی معیت میں بھجہ میں مرزا محمد علی صاحب سے ملا تھا۔ تو انہوں نے کہا تھا۔ کہ میں تو اسلام کے مطابق پانچ ہی نمازیں پڑھا کرتا ہوں۔

باقی رسمیتے عباد البہاء عباس افندی رسولوں نے <sup>۲۸</sup> سالہ ہجری میں یہ حکم دیکھ کر "قدس" کی اشاعت جائز ہیں پتا دیا کہ ان کا دل بھی مانتا ہے کہ یہ مجموعہ اس قابل ہیں ہے کہ اسی قرآن پاک کے مقابل رکھا جاسکے۔ سب بہائی اپنے عمل سے آج بھی یہی ثابت کر رہے ہیں۔ پنج ہے بل الانسان علی نفسه بصیرۃ ولو الق معاذ بِرَبِّهِ۔ بیشک عبدالبہاء افندی مُنهٰ سے کہہ یا ہے۔ ۔۔۔

"ان کتا به الا قدس المرجح الوحید <sup>لہ</sup>"

<sup>لکھ</sup> بہاء اللہ کی کتاب اقدس ہی مرجح وحید ہے۔"

گراس کا بھی دل جاتا ہے کہ یہ متاع یا زار علم و عمل میں رکھنے کے قابل ہیں۔ اس لشائی اتیاع کو حکم دیتا ہے کہ "قدس" کو شایع ملت کرو۔ اس کا شایع کرنا جائز ہی نہیں۔ **بہائی شریعت کے** **تین حصے** میں ابتدائی تہذیب ہے۔ اور جن پر دنیا کا ہر سمجھدار انسان پیشتر ازیں ہی عمل کر رہا ہے مثلاً یہ کہ ناخن اتنے چاہئیں یا کسری و چارپائی پر بیٹھنے سے آرام حاصل ہوتا ہے۔ نہایا چاہئے کپڑے صاف ہونے چاہئیں وغیرہ۔ اس قسم کے امور کی تفصیلات میں جانیکی چند اس ضرورت ہیں۔ ہاں اتنا ذکر کرنا ضروری ہے کہ اس پہلو سے بھی بہائی شریعت سراسر ناقص ہے۔ اور جو جدت بھی اس لحاظ سے اختیار کی گئی ہے نہایت مکروہ اور بھونڈی ہے۔ دوم۔ وہ باقیں جو بہاء اللہ نے لفظاً اور معنیًّا قرآن مجید سے نقل کی ہیں۔ ان میں بہاء اللہ نے اپنی عقل سے جو ترمیم یا تدبی کی ہے۔ اس نے ان باتوں کی شکل سخ کردی ہے۔ ان میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ بہاء اللہ نے صفاتی باری تعالیٰ کو

یے موقعہ اور بے طرح استعمال کیا ہے مضمون کلام اور منکورہ صفت الہی میں بسا اوقات کوئی تناسب موجود نہیں جس کا اندازہ ہر صاحبِ ذوق انسان خود کر سکتا ہے۔ عبا تین صاف بتارہی ہیں کہ محض اختلاف کی خاطران میں تبدیلی کی گئی ہے۔ سوم۔ تیسرا حصہ وہ ہے جو خالص طور پر بہائی شریعت کا تقسیماً تری حرصہ ہے۔ اس میں صرف چند احکام شامل ہیں "خاب مولیٰ فضل الدین صاحب وکیل قادریان نے اپنی کتاب "بہائی مذہب کی حقیقت" مطبوعہ ۱۹۲۵ء میں اس پر میر حاصل بجٹ کی ہے۔

ہر سڑھ حصص میں پھر ایک رنگ بہائیت کا موجود ہے۔ اسلئے میرے نزدیک بہائی شریعت کے موازنہ کا بہترین طریق یہ ہے کہ ذیل میں بہائی شریعت کی ان خصوصیات کو ذکر کرو یا جائے جو ان تینوں اقسام سے متعلق ہیں۔ ان پر سرسری نظر سے ہی اس خود ساختہ شریعت کا حسن و قبح پر کھا جاسکتا ہے۔

**بہائی شریعت کی** بہائی شریعت کی مطابق امور سیاسی سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں پہلی خصوصیت **الہذا سیاست** یا تدبیر ملکی کے متعلق شریعت کوئی قانون بیان نہیں کرتی۔ بہاء اللہ کہتے ہیں۔ "تَعْلِمُ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا يَرَى اللَّهُ أَعْلَمُ<sup>۱۴۱</sup>" تا الله لا نرید ان تتصرف في عمالک حکم بل جئت التصرف القلوب۔" (۱۴۲) عبد البہاء کی تشریع میں بیان کرتے ہیں :-

"دین ابدًا در امور سیاسی علاقہ و مدخلے ندارد۔ زیراً دین تعلق بارواح و وجود ان <sup>لهم</sup> و ارد"

کوئی کاسیاسی امور میں قطعاً دخل نہیں۔ دین کا صرف روح اور وجودان سے واسطہ ہے۔ **بہائی شریعت کی** بہائی شریعت میں سب چیزوں کو پاک قرار دیا گیا اگر ملاحظہ ہو اقدس دوسری خصوصیت **۱۴۳** اس قانون کی رو سے خنزیر وغیرہ سب چیزیں پاک ہو گئیں۔ اسی لئے بہائی شریعت میں سورکی حرمت کی تصریح نہیں ہے۔ علی محمد یا تے تمبا کو نوشی کو حرام قرار دیا تھا۔ مگر بہاء اللہ نے خود تمبا کو نوشی کی ہے۔ غرض بہاء اللہ کے متذکرہ الصدر

لہ خطابات جلد ا ۱۷۶۔ لہ الرسالۃ التسع عشرۃ ص ۱۰۹۔ ستمکات تیرب عبد البہاء جلد ا ۱۷۶

اصل کی بناء پر بہائی شریعت کا حملت و حرمتِ مکولات میں بھی کوئی دخل نہیں ہے۔  
چنانچہ عبد البهاء کے بیان سے اس کی تصریح ہو گئی ہے لکھا ہے:-

”دومستان غرب عرض کردن درخصوص غذا یا حبایا امریکہ دستور اعمال عنایت شود  
فرمودند ما مداخلہ در طعام حسما فی آنها نکے کنیم مد اخلاق ما در طعام روحانی است ۱۵۷“

ترجمہ:- مغربی دوستوں نے عرض کیا کہ امریکہ کے بہائیوں کو غذا کے بارے میں دوامیں عنایت فرمایا جائے۔ عبد البهاء نے کہا کہ حسما فی آنہا نے میں ہمارا کوئی دخل نہیں جو چاہو کھاؤ۔ ہم صرف روحانی فدائیں ملائیں خلقت کرتے ہیں۔“

بہائی شریعت کی | بہائی شریعت میں منی کے پانی کو پاک قرار دیا گیا ہے۔ (قدس علیہ السلام) گویا اب تیسرا خصوصیت نہ میاں بیوی پر غسل فرض ہے اور نہ اس سے وضو و طویل گاما اور نہ کپڑوں کو منی کے قطرات سے پاک کرنا ضروری ہے۔

بہائی شریعت کی زینت کے متعلق بہائی شریعت میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ چوتھی خصوصیت ریشم پہن سکتے ہیں (۱۳۲) لباس کے بارے میں ان پر کوئی پابندی نہیں (۱۳۳) و اڑھی رکھنے۔ تشو اనے یا کٹوانے کے متعلق سب قیود سے آزاد کیا گیا ہے۔ (۱۳۴) البتہ سر منڈوانے کی کسی حالت میں بھی اجازت نہیں کیونکہ سر کے بال زینت ہیں۔ (۱۳۵) سونے اور چاندی کے برتاؤ میں کھانے پینے کی اجازت ہے۔ (۱۳۶) لیکن یہ اجازت نہیں ہے کہ گھر کی زینت کیلئے مکان میں فوٹو رکھ لئے جائیں۔ (۱۳۷) -

ریشم و سونے کے استعمال کی مردوں کو تلقین، اور فوٹوؤں کے محض لیبور زینت کھنے سے اجتناب کا حکم کس حکمت کی بناء پر ہے؟ سر کے لمبے بالوں کو موجب زینت قرار دیا اور و اڑھی کے متعلق کچھ تصریح نہ کرنا یکیوں ہے؟

بہائی شریعت کی پانچویں خصوصیت | نظافت اور صفائی کے لحاظ سے ایکطرف تو یہ حکم دیا کہ

اعطر خالص اور عرق گلاب چھپڑ کا کرو۔ اور دوسری طرف یہ کہا ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ سارے یدن کا غسل کیا کرو۔ (ع۲۴) اور موسم سرما میں تین دنوں میں صرف ایک دفعہ اور موسم گرم میں ہر روز صرف ایک مرتبہ پاؤں و صوفیہ کا حکم ہے۔ (ع۲۵)

کجا اسلام کا روزانہ ہر نماز کیلئے وضو کا حکم اور کجا بہائی شریعت کا بغیر معمول قاعدہ؟  
بہائی شریعت کی | بہائی شریعت میں صرف باپ کی بیویوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ باقی  
کسی سے نکاح کی حرمت کا ذکر موجود نہیں ہے۔ "اقدس" میں لکھا ہے  
**چھٹی خصوصیت**

قد حترم عليکم ازواج آبا شکم انا نستحب ان نذکر حکم الغلمان (ع۲۶)  
کہ تم پر اپنے بیویوں کی بیویاں حرام کی گئی ہیں۔ ہمیں شرم آتی ہے کہ لوگوں کے بارے میں حکم کا ذکر گریں۔ "بہائی شریعت محترمات وغیرہ کے ذکر کے اعتبار سے انسانی دماغ کی یہ سبی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ کیا اس طریق سے بہاء اللہ نے ایران کے بعض ان فرقوں کی تعلیم کا احیاء نہیں کیا۔ جو لوگ اور بہن تک سے تعلقاتِ زوجیت کے قابل تھے، حکم الغلمان کے عدم ذکر کا بھی عجیب عذر بیان کیا ہے۔

**بہائی شریعت کی** | بہاء اللہ نے حکم دیا ہے۔ ایا کم ان تجاوز و اعن الاشتبد  
ساتویں خصوصیت (ع۲۷) کہ دو بیویوں سے زیادہ نکاح مت کرو۔ (خود بہاء اللہ کی تین

بیویاں تھیں، لیکن عبدالبہاء نے مغربی ممالک میں جا کر بہائیت کی تعلیم یہ بیان کی ہے۔ کہ صرف ایک بیوی کی اجازت ہے۔ اسی بناء پر عصر جدید میں لکھا ہے:-

"ان البهائية تنهى عن تعدد الزوجات"

کہ بہائیت تعدد ازواج کو منع قرار دیتی ہے۔

بہائی مورخ لکھتا ہے:-

"یاد و انسنت کہ تعدد زوجات در امر بہائی مطلوب نہیں۔ و اگرچہ تعداد ازواج

برائے ہر مردے درکتاب اقدس تجویز شدہ ولے مقید بعدالت است۔ وحضرت عبد البهاء کہ مبین کتاب است فرمودہ کہ چوں عدالت مرد نسبت بدوزوجہ امرحال است۔ لہذا اولیٰ قناعت بو احده است<sup>لہ</sup>

ترجمہ۔ جاننا چاہئے کہ بہائی ازم میں تعدد زوجات مطلوب نہیں۔ اگر کتاب اقدس میں ہر مرد مکمل دو بیویوں تک کی اجازت ہے۔ مگر وہ عدل کیسا تھا مقید ہے۔ او عبد البهاء نے جو کتاب کی تفسیر کرنے والے ہیں، کہا ہے کہ چونکہ مرد کا دو بیویوں میں عدل کر سکنا امر محال ہے۔ اسلئے ایک پڑھی قناعت کرتا درست ہے۔

اس بیان میں مرزا عبد آجین نے یہ صریح فلسطینی کی ہے کہ اقدس میں دو بیویوں کی اجازت عدل کی شرط سے مشروط ہے۔ اقدس کی عبارت آپکے سامنے ہے۔ آئیں کہیں یہ شرط موجود نہیں۔

عبد البهاء افندی نے یہ کہکر کہ عدالت مرد نسبت بدوزوجہ امرحال است۔ ثابت کرد یا کہ عبد البهاء اللہ نے عدل کی قید لگائی ہے تو یقیناً عبد البهاء اس نے بے معنی بات کی ہے۔ کیونکہ عدل کا تو امکان ہی نہیں تھا۔ اور نہ ہے۔

اندریں حالات ہمارا یہ کہنا بالکل درست ہے۔ کہ بہائی شریعت موم کی ناک ہے۔ جسے عبد البهاء اور اسکے ساتھی زمانہ کی روشن کی طبق بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات بہائی ازم کی ہی خصوصیت ہے۔ کہ بہاء اللہ کے قوانین کو توڑنے کیلئے اسکا میٹاکھڑا ہوا ہے۔ اور اس نے بر ملا اسکے بنائے ہوئے قاعدوں کو روکیا ہے۔

**بہائی شریعت کی** قوانین میں عفت و عصرت کے بچاؤ کیلئے کوئی معقول آٹھویں خصوصیت **قواعد موجود نہیں۔ بلکہ بُنکس اسی بُنیں پائی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہو۔** کہ بہاء اللہ نے انسانیت اور شرافت کے اس سے قیمتی موقع کے ساتھ تلاعِ اختیار

کیا ہے۔ پابیت اور بہا بیت عورتوں کے غیر حرم مردوں سے پرده کی قابل نہیں۔ قرآن عین نے خراسان میں جس بے پرودگی کا آغاز کیا تھا۔ وہ باتی اور بہائی عورتوں کا طغڑائے اقیانس ہے۔ جس طرح قرآن حکیم نے مومنوں اور مومنات کو حکم دیا ہے۔ کروه غیر حرموں کے دیکھنے سے آنکھیں نجی چکیں۔ ایسا کوئی حکم بہائی شریعت میں پایا نہیں جاتا۔ بات نے حکم دیا تھا۔ کہ صرف جوان لڑکے اور لڑکی کی رضامندی سے نکاح ہو جانا چاہتے ہیں۔ بہاء اللہ نے اس میں اتنی ترمیم کی ہے۔ کہ جب پہلے لڑکا اور لڑکی آزاد انتہ طور پر رضامند ہو جائیں تو پھر بعد ازاں نکاح مان پاپ کی اجازت پر موقوف ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس ترمیم سے بمحاذ آزادی تو بات وہی رہی۔ صرف مان پاپ کی پوزیشن کو ناگز بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر لڑکے اور لڑکی کی رضامندی کے بعدہ اجازت نہ دینا چاہیں تو اور مصیبت پڑے گی۔ علاوه اذیں بہاء اللہؑ سمجھے ایک اور حکم دیا ہے۔ نکاح کے بیان پر لکھتے ہیں:-

”وَمَنْ أَتَحْدَدَ بِكُرَّالْخَدِ مَتَهْ لَا بَأْسَ عَلَيْهِ“ (ع۱۳)

کہ جو کوئی گنواری لڑکی کو اپنی خدمت کیلئے رکھے اس پر کوئی گناہ نہیں ۔۔۔ اس حکم کے اپنے موقع کے لحاظ سے تو معنے بالکل واضح ہیں۔ ان کے رو سے بہا بیت کی چادری میomit تار تار ہو چکی ہے لیکن اگر اس کی یہ تاویل بھی تسلیم کر لی جائے۔ کہ یہ صرف خاص طور پر گنواری لڑکیوں کے نوکر رکھنے پر حاوی ہے۔ تب بھی بہائی شریعت کا معیارِ عفت عیاں ہے۔ کشف الحیل رسالت میں اس قاعدہ کے نتائج کو بنے نقاب کیا گیا ہے۔ اس سمجھے یہی یاد رکھنا چاہئے کہ بہاء اللہ نے زنا ایسے سنگین جرم کی سزا صرف یہ تجویز کی ہے کہ زانی نو مثقال سونا بیت العدل کو دیتے کے طور پر ادا کرے۔ لطیفہ یہ ہے کہ آج تک بہائیوں کا وہ بیت العدل ہی قائم نہیں ہوا۔ جہاں زنا کے بدله روپیہ جمع کر انالازم قرار دیا گیا ہے۔ گویا انکلی طور پر آج تک ایکدن بھی بہائی شریعت نے زنا کی سزا نہیں دی۔ خواہ

وہ روپوں کی صورت میں ہی ہو۔

گسق در حیرت کا مقام ہے کہ بہاء اللہ نے قتل خطا رکیلے تو پرے ایک ٹو منشقان سونادیت مقرر کی ہے (۲۰۵) مگر زنا کیلے صرف نو منشقان پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ باب نے لکھا ہے کہ:-

”من يجزن أحداً فله ان ينفق تسعة عشر مشقاً لِمَنِ الْذِي هب“ (اقنس ۱۶۴)

جو شخص کسی دوسرے کو کسی قسم کا رنج پہنچائے تو اس پر فرض ہے کہ انہیں مشقان سونا خرچ کرے“ افسوس! بہاء اللہ کے نزدیک زنا ایسی بے حیائی کی اتنی سزا بھی نہیں جتنی باب کے نزدیک کسی کو معمولی رنج پہنچانیکی ہے۔

خود بہاء اللہ نے کسی کا گھر جلانے والے کی سیزرا تجوینی کی ہے کہ اس شخص کو جلا دیا جائے (۱۴۹) حالانکہ پرانے دیہاتی گھر ایک سور و پیہ کے لگ بھگ بنیاتے ہیں تو گویا بہاء اللہ کے نزدیک اس گھر کو جلانے والا تو اس بات کا مستحق ہے کہ اسے جلا دیا جائے لیکن زنا کا کو صرف یہی سزا ہے کہ نو منشقان ذہب بیت العدل کو ادا کرے۔

پس بہائی شریعت کی آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں عفت و عصمت کی حفاظت کا نہ صرف انتظام نہیں بلکہ اسکی بر بادی کے قواعد موجود ہیں کیا یہ کتاب اسلام کی مطہر شریعت کے سامنے پیش کی جاسکتی ہے؟

بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے باب کی تقلیدیں یہ قانون بنایا کہ سال کے انہیں نویں خصوصیت ہمینے ہونگے اور ہر ہمینہ کے انہیں ۱۹ دن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ ہمینے قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشَّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (سورة توبہ آیت ۳۶)

بہاء اللہ نے اسکی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے:-

”ان عدۃ الشہور تسعہ عشیر شھر افی کتاب اللہ“ (اقدس علیہ السلام) <sup>۱۹۷۹</sup>  
 الفاظ میں نقل کے باوجود بارہ مہینوں کے بجائے انیس ہمیت مخفی عداوت اسلام کے  
 باعث تجویز کئے گئے ہیں۔ ورنہ اسکی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ انیس کی تقویم غیر طبعی ہے نہ  
 شمسی حساب کے مطابق ہے نہ قمری حساب کے چنانچہ انیس دن کا مہینہ بننا کہ جو پانچ دن بیج کئے  
 انہیں بہاء اللہ نے سال اور مہینوں کے حساب کئے ہی خارج کر دیا ہے۔ لکھا ہے:-

”ما تحددت بحدود الستة والشهور“ (اقدس علیہ السلام)

کہ یہ دن سال اور مہینوں میں شمارہ ہوں گے۔

پس بہائی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ غیر طبعی امور پر تمیل ہے۔  
 بہائی شریعت کی | بہاء اللہ نے اپنی شریعت میں ان غلطیوں کی اصلاح کی کوشش کی ہے۔  
دوسری خصوصیت جو اس کے زخم میں باب سے سرزد ہو گئی تھیں۔ حالانکہ دوسری چیز خود اپنے  
 آپ کو ہتھی منزل البيان یعنی بیان کو نازل کرنے والا قرار دیتا ہے۔ ان غلطیوں میں سے چار  
 بطور مثال ذکر کی جاتی ہیں۔ (۱) باب پنجم کے بحث و باتیں کہ البیان کے علاوہ یاقی سر کتب  
 کو مٹا دیا جائے۔ بہائیوں کے نزدیک باب کا یہ حکم دنیا میں اختلاف و خصومت کی پہلی بُنیاد  
 ہے۔ چنانچہ بہاء اللہ نے حکم کو متنسونخ کر دیا۔ اور لکھا۔ قد عفا اللہ عنکم ما نزل في البيان  
 من محو الکتب (اقدس علیہ السلام)، کہ خدا نے بیان کے محو الکتب والے حکم سے درگذر فرمادیا ہے۔  
 (۲) باب سیمہ کھان تھا کہ اگر کوئی کسی کو رنج پہنچائے تو اسے چاہیئے کہ انیس <sup>۱۹</sup> مشقی سونا خرچ  
 کرے۔ بہاء اللہ نے لکھا ہے:-

”انه قد عفا ذلك عنكم في هذا الظهور“ (اعلم)

کہ میرے وقت میں خدا نے اپنے اس حکم کو معاف کر دیا ہے۔ (۳) بہاء اللہ لکھتے ہیں:-

”حرم عليكم السؤال في البيان عفوا الله عن ذلك“ (اعلم)

کہ بیان میں کوئی بات دریافت کرنا ہرام قرار دیا گیا ہے مگر اب احمد نے اس حکم کو دیل دیا ہے۔

(۲۷) اس سلسلہ میں ایک اور تجھی پر مثال بہاء اللہ کے یہ الفاظ ہیں :-

”قد كتب الله على كل نفس ان يحضر لدلي العرش بما عندہ مما لا عدل“

”لَهُ أَنَا عَفْوٌ نَاعِزُ ذَلِكَ فَضْلًا مِنْ لَدُنِنَا“ (ع۲۷)

کہ احمد نے تو یہ فرض کیا ہے۔ کہ ہر جان بارگاہ میں اپنی بہترین چیز لیکر حاضر ہو۔ مگر ہم نے بطور فعل اس نے عفو کر دیا ہے اگر یہ خدا فرض کرتا ہے۔ اور بہاء اللہ عفو کرتا ہے۔

یہ نمونے بہائی شریعت کی ایک خصوصیت ہے۔ جن میں بہاء اللہ نے اس سالے بزرگم تر و اپنی چند سال قبل نازل کردہ شریعت کے احکام کو غلط قرار دیج کر پدلا ہے۔ اہل علم اس قسم کی اشتبہ سے خدائی قانون کے مقابل انسانی و مانع کی بے بضاعتی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے جو تعزیرات ایجاد کی ہیں۔ ان میں سے زناء کی سزا

گیارہ صویں خصوصیت تو منتقال سونے کا ذکر ہو چکا ہے کسی مکر کو حملہ نہ والے کی رو سرا ایں

آپ نے تجویز کی ہیں یعنی یا تو اسے زندہ چلا دیا جائے یا حبس دو اور کی سزا دیجائے۔ (ع۲۹)

چوری کی سزا بہاء اللہ نے ان الفاظ میں ذکر کی ہے:-

”قد كتب على السارق النفي والحبس وف الشاملة فاجعلوا في جيشه“

”علامہ یعرف بہا“ (ع۳۰)

کہ اسے پہلی چوری پر جلاوطن کیا جائے۔ دوسری مرتبہ چوری کرنے پر جیل بھیجا جائے۔

تیسرا سے سو قدر پر اسکے ما تھے پر اخ دیا جائے جیسے وہ ہر چیز کو شناخت ہو جائے تو تمہوں

اور ضرر کے متعلق تو اور بھی تجھی پر تحریر کا ذکر کیا گیا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ ”تمہوں اور مار کی

مقدار کے مطابق ان کے مختلف احکام ہیں۔ خدا نے حاکم و غیرہ زمینہ نے ہر زخم کیلئے

علیحدہ دست مقرر کی ہے۔ تو نشانہ نقصابلہما بالحق۔ اگر ہم چاہیں گے تو ان کو تفصیل

بیان کر دیں گے۔“ (۲۲) بہاء اللہ کا یہ وعده دربارہ بیان تفصیل شرمندہ الیمانہ ہے۔

اور اس تک بھی تفصیل بیان نہیں کی۔ اسکے ظاہر ہے کہ بہائی تحریکات ناتمام ہیں۔ ان کی تشکیل کے وعدے ابھی پورے نہیں ہوئے۔

بہائی شریعت کی بیان اللہ نے احکام کے بیشتر حصے کو بیت العدل سے والستہ پڑھوں خصوصیت رکھا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ لاوارثوں وغیرہ کے اموال بیت العدل میں آئیں۔ (۱۰۷ و ۱۰۸) بیت العدل کو بہاء اللہ غیر یار و مناسکین کی تربیت کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ (۱۰۹) دیوں کا تم بیت العدل کا حق بتلا یا ہے۔ (۱۱۰) زنا کی دیست بیت العدل میں اوکرنا فرض قرار دیا ہے۔ (۱۱۱)

واقعہ یہ ہے کہ آج تک بہائیوں کا بیت العدل قائم نہیں ہوا۔ عبد البهاء فندی لکھتے ہیں :-

”حال چون تشکیل بیت العدل عمومی میسر نہ قرار شد کہ محافل رو حانی امریکا را درمدت هر چار سال تجدید انتخاب تھا یہند۔“

کہ پوکہ ابھی تک بیت العدل کا قیام میسر نہیں۔ اسلامی امریکی کی انجمنی ہر چار سال میں نیا انتخاب کر لیا کریں۔“

جو لوگ نفوذ شریعت کو دلیل صداقت کہا کرتے ہیں۔ وہ اس پر غور کریں۔ کہ بہاء اللہ کی اساسی ایجاد بھی معرفی وجود میں نہیں آئی۔ حالانکہ یہ کوئی مشکل امر نہ تھا۔

بہائی شریعت کی مذاہب عالم تو حید کے قائم کرنے کیلئے آتے رہے ہیں۔ مگر تیرصوں خصوصیت بہائیت انسان پرستی اور قبر پرستی کی بنیاد پر شروع ہوئی ہے بہاء اللہ مدعی الوہیت تھے۔ جیسا کہ اپنے مقام پر ولائی سے ثابت کیا گیا ہے۔ بہاء اللہ نے بہائیوں کے قبلہ کے متعلق یہ حکم دیا ہے۔ کہ جب تک میں زندہ ہوں میری طرف منہ کریں گے تماز پڑھا کرو۔ جہاں میں جاؤں اُدھر ہی قبیلہ ہو گا۔ اور جب میں مر جاؤں تو میرے

قرارگاہ یعنی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھا کرو۔ (ع۱۵۱ و ع۲۹۶)

اس قانون سے ظاہر ہے کہ بہاء اللہ نمازوں پڑھا کرتا تھا کیونکہ وہ تو خود قبیلہ ہے خواہ زندہ ہو۔ خواہ فوت شدہ۔ اگر وہ نماز پڑھے گا تو کس طرف منہ کر کے پڑھے گا؟ بہائی بہاء اللہ کی زندگی میں اسکی طرف، اور اب اسکی قبر کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لکھا ہے:-

”قبایہ ما اہلی بہار و ضمہ مبارکہ است در مدینہ عکار“<sup>۱۷۳</sup>

کہ ہم بہائیوں کا قبیلہ عکا میں بہاء اللہ کی قبر ہے۔

بہائی لوگ بہاء اللہ کی قبر کو (جو بھجہ میں عکا سے فاصلہ ہے) سجدہ کرتے ہیں۔ یعنی خود بہائیوں کو اس جگہ سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ مرتضیٰ علی بہائی لکھتے ہیں:-  
”زائرین زیارت و طواف و تقبیل و سجدۃ غنیۃ مقدسۃ نمودہ و نمازیدہ اندر“<sup>۱۷۴</sup>  
پس بہائی شریعت قبر پرستی اور مردم پرستی کی تلقین کرتی ہے۔ اور بہائیت انسان کو ترقی کی بجائے پرانے شرک کے گڑھے میں دھیکلتی ہے۔

بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے عبادات میں سے نمازوں کے متعلق جو تبدیلی کرنے کا چودہ ہوئی خصوصیت حکم دیا ہے۔ وہ بھی بہائی تحریک کے مقصد پر روشی ڈالتا ہے۔ بہاء اللہ نے زوال صبح اور شام کے وقت تو رکھتوں کا پڑھنا فرض کیا ہے۔ (ع۱۳۱) بھر کہا ہے۔ قد فصلنا المصلاة فی ورقۃ آخری (ع۱۹) اکہ ہم نے نمازوں کی تفصیل دوسرے کاغذیں کی ہے۔ ابھی تک نمازوں کی تفصیل یعنی اسکے نور کیست ہونے یا نہ ہونے میں بھی بہائیوں میں اختلاف ہے۔ بہاء اللہ نے محض اسلام کی مخالفت کے لئے صلاۃ کسوٹ خسوف کو منع کیا ہے (ع۱۲۲) اور نماز جنائز میں چھپکیزیں مقرر کی ہیں۔ (ع۱۲۳)  
اسی سلسلہ میں بہاء اللہ نے لکھا ہے:-

”کتب علیکم الصلوٰۃ فرادی قد رفع حکم الجماعت الاف صلوٰۃ المیت“<sup>(۲۹)</sup>  
 کرنمازہمیشہ الگ الگ پڑھو با جماعت نماز منسونخ کر دی گئی ہے۔ بجز نماز جنازہ کے  
 بہاء اللہ کا چیم اس ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ جو اسکی کتاب کی محک ہوئی ہے کیا نماز  
 با جماعت مضر ہے؟ اسکو منسونخ کرنیکی کیا وجہ ہے؟ اگر کہ وکر خلوت کی نماز زیادہ سوز والی  
 ہوتی ہے۔ تو کیا اسلام نے تہجید سنت اور نوافل کے علیحدہ علیحدہ ادا کرنے کا طریق بتا کر اس  
 ضرورت کو پورانہ کرو یا تھام بجز عداوت اسلام بہاء اللہ کے نماز با جماعت کو منسونخ کرنیکی  
 کوئی وجہ نہ تھی مثمنی انسان کو اندرھا کرو یتی ہے۔ بہائی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ الفت مساوات  
 پیدا کرنے آیا تھا۔ مگر وہ مساوات کے سب سے بڑے مفہری عین نماز با جماعت کو منسونخ قرار  
 دے رہا ہے۔ اس موقع پر عیسائی مصنف الیاس خدوری کے الفاظ کیا مجسل ہیں لکھتے ہیں:-

”برفعه حکم صلاة الجماعة فرق الوجهة الإنسانية والروحية

من بين الناس -“ مقدمة اقدس صحیح

کہ بہاء اللہ نے نماز با جماعت کو منسونخ کر کے انسانی وحدت اور روحانی اتحاد کو تفرق  
 سے بدل دیا ہے۔“

نماز با جماعت کی منسونخی کا حکم بہاء اللہ نے داشتہ دیا ہے یا ناداشتہ۔ بہر حال اسکے  
 اس کی ذہنیت عربیاں ہو جاتی ہے۔

بہائی شدیدت کی روزوں کے متعلق بہاء اللہ نے یہ جدت اختیار کی ہے کہ قری  
 پندرہویں خصوصیت<sup>(۳۰)</sup> حساب کی بجائے جس سے رمضان ہر موسوم میں آجاتا ہے، ہمسی حساب کے  
 مطابق صرف اپنیس ون کے روزے مقرر کئے ہیں جو تمیشہ ایک ہی موسوم میں آئیں گے۔ پھر  
 دوسرا پہلو یہ اختیار کیا کہ مسافرا اور ملیق سے روزے ایسے معاف کروئیں کہ انہیں تندست  
 اوقیم ہو جانے پر بھی رکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ (۲۷) اور پھر روزہ کی نویت میں یہ جدت  
 بیان کی۔ کہ صرف کھانے اور پینے سے طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک رُکے رہوں ہے۔

گویا سحر کی وقت الحضف کی ضرورت نہیں۔ بیز میاں، بیوی کے تعلقات سے پرہیز بہائی روزہ کی شرط نہیں۔ شاید یہ اسلئے ہو کہ بہائی شریعت کی خصوصیات میں سے ہے کہ اسمین مظہر کے پانی کو پاک اور مطہر قرار دیا گیا ہے۔ اسلام مروغورت کے تعلقات بہائی شریعت میں ناقصر حromoں نہیں ہیں۔

بہائی شریعت کی رج ایک اسلامی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں احمد تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سو مطہویں خصوصیت۔ قرۃ اللہ علی التّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ لِالنَّهِ سَبِيلًا (آل عمران: ۹۷) کہ بیت اللہ الحرام کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے جنہیں وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو۔ بہاء اللہ نے جب قرآن مجید کی نقل تاریخ چاہی تو اس نے رج کے متعلق لکھا۔

”قد حکم اللہ ممن استطاع منکم حجج البيت دون النساء عفا اللہ عنہن“ (ست

کہ اسے جو طاقت رکھتا ہے تم مردوں میں سے عورتوں کے بغیر اسد نے حکم دیا ہے رج البيت کا۔ اسد نے عورتوں کو معاف فرمایا ہے۔“

معلوم نہیں جب استطاعت کی شرط موجود تھی تو عورتوں کا استثناء کیوں کیا گیا۔ اور انہیں مطلق حج سے کیوں محروم رکھا گیا؟

اس حکم میں بہاء اللہ نے قرآن مجید کے الفاظ کی نقل کی ہے۔ مگر اس کے فقرہ میں ”رج البيت“ سے اس گھر کا حج مراونہیں جسکے حج کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے بہائیوں کے ہاں دو گھروں کا حج کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:-

” محل طواف و حج اہل بہار یکے بیت نقطہ اولی درشیراز است و ثانی ایں بیت جمال

ابنی است کہ در بعد او است و بالجملہ طواف ایں دو بیت منصوص کتاب است لعلے۔“

یعنی بہائیوں کے حج اور طواف کیلئے دو گھر مقرر ہیں۔ ایک بات کا گھر جو شیراز میں ہے۔ اور دوسرے بہاء اللہ کا گھر ہو بغداد میں ہے۔ گویا جس گھر کو حج کا حکم بہاء اللہ نے دیا ہے۔

وہ بغداد میں اس کی رہائش گاہ تھا۔ اور شیراز میں بارے کے رہنے کی جگہ تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ بہائی شریعت کے لکھنے والے کا مقصد یہ تھا کہ اپنے گھروں اور اپنی قبروں کی پرستش کرائے کہاں یاد نہ اور مشرکانہ خیالات اور کہاں سرفہ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کے قیام کیلئے والہانہ جذبہ، کم رض الموت میں بھی حضور فدا ای و امی دعا فرماتے ہیں :-

”اللَّهُمَّ لَا تَبْعِثْنِي قَبْرِي وَ شَنَاً يَعْبُدُ“

کہاے احمد میری قبر کو بنت دینا جسکی لوگ عبادت کریں۔“

بہائی شریعت کی رکوۃ کے بارے میں بھی یہاں احمد نے حسب فادت نامنا سباجدت ستر ٹھویں خصوصیت۔ اخشت پیار کرنیکی کوشش کی ہے۔ یہاں احمد نے حکم دیا ہے کہ جو سو منتقال سونے کا مالک ہو۔ وہ اپنی مشقال آسمان و زمین کے خالق خدا کو دیکھے۔ (ع۲۷) اس بھگا احمد فاطر السماوں والارض سے مراد تو دبہا ناصد ہی ہے۔ اس لئے اس حکم کا شرعی رکوۃ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں ایک دوسرے موقوفہ پر یہاں العذر نے لکھا ہے:-

”قد كتب عليكم تنكية الاوقات وما دونها بالنكارة هذا ما حكم به منزل الديات في هذا الرق المنسيع سوف نفصل لكم نصايتها اذا اشاء الله واراد“ (ع۱۲۳)

تنکیہ۔ تم پر قلوں اور باقی سب پیزروں کی رکھتہ فرض ہے۔ یہ اس نے حکم دیا ہے جس نے اس مضبوط چھٹے میں آیات نازل کیں۔ عنقریب اگر خدا نے پہاڑا اور ارادہ کیا تو ہم نکاہ کا نصاب بالتفصیل ذکر کریں گے۔ یہاں احمد کا منتقال ہو گیا۔ مگر اس نے نکاہ الاوقات وغیرہ کے متعلق کوئی تفصیل پیاش کی۔ اس بھگا یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہاں احمد نے اوقاف میں تصرف کا حق اپنی زندگی میں صرف اپنے لئے مخصوص کیا ہے اور اپنے بعد اپنے بیٹوں کیلئے قرار دیا ہے۔ اس کے بعد

لہی الفاظ اس امر پر صریح دلیل ہیں کہ کتاب انفس یہاں احمد کی اپنی تصنیف ہے۔ خدا کی وحی نہیں۔ ابو الحطراء

اس سیست، العدل کا حق بتایا ہے۔ (ویحہ و قدس شریف) گویا اس نے ان اموال کو ایک خاتمی جائیداد کے طور پر بنایا ہے۔

زکاۃ ایک قومی مال ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ افراد اپنے طور پر بھی نیک جذبات کے ماتحت غرباء کی امداد کیا کرتے ہیں۔ اسلام نے مانگنے کو تو ناپسند کیا ہے لیکن الگ کوئی محتاج مانگ لے تو اس وجہ سے اسکو دینا حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ فرمایا ہے۔ وَ فِي آمُونَ إِلَهُمْ حَقٌّ لِلْكَسَالِيٰ  
وَ الْمُتَخَرُّ فِرْمٌ (الذاریات) کہ مسلمانوں کے مالوں میں سائل اور نہ مانگنے والے سب کا حق ہے۔  
مگر بہاء اللہ نے جہاں اوقافت پڑا پہا اور اپنے خاندان کا تصرف جمایا ہے۔ وہاں محتاج کو دینا اسلیعہ حرام کر دیا ہے کہ اس نے مانگا کیوں تھا رکھا ہے۔ وَ مَنْ سَلَّمَ حَرَمٌ عَلَيْهِ الْعَطَا  
(عہد ۳) جس سے کوئی حزروں کا منٹھن کر دیا جائے۔

محتاجوں کی معرومی کا حکم چینے والا بہاء اللہ اپنے مریدوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ مردوں کو بلو را قسمی لکڑیوں میں نیز لشکمی کپڑوں میں دفن کرو۔ (عہد ۲۶۹ و ۲۷۰)

ان احکام پر بیجا فی نظر ڈالنے سے بہائی شریعت کی خصوصی روح کا پتہ لگ جاتا ہے۔  
بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے شراب کی حرمت کا ذکر نہیں کیا۔ سو روکی حرمت کی اٹھاڑھویں خصوصیت تصریح نہیں کی لیکن دو جگہ لکھا ہے۔ کہ افیون کا پینا حرام ہے۔ (عہد ۳۳۴)  
و عہد ۲۰۹) نہایت اہم امور کی متعلق خاموشی اختیار کر کے اونے اسی بات مثلاً یہ کہ منیر پر چڑھکر آیات نہ پڑھا کرو۔ بلکہ چار پائی وغیرہ پر کسی رکھکر پڑھا کرو۔ (عہد ۳۳۵) کا ذکر کرنا بہائی شریعت کی خصوصیت ہے۔ ہاتھی کو نکل جانا اور مجھ کو جھانا نہ اسی کا نام ہے۔

بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے حکم دیا ہے۔ کہ ہر بہائی کافرن ہے۔ کہ اپنے مکان کو اپیسوں خصوصیت خوب آرائتے و پیراست کرے۔ (عہد ۲۷۷) اور پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ اپنیں سال پورے ہوئے پر وہ گھر کا سب سامان تبدیل کرے۔ (عہد ۳۲۹) کیا بہائی اس پر عمل کرتے ہیں یا کریں گے؟ بہاء اللہ نے اسی وجہ پر نہیں بتایا کہ پرانے سامان کو کیا کیا جائے۔

ہاں انہوں نے مجھ سوس کیا تھا۔ کہ غالباً بہائی بھی اسکو معقول حکم قرار نہ دینگے۔ اسلئے عجھٹ کہدیا کہ بہت اچھا اگر کوئی اپنا سامان تبدیل نہ کر سکے۔ تو اس نے اسے معاف کر دیا ہے۔ (۱۲۹)

حکم پیر کردوں کے سامان میں اس پر خطر تسبیح کھینچتا بہاء اللہ کا ہی طریق عمل ہے۔

بہائی شریعت کی شادی کیلئے بہاء اللہ کی حد بنندی کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ شہر میں یوں خصوصیت والوں کیلئے ایسے مشقال خالص سونا۔ اور دیہات والوں کے لئے

انیس مشقال چاندنی مقرر ہے۔ اگر کوئی زیادہ کرنا چاہیے تو پچانوے مشقال سے زیادہ نہیں رکھ سکت۔ (۱۳۰) شہر اور دیہات کی تقسیم نہ معقول ہے اور شہری اتحاد و اتفاق کے لئے ضریب ہے۔ یکلہ سخت مضر ہے۔ (۱) اول تو دیہات میں بہت سے امرار اور صاحب املاک ہوتے ہیں۔ اور شہروں میں بہت سے غریب ہوتے ہیں جو شہر اور گاؤں کا معیار بالکل غیر موزول ہے۔ یہ طریق دیہاتیوں اور شہریوں میں تفرقی کو اور بھی مضبوط کر دیگا۔ اب گویا دیہاتیوں اور شہریوں میں آیس میں رشتے کرنے اور زیادہ مشکل کر دیتے گئے۔ عہدی حدیندی کا یہ طریقہ ہرگز معقول نہیں۔ انیس مشقال سونے سے کم کی اجازت نہ دینا بہت شہریوں پر فلتم ہے۔

بہائی شریعت کی بہاء اللہ نے تھا۔ کہ الگینے میراث کے متعلق قواعد مرتب نہ کئے اکیسوں خصوصیت تھیں تو میری ایجاد کردہ شریعت نا تمام رہتے گی۔ اسلئے اس نے "اقتن" نکے (۱۲۹) و (۱۳۰) میں ورشا کے نام لیکر حساب جمل کیم طابق ان کے حصوں کا ذکر کیا ہے۔ اس موقع پر حساب جمل کے طریق کو اختیار کرنیکی حکمت بھی جناب بہاء اللہ ہی جانتے تھے۔

بہائی شریعت میں علی الترتیب سامت قسم کے ورشا تجویز کئے گئے ہیں۔ (۱) اولاد۔ (۲) ازواج۔ (۳) آیا۔۔ (۴) امدادات۔ (۵) اخوان۔ (۶) اخوات۔ (۷) معلمین۔ ان میں سے ہر قسم کیلئے عدد المقت بعین۔ ۳۵ میں سے ۴۰-۴۱ دیئے جائیں گے۔ بہاء اللہ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم نے اولاد کا بایوں کی پیشوں میں ہی شروع سن لیا ہے۔ اسلئے ہم نے ان کا حصہ

اور بھی دوچند کر دیا ہے۔ (عنه) گویا اولاد کے لئے پہلے ۲۰۵ میں سے ۶۰ مقرر تھے۔ اب ۱۳۰ میں سے بیتے جائیں گے۔ یعنی چھ اقسام کو ساتھ، ساتھ کے حسابے۔ ۶۰ سالیگے اور ۲۰۵ میں سے باقی ۱۸۰ سارے کے سارے اولاد کو دیتے جائیں گے۔

جیرت ہے کہ اس حسابی رقم کو پورا کرنیکے لئے جانب بہاء اللہ نے صرف ذریت کے شور کو فٹا ہے۔ بولوں، ماوں اور مینوں کے شور کو بالکل تھیں مُتنا۔ بہاء اللہ نے ورثات میں مسلمین کا نام رکھ کر بھی اپنی جدت پر طبیعت کا ثبوت دیا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ کوئی معلم وارث ہوں گے۔ اور کوئی نہیں۔ کیونکہ موجودہ طریقہ تعلیم میں تو سینکڑوں استاذ ہو جاتے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں بتایا کہ کس زمانہ تک کے علم ہوں گے کیونکہ انسان درحقیقت ساری عمر تی سی کھترتا ہے۔ پھر یہ بھی ذکر نہیں کیا کہ معلم سے مراد بہائی کرتا ہیں پڑھانے والے ہیں یا ہر علم کا معلم مراد ہے۔ اور صنعت و حرفت سکھانے والے بھی ان میں شامل ہیں یا نہیں۔ مفہوم بھی تباہیت ہے۔

جانب ابوفضل بہائی نے تقدیم میراث بہائی کی کتبی کو ان الفاظ میں سمجھائی کوشش کی ہے۔ لکھتے ہیں :-

”نقسم ارث راقل عدد کے کجا میں کسو تو قصیر و جو سچھ است۔ (یعنی عدد ۲۵۲) مقرر کردہ و طبقات سب سرور اثر اکبر عبارتند از ذریافت و اثرواج و آباء و احبات و اخوان و اخوات و معلمین الاقرب فالاقرب بمنزتب و فریضہ هر طبقہ ای از طبقات مذکورہ را بعدو (۴۰) علی التساوی متعنازل و اشتہ است۔“

بہائی شریعت کی آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ کہ بہاء اللہ نے ساتھ قسم کے ورثات تجویز بائیس سویں خصوصیت کئے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ان ورثات کو حصہ تقدیر و پیہ یا زرعی زمینوں وغیرہ سے ملیں گا۔ اگر متوفی کا ترکہ صرف اسکی پیاس ساٹھ ہزار روپیہ کی کوٹھی اور کٹھی زمینوں سے ملیں گا۔

ہی ہوں، تو مان، باپ، بیوی، بھائیوں، بہنوں اور معلوموں کو کچھ نہ ملے گا۔ بلکہ متفوٰقی کی لڑکیوں کو بھی محروم کرو یا جائیگا۔ اسی صورت میں بہائی شریعت کا یہ حکم ہے۔ کہ رہائشی مکانات اور کپڑے سے صرف لڑکوں کو متفوٰقی کی لڑکیوں کو بھی کچھ نہ ملے گا۔ (۲۵۵) اس حکم کا تجھے یہ ہو گا۔ کہ عورت کبھی بھی خواہ اسے بیٹی کی جیشیت سے دیکھا جائے یا بیوی کی جیشیت سو دیکھا جائے یا ماں کی جیشیت سے دیکھا جائے اپنے باپ یا خاوند یا بیٹے کے مکانات کی وارث نہیں بن سکتی۔ رہائشی مکانات خواہ کتنے ہوں عورت یہ حال محروم الارث ہوگی۔

کیا یہ ایک ہی مسئلہ اس پاس کا کافی شووت نہیں۔ کہ خداوندی قانون کی مقابلہ پر قانون تجویز کرتے وقت بہاء اللہ نے کس تدریج ہو گریں کہا تھی ہیں؟  
بہائی شریعت کی۔ بہاء اللہ نے ورثاء کے نام اور ان کے حصوں کی جو تقسیم کی ہے تینیسوں خصوصیت ایہائی مذہب کے مطابق وہ اسی صورت میں نافذ ہوگی۔ جبکہ متفوٰق نے خود وصیت کے ذریعہ اس کو مشوخ شکر دیا ہے۔ ورنہ ہر بہائی کو یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ وصیت کر کے ان حصوں کو باطل کر دے۔ اور جس طرح چاہے اپنی جائداد کی تقسیم کیتعلق ہدایت دے جاوے۔ جناب عبد البهار افندی لکھتے ہیں:-

”اما مسئلہ میراث ایں تقسیم درصورتِ ست ک شخص متفوٰق وصیتے نہاید۔ آں وقت ایں تقسیم جاری گردد۔“

یہ بھی ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو صرف بہائی اذم میں پائی جاتی ہے۔ کہ مرنے وال اپنی وصیت کے ذریعہ اپنے اصحاب الفرائض کو ان کے مقررہ حقوق سے محروم کر سکتا ہے۔ جب بیصورت تھی تو حصہ مقرر کرنے کی مزورت ہی کیا تھی۔ صرف یہ حکم دیدیا جاتا۔ کسر شخص اپنی مرضی کے مطابق ورثت کی تقسیم کا حکم دے جاوے۔

**بہائی شریعت کی** - بہاءاللہ نے ایک حکم دیا ہے۔ قد حرم علیکم بیع الاماء و پوبلیسوں خصوصیت الغلامان لیس لعبد ان بیشتری عبید آؤ جہا کہ مذہبیوں اور غلاموں کا بچا حرام ہے کسی غلام کا حق نہیں کہ غلام کو خریدے۔

اسلام نے غلام کے انسداد کے لئے جواضوں و قواعد مقرر کئے ہیں ان کیسا نئے بہاءاللہ کا حکم کچھ جیقیقت نہیں رکھتا۔ اسلام نے صرف جنگ کی صورت میں مذہب کو مٹانے اور مسلمانوں کی حریت کو تباہ کرنے والوں کو قیدی بیان نے کا حکم دیا ہے۔ سورہ توبہ آیت ۶۷ اور ان قیدیوں کی اقسام کے لحاظ سے فرمائی ہے:- فَإِنَّمَا مَا أَمْتَأْنَدُ وَلَا أَمْتَأْنَدُ  
فَذَهَّبَ أَعْدَادُ سورة محمد آیت ۲۲) کہ پھر ان میں سے بعض کو بغور احسان چھوڑ دو اور بعض سے ضرور فدیہ وصول کرو۔ موئخ الدنکر قسم کے قیدی ہی تا دیسکی زیر فدیہ غلام ہوتے ہیں۔ ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کرنا اسلام کے احکام میں ہے۔

بہاءاللہ نے یہ کہکش کہ غلاموں کا بچا حرام ہے۔ ان غلاموں کی غلامی کو بخشنہ کرو یا۔ جو اسوقت غلام ہیں۔ کیونکہ اب ان کو خرید کر آزاد نہیں کرایا جا سکتا۔ ایسا ہی انتہے صرف یہ کہا ہے۔ کسی غلام کو خریدنا بھائیز نہیں سمجھتے ہیں کہا کہ بہر صورت غلام بیانا منع ہے۔ بہت سے لوگ دوسروں کو زبردستی پکو کر غلام بیانا کرتے تھے ماس کے خلاف بہاءاللہ نے کوئی حکم نہیں دیا۔

بہائی سمجھتے ہوں گے۔ کہ بہاءاللہ نے دنیا کی روکو دیکھ کر غلامی مکان انسداد کا معقول تعلام کر دیا ہے۔ مگر یہ وست نہیں۔ کیونکہ یہ حکم کوئی شخص قانون نہیں۔ اس سے نیادہ سے زیادہ غلاموں کی فروخت منع ثابت ہوگی۔ نیز بہاءاللہ نے دوسری طرف سو و خوری کو جائز قرار دیکھ لاکھوں غرباء کیلئے غلاموں سے بدتر زندگی بسرا کر نیکی قائدہ بھی مقرر کر دیا ہے۔

”فضلًا على العباد ربما احصل معاملات دیگر کہ مابین ناس متداول است آخر فرمودیم“ (شرقاۃ)

لیجن سو و نو زوں پر چہر بانی کر کے ہم نے سو و کوئی حلal کر دیا ہے۔

سو و کوئی جو اس کی صورت میں غلامی کے انسداد کا دعویٰ فرنیبِ نفس سے زیادہ حقیقت سے نہیں رکھتا۔ سو و دینے والے مقرر و قش غلاموں سے پذیر ہوتے ہیں۔ پھر سو و نو ری جنگوں کے پیدا کرنے اور لپاکر نے کا باعثت ہے۔ پس سو و نہ صرف افراد کی غلامی کا موجب ہے بلکہ قوموں کی غلامی اور تباہی کا موجب ہے۔ اسے جائز کر کے غلاموں کے بیچنے کو حرام کہتا گیا اثر پیدا کر سکتا ہے۔ بہائی شدیدیت کی بہاء اللہ کی خود ساختہ شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ عملی پیکیسوںی خصوصیت نہیں۔ اسی لئے بہائی اسے پروہن اخفار میں رکھتے ہیں۔ بہاء اللہ نے حکم دیا ہے کہ اہل عیالس کو چاہئے کہ مختلف زیانوں میں سے ایک زبان اور ایک رسم الخط انتخاب کر لیں۔ (۲۰۶) اسکے اول تو یہاں پیدا ہوتا ہے کہ وہ زبان جناب بہاء اللہ نے خود ہی کیوں تجویز نہ کر دی؟ دوسرے اگر بالفرض لوگ انگریزی زبان کو انتخاب کر لیں تو گیا "اقدس" کی عربی کو مٹا دیا جائیگا۔ اور کوئی بہائی "اقدس" کو اصل زبان میں لکھنا اور پڑھنا سکیں گا اور سترے عجیب بات ہو گی بہاء اللہ نے خود ایک زبان اختیار نہیں کی۔ کبھی فارسی میں لکھنے ہیں اور جنی عربی میں۔ خواہ عربی کس درجہ کی ہو۔ اور کبھی عربی اور فارسی سے مخلوط زبان میں۔ کیا اس عمل والے انسان کا یہ حق ہے کہ لوگوں کو ایک زبان کے بولنے اور لکھنے کے لئے انتخاب کا حکم دے؟ اگر یہ حکم انتخاب کا ایسا ہی قریعہ تھا تو بہاء اللہ کو عمل اسے اختیار کرنا چاہئے تھا۔ اس نے تو خود مختلف زیانوں کے سکیونے کی احتمال دی ہے۔ (۲۵۳) اندریں حالات پر حکم بھی محض زمانہ کی روکا تبتیح ہے۔

اسے امام کہنا ہے۔ کہ زیانوں اور بیکوئیں کا احتلاف خدا کا ایک نشان ہے۔ (الروم آیت ۲۲) اسکے اپنے اثر کے اندر یہ صفت نہیں۔ یاں قدر آن مجید نے عربی زبان کو امام الامم نے قرار دیا ہے جس کے سختی بیہی کو عربی زبان مذہبی طور پر سب قوموں اور ملکوں کی زبان ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود عليه السلام باقی سلسلہ احمدیوں نے عربی کے امام الامم ہونے پر اپنی کتاب یعنی *المرئ علیہ* میں مبسوط بحث کیا فرمائی۔

**حَدَّلَ أَصْنَهُ بِيَانٍ** ۱۵  
ہم نے ان پچیس تھوڑی صیات کے ضمن میں یہاںی شریعت کا لب لیا ب  
بیان کرو یا ہے۔ اس پر نظر تدیر ڈالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ صرف سطحی اور تاقابل عمل باتوں  
کا مجموعہ ہے۔ قرآن مجید اور اسلام کی حکم شریعت سے یہاںیوں کے ان احکام کو کوئی نسبت  
نہیں ہے۔ بہر حال اقدس سے یہ امر و لمحہ ہو جاتا ہے کہ انسان صد میں اگر کہاں سے کہاں تک  
ٹھکو کریں کھاتا ہو اجایہ پیچتا ہے۔

**كَهَلَّ أَصْبَلَتْ** میرے نزدیک یہاںی شریعت کا ایک حکم بھی ایسا نہیں جو روحانی، اخلاقی  
اور تمدنی لحاظ سے اسلامی تعلیم سے پہتر ہو۔ مجھے آج تک کسی یہاںی نے اپنی کتاب سے ایک بھی اسی  
تعلیم نہیں دکھائی۔ جو اپنی ذات میں اپنی ہو اور اسلام میں موجود ہو۔ یا کم از کم اسے یہاںی  
شریعت میں قرآن مجید کی نسبت پہتر اسلوب اور احسن پیرایہ میں بیان کیا گیا ہو۔ اب بھی میں  
اہل یہاد کو اس بارے میں کھلا چیلخ کرتا ہوں، کیا کوئی یہاںی اقدس میں سے ایک بھی اسی تعلیم  
دکھاسکتا ہے جو روحانی یا اخلاقی پہلو سے منفید ہو اور وہ قرآن کریم میں احسن ترین انداز  
میں موجود ہو، جب ایسا نہیں ہے تو یہاں اس کے اس مجموعہ سے قرآن حکیم کو منسون خ کہنا لست  
غلط اور گناہ ہے۔ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِيقَ إِلَّا الضَّلَالُ ۗ

بَه  
مَلَأَهُنَّ الْبَيْنَ  
وَلَوْزَنِي

## فصل مسقّم

### قرآن مجید زندہ اور غیر منسون حشریت ہے!

بہایت کی بنیاد سخ شریعت الامم بایت اور بہایت کی بنیاد اس عقیدہ پر کے عقیدہ پر ہے۔ کہ قرآن مجید اب زندہ کتاب نہیں رہی۔ وہ داعی شریعت نہیں، بلکہ ایک منسون شدہ کتاب ہے۔ بہائی یا الحوم اس عقیدہ کا کھلا افہار نہیں کرتے۔ تا مسلمان ناراض نہ ہوں۔ مگر اعتقاد سب کا یہی ہے۔ بہائیوں نے اس باطل عقیدہ کیلئے ایک وہمی سہارا بنا رکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمان کہلانیوں لے فرقے یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کی آیات میں سے بہت سی آیات منسون ہیں۔ منسون آیات کی تعداد میں اوتھیں میں شدید اختلاف ہے۔ جب اصول طور پر قرآنی آیات میں نسخ تسلیم کر دیا گیا۔ تو سو آیات کا منسون ہوتا یا سارے قرآن مجید کا منسون ہونا بہائی نقطہ نظر سے یکسان ہے کہ جون ۱۹۴۸ء کو میں جیقا فلسطین میں بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوقی افسندی سلطنت انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں یعنی جما عست احمدیہ کے سو اسارے فرقے نسخ فی القرآن کے قائل ہیں۔ اس لئے اگر ہم نے قرآن مجید کو منسون کہدیا۔ تو کوئی تئی بیان کی ہے۔ بلاشبہ اہل بہائیہ استدلال درست نہیں۔ کیونکہ اگر مسلمان کہلانیوں لے قرآن مجید کی تعلیم کے خلاف آیات قرآنیہ کے نسخ کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ تو بہائیوں کا یہ حق نہیں کہ وہ اس غلط عقیدہ کو سند بتالیں۔ قابل غور امر تو یہ ہے کہ آیا از روئے قرآن مجید و عمل تعالیم اسلام منسون ہو سکتی ہیں۔ اور فی الواقع منسون ہو گئی ہیں یا نہیں؟

آیت مَا نَسْخَ مِنْ آیَةٍ كَيْفَ مُفْهُوم | قرآن مجید کی بعض آیات کو منسون قرار دینے

و اے غیر احمدی اور سارے قرآن پاک کو منسون شکھنے والے بہائی علٹو ٹھہری سے قرآن مجید کی ایک آیت سے استدلال کرتے ہیں اور وہ یہ ہے:-

”مَا نَسْخَ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِيْهَا تَأْتِيْتَ بِخَيْرٍ مُّتَّهِّمًا أَقْرَأْتَ مِثْلِهَا أَكَمَّعْلَمَ“  
آتَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدْرِيْهِ (ریقرہ آیت ۲۰)

و مکہتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم اگر قرآن مجید کو منسون کریں گے تو اسکی مانندیا اس سے بہتر کتاب لائیں گے۔

فائلین نسخ کا یہ استدلال تابع نکبوست یعنی کمزور ہے۔ آیت قرآنی اور اس کے سیاق و سیاق پر تدریج کرنے سے بیخیال بالیدا ہوتا باطل ثابت ہوتا ہے۔ اولیٰ تو آیت زیر لنظر میں جملہ شرطیہ ہے۔ ماسٹر طیہہ ہے۔ اسی لئے نسخ پر حرم آئی ہے۔ علامہ ابن ہشام نے ماسٹر طیہہ غیر توانیہ کی مثال میں یہ آیت پیش کی ہے:- آیت کے معنے یوں ہونگے ”اگر ہم کسی آیت کو منسون کروں یا اسے بھلا دیں تو اسکی بہتریا اسکی مانند لاتے ہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

اس شرطیہ جملہ سے یہ استدلال کرنا کافی الواقع قرآن مجید کی بعض آیات یا سارے قرآن مجید منسون ہو گیا ہے۔ صاف کا خون کرتا ہے۔ اس سے (ببشر طیکہ لفظ آیت) سو مراد قرآن کریم کی آیت ہو) زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہو گا کہ اگر خدا تعالیٰ قرآن کے کسی حصے کو منسون کرے تو اس سے بہتر لائے گا۔ یہ ہرگز ثابت نہ ہو گا کہ الواقع اللہ تعالیٰ نے قرآن کے کسی حصے کو منسون کر دیا ہے۔ دوسرے اس آیت میں لفظ ”آیقہ“ سے مرا و قرآن مجید کی آیات نہیں۔ بلکہ بشر ایع ساقر کی تعلیمات ہیں۔ ازو رے لغت یہ لفظ اس معنی مکمل ہے۔ اور

ما قبل آیت صاف طور پر اس کی تعیین کر رہی ہے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

”مَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَفَرُوا مِنْ آهُلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكُونَ آنَّ بِيَقْنَاعٍ عَنْهُمْ“

وَمِنْ خَيْرِ مَا تَرَكُوكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ (بقرة آیت ۱۰۵)

ترجمہ کے اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یہ پڑھ دیجیں۔ کہ اسے مسلمانوں نے پر تمہارے رب کی طرف سے خیر یعنی قرآن گریم کا نزول ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ یہ سکو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے منصوص کر لیتا ہے۔

السَّبِيلُ فِي فَضْلِ الرَّاحِمِ

یہ آیت صاف طور پر بتارہی ہے مگر مَا تَشَكَّحُ مِنْ آيَةٍ مِّنْ أَنَّ الْأَهْلَكَاتِ كَبَّ اعْتِراضاً کا جواب دیا گیا ہے جو کہتے تھے کہ قرآن کے نزول سے تورات و انجلیں کو منسون مانتا پڑیں گا۔ اور یہ فتنا میں اعتراف یافت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا جواب وَاللَّهُ يَعْلَمُ بِمَا تَرَكُوكُمْ میں دیا ہے۔ اور اہل کتاب کو مَا تَشَكَّحُ مِنْ آیَةٍ مِّنْ اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ تم اعتراف کرنے کی بجائے یہ دیکھو۔ کہ آیا قرآن مجید تمہاری کتب سے اعلیٰ تعلیم پر مشتمل ہے یا نہیں؟ اگر اسکی تعلیم کتب سایہ سے اکمل و جامع ہے۔ تو تمہارا اعتراف بے محل ہے۔ پس آیت مَا تَشَكَّحُ مِنْ آیَةٍ کسی صورت میں بھی قرآن مجید کی آیات کے منسون ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔ اسکا مفہوم تو صرف یہ ہے کہ قرآن مجید نے تورات انجیل وغیرہ کتب سایہ کو منسون کر دیا ہے کیونکہ یہ ان سے اعلیٰ اور اُنکی تعلیمات لیکر آیا ہے۔

**آیت شریعت کیا آتی ہے؟** آیت مَا تَشَكَّحُ مِنْ آیَةٍ آفْ نُذُنْبِهِ سے اصولی طور پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نئی شریعت صرف مندرجہ ذیل صورتوں میں آتی ہے۔ اول سایہ شریعت شخص (القوم یا جنہیں) کے باعث و نیک و اترہ کے لئے غیر مکتفی ہو جائے۔ اسکم قوائیں اپنی ذات میں تبدیلی کے مقتضی ہوں۔ دوسری سایہ شریعت محفوظ رہے ملکہ اسمیں تحریک و تغیر واقع ہو چکا ہو۔ سوم۔ پہلی شریعت کے احکام زبان وغیرہ کی محدودیت کے باعث زمانہ کی رفتار کے مطابق نئی ضرورتوں کو پورا نہ کر سکتے ہوں۔ وہ پیچھے رہ گئے ہوں۔ اور زمانہ آگے نکل چکا ہو۔ ان تین صورتوں میں ہی پہلی شریعت کو منسون کر کے نئی شریعت لائی جاتی ہے۔ اور لازماً نئی شریعت سایہ شریعت سے تفصیلات میں اقلی ہوگی۔ اور

اصول میں کم از کم اس کے بہا بر ہوگی۔

اس قاعدہ کی روشنی میں بھی الگ خور کیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ نسخ قرآن کا ادعا مخصوص ہم ہے  
بائی اور بہائی زعماء کا اقرار کہ قرآن مجید میں بتانا چاہتا ہوں کہ نہ صرف آیاتِ قرآنی  
عالمگیر، اکمل اور جامع شریعت ہو اور واقعیت سے یہ ثابت ہے کہ قرآن مجید اعلیٰ  
ترین تعلیمات اور ہمہ گیریز ہدایات پر مشتمل کتاب ہے۔ بلکہ خود بائی اور بہائی لیڈروں کو بھی  
اسکے اقرار کے بغیر چارہ نہیں رہا۔

(۱) علی محمد پاب پ نے لکھا ہے :-

”در زمان نزول قرآن افتخار کل بفصاحت کلام بود اذین جمیت خداوند قرآن را با علی علو  
فصاحت تازل فرمودو اور اسمجرة رسول اللہ قرار واد و درست آن خداوند اثبات حقیقت  
رسول اللہ و دین اسلام تقریب و ایامیات کا عظیم بیان است ۱۵“

اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ نزول قرآن کے وقت فصحا کو اپنی فصاحت پہنچا  
اسلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اپنی اعلیٰ درجہ کی فصاحت میں نائل کیا کہ اس سے زیادہ  
تصویر نہیں ہو سکتی۔ اور اس میں آنحضرت اور اسلام کی صداقت کا اثبات عظیم بیانات  
کی گیا ہے۔

(۲) عبد البهاء افتخاری تحریر کرتے ہیں :-

”یک سمجھو از مجررات قرآن این است کہ قرآن حکمت بالغہ است پسریعت در نہایت  
التفان کہ روح آن عصر بود تا سیس سے خرید۔ و اذ این گز شستہ مسائل تایخیت و مسائل  
ریاضیہ بیان سے خاکہ کے مخالف قواعد فلکیت آن زمان بود بعد ثابت شد کہ منطبق قرآن حق بود“  
ترجیحہ۔ قرآن مجید کے مجررات میں سے ایک سمجھو یہ ہے کہ قرآن حکمت بالغہ ہے اس نے  
نہایت رانحن و احکام سے ایک ایسی شریعت کی بنیاد قائم کی ہے جو اس زمان کے لوگوں کے لئے

لہ بیان قلی ص ۱۳۱۔ ۱۳۱ خطابات عبد البهاء عبدالصمد

زندگی کی روح ثابت ہوئی۔ قرآن علاوہ شریعت کے تاریخی اور ریاضی کے ایسے مسائل بھی بیان کرتا ہو جو اس زمانہ کے قاعدہ فلکیہ کے خلاف تھے۔ اور بعد ازاں یہ ثابت ہو گیا کہ قرآن مجید کا بیان ہی دست ہے۔  
 (۳) جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں :-

مَنْ عَقْلَ جِزْنَىٰ كَمْ تَوَانَدَ كَشْتَ يُرْفَسَهُ آسَ مُحِيطٌ  
 عَنْكِبُوتَهُ كَمْ تَوَانَدَ كَرْدَ سِيمَرَغَهُ شَكَارَهُ ۝

یعنی جس طرح مکڑی سیمرغ کا شکار نہیں کر سکتی۔ اسی طرح انسانوں کی عقل قرآن مجید کے بھرپور ادا و خیر حدود معارف و حقائق کا احاطہ نہیں کر سکتی ۝  
 (۴) الفضل بہائی مبلغ لکھتے ہیں :-

”وَهَذِهِ الْآيَاتُ صَرِيحَةٌ فِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَا تَرَكَ شَيْئًا يَنْتَهِي  
 بِالْذِيَانَةِ الْإِلَهِيَّةِ وَالشَّرِيعَةِ النَّبُوَّيَّةِ أَصْوَلًا وَفَرْوَانًا وَجَهَّةً  
 وَبِرْهَاتًا وَمَصْدَرًا وَمَالًا إِلَّا وَفَصَلَهُ وَبَيَّنَهُ وَأَظْهَرَهُ  
 وَأَعْلَمَهُ فِي هَذِهِ السَّفَرِ الْمَجِيدِ وَالْكِتَابِ الْعَنْ بَنِ الْمُعْمَدِ ۝“

ترجمہ:- نعمت‌الله مجید کی یہ آیات صراحت سے بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانی مذہب پر  
 نبیوں کی شریعت کے اصول، فروع، دلائل و برائین مصدر اور نتیجہ۔ غرض ہر امر کو اس قرآن مجید اور کتاب  
 عزیز میں نہایت تفصیل کے اور کھوں کر بیان کر دیا ہے۔ کوئی پہلو ترشیحہ منکل نہیں چھوڑا۔

(۵) جناب بہاء اللہ عکاکی زندگی میں لکھتے ہیں :-

”أَلْأَهْلُ تَوْجِيدُ دِرَاعِصَارِ اِخْبَرِهِ بِشَرِيعَتِ غَارٍ بَعْدَ اِحْضَرَتِ خَاقَمْ رُورِ حَاسِوَادَ فِرَادَهُ عَلَى  
 مَنْ نَوْدَمَهُ بَدِيلَشَ تَشْبِثَ - بَنِيَانِ حَصَنِ اِمْرِتَزَ عَرَعَ نَمَى شَدَوْ دَمَانَهُ، تَمُورَهُ خَرَبَ تَمَى  
 كَشَتَ - بَلَكَ دَلَنَ وَقَرَرَ بِطَرَازِ اِمَنَ وَامَانَ دَرَيَنَ وَفَانَزَ - اِزْغَفَلَتَ دَانَخَلَاتَ، اِمَتَ مَرَحَرَهُ  
 وَدَعَانَ الْفَسَ شَرِيرَهُ مَلَتَ بِيَضَاءِ تَيَرَهُ وَضَعَيَفَ مَشَاهَدَهُ مَكَتَبَهُ ۝

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہدیعت غارت تو کامل و مکمل ہے جو حروف مسلمانوں کا  
قصوہ ہے۔ کہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کریں۔ تو دنیا بھر میں اسن وامان فاقہم ہو جائے۔  
ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ بھائی و بیانی زینماں کے نزدیک بھی اسلامی مشہدیعت  
فعص تریں۔ اکمل تریں۔ غیر محدود معارف پر مشتمل، عالمگیر اور زندہ کتاب ہے۔ ایسکی تعلیم  
کے ذریعہ دنیا میں امن فاقہم ہو گا۔ پس اندریں حالات لشیخ قرآن کا ادھار خود بخوبی دخل طی ہو جاتا ہے۔  
**قرآن مجید محفوظ اور تحریف نہ ہے** جب قرآن مجید کامل شریعت ہے۔ ہر زمانہ کی ضرورت کیلئے  
**میسر اشرار لغتی نہ ہے** اس میں احکام موجود ہیں۔ تواب ایسکے منسوج ہونیکی ایک  
ہی صورت ہو سکتی تھی۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید میں نہ عوذر یا بعد تحریف ہو جائے۔ اور وہ محفوظ کتاب  
نہ رہے۔ واقعیت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نازل کرنے کے ساتھ ہی وعدہ فرمایا تھا۔  
کہ **إِنَّا نَخْرُنُ آتَيْنَا الْذِكْرَ قَرَأَتِ الْأَنْذَالَةَ أَهْمَارٌ فَظُلْقُونَهُ** (الحجج آیت ۲۹) کہ ہم نہیں اس  
قرآن کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اسکی حفاظت کریں گے۔

اسلام کی تاریخ گواہ ہے۔ کہ اسد تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو ہر زمانہ میں پورا کیا قرآن مجید  
کا محفوظ کتاب ہونا و شمنان اسلام کو بھی سلم ہے۔ ۱۱) جو من میں مستشرق تولڈیک لکھتے ہے:-

**"Efforts of European scholars to prove the  
existence of later interpolations in the Quran  
have failed."**

ترجمہ:- یورپین علماء کی یہ کوششیں کروہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی  
ہوئی ہے۔ بالکل ناکام ثابت ہوتی ہیں۔  
**سر و لیم میور نے لکھا ہے:-**

**"There is otherwise every security internal**

and external that we possess that text which Mohammad himself gave forth and used.

ترجمہ: اسکے علاوہ ہمارے پاس ہر ایک قسم کی صفات موجود ہے۔ اندر وہ شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی بھرپور کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اور اسے استعمال کیا کرتے تھے؟

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں قرآن مجید کی حفاظت کروں گا۔ اور ہر قسم کی تحریف سے اس محفوظ رکھوں گا۔ تاریخی واقعات سفاب ہیں کہ قرآن کریم ایک محفوظ شریعت اور ہر قسم کی تحریف سے مبرأ ہے۔ پس نسخ قرآن کا خیال مخصوص معاندانہ خیال ہے۔ ورنہ اندر ہیں حالات نئی شریعت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

**قرآن مجید کے منسوب خواہ** بہائی کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام نہ ہونے پر دلائل ہے لیکن اب وہ منسوب ہے۔ میں ذیل میں قرآن مجید کی وہ آیات درج کرنا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید غیر منسوب شریعت ہے۔ دنیا کے آخر تک اب یہی قانون رتبائی نجات کا ذریحہ ہے۔ قرآن مجید کی یہ آیات اہل بہاء اور ان غیر احمدیوں کے خلاف بحثت ہیں۔ جو قرآن مجید کو خدائی کلام مان کر اس کے منسوب ہوئیکے فتنائیں ہیں۔

**پہلی آیت۔ آئیوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَآتَيْتُكُمْ نُعْمَلَيْكُمْ وَرَفِعْتُكُمْ لَكُمُ الْأَرْضَ لَمَحِيَّنَا**۔ ترجمہ۔ اسوقت (نزول قرآن کیسا تھا) میں نے تمہارے دلیں کو کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پورتی کر دی ہے۔ اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔

**دوسری آیت۔ إِنَّ الدِّينَ يَعْنِيْنَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَرْضَ لَمَحِيَّنَا**۔ ترجمہ۔ کامل نہ ہب اس۔ کے نزدیک۔

اسلام ہی اسے ہے۔“

**تیسرا آیت۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْدِّينَ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَخْرَجِ مِنَ الْخَيْرِ نِعَمٌ ۝ ترجمہ۔ جو شخص اسلام کے سوا اکسی اور مذہب کو بطور دین اختیار کریگا۔ اس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آئندہ زندگی میں ناکام لوگوں میں سے ہو گا۔**

**چوتھی آیت۔ أَفَغَيْرَا اللَّهُ أَبْتَغَيْ حَكَمًا وَهُوَ الذِّي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينَ أَتَيْتُهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنْزَلٌ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِيقَ فَلَا تَكُونُنَّ مِنَ الْمُمْتَنَّ بِيَقَنَّ وَتَمَتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ترجمہ۔ کیا اس کے سوا ایسی کسی اور حکم کو مان لوں۔ حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف یہ کتاب تمام تفصیلات پر مشتمل بنانے کا ہے جنکو ہم نے اس کتاب کا ختم عطا کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ تیرے رب کی طرف سے اٹل قانون کے ساتھ اتری ہے۔ تو شک کرنے والوں میں سے مت بن۔ اس کتاب پر صدق و عدل کے لحاظ سے تیرے رب کی شریعت تکمیل ہو گئی۔ اسکے کلمات کو کوئی تبدیل کرنیو الانہیں۔ وہ سُنْنَة اور جانتے والا ہے۔“  
نوٹ۔ ان آیات میں اسلام کے کامل اور دائمی قانون ہونیکا ذکر کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی اور دین بارگاہ ایتھری میں مقبول نہ ہو گا۔ نیز قرآن مجید کے مفصل و مکمل اور غیر منسون شریعت ہونے کا بھی بیان ہے۔**

**پانچویں آیت۔ وَهَذَا ذِكْرٌ مُبَارَكٌ أَنْزَلْنَاهُ أَقَاتُّهُمْ لَهُ مُنْكَرٌ فَوَلَهُ**

ترجمہ۔ یہ تصحیحت نامہ تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ ہم نے اسے آمارا ہے کیا تم اسکے منکر ہو؟“  
**چھٹی آیت۔ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَلَمِينَ وَلَتَعْلَمُنَّ تَبَأَّهُ بَعْدَ حِينَ ۝ ترجمہ۔ یہ قرآن سب جہانوں اور زمانوں کیلئے ذکر ہے تمہیں اسکی اس پیشگوئی کی حقیقت کچھ حصہ بعد معلوم ہو گی۔“**

لہ آل عمران آیت۔ ۳۵ الانعام آیت ۱۱۲۔ ۳۶ الانبیاء آیت۔ ۳۷ الص ص آیت ۱۱۷

**سَوْمَيْنِ آیت - وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدَّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ  
مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيَّجًا عَلَيْهِ ۗ** - ترجمہ - ہم نے فتاویٰ رہنے والی تعلیم پر مشتمل کتاب تجویز نہیں  
کی ہے۔ اس حال میں کہ وہ کتاب کتب سابقہ کی مصدقہ ہے۔ اور ان پر نگران ہے۔

**نُوٹ - ان آیات سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید تمام برکات پر حاوی ہے۔ اور وہ ہمیں  
نہ ہے۔ یعنی دوسری کتب کی صحت و عدم صحت کا معیار ہے۔**

**آٹھویں آیت - وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ ۖ  
هُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَى لِلْمُسْلِمِينَ ۗ** ترجمہ - ہم نے تجویز پر شریعت  
ہر ضروری حکم کو بیان کرنے کیلئے اور ہدایت و رحمت تیز ملاؤں کیلئے بشارت کے دنگ میں  
ناzel کی ہے۔

**نوبی آیت - وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَنْ لِلَّتَائِسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ  
وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَّ لَاهٌ** ترجمہ - ہم نے اس قرآن میں تمام لوگوں کے  
لئے ہر ضروری تعلیم بوضاحت بیان کر دی ہے لیکن بعض انسان بہت جھگڑتے ہیں۔

**وسُویں آیت - وَلَقَدْ صَرَّفْنَا بُنَائِ اللَّتَائِسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ  
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۚ قُرِأْنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوْجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقَوْنَ ۚ**  
ترجمہ - ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی عمدة تعلیم اور سب دلائل بیان کر دیتے ہیں تا لوگ نصیحت  
حاصل کریں۔ ہم نے اس قرآن کو فصیح زبان والا اور ایسا بتایا ہے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی بھی نہیں  
ہے۔ تا لوگ تقویٰ حاصل کریں۔

**نُوٹ - ان آیات میں قرآن مجید کی شریعت کو جامع، ہر کجی سے میرا اور ہر ضروری  
تعلیم پر مشتمل قرار دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں آمثنا کے کئی معنے ہیں جن میں سے الحجۃ  
دلیل، الحدیث، عمده بات، الایہ، نشان صداقت، العبرۃ، نصیحت کی بات۔**

کے بھی ہیں۔ (اقرب الموارد)

گیارھوں آیت۔ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْأَرْضُ وَالْجَنَّةُ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا  
بِيَمْلِدٍ هَذَا الْقُرْآنُ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْكَانَ بَعْضُهُمْ لِيَبْعَضُ  
ظَهِيرَاهُ وَلَقَدْ صَرَفْنَا لِلّٰهَا مِنْ كُلِّ مَثَلٍ قَابِيٍّ  
آكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ ترجمہ۔ اعلان کر دے کہ اگر انہیں وہ جن ملک بھی اس  
قرآن کی مثل بنائیکا ارادہ کریں۔ تب یہی باوجود ایک دوسرے کی مدد کرنیکے وہ ایسا ہر گز نہ کر سکے گے۔

اس قرآن میں ہنسنے ہر پہلو سے دلائل کو ذکر کر دیا ہے مگر یہی لوگ پھر بھی ناشکری پر صرف ہتھی ہیں۔  
پارھوں آیت۔ أَمْ يَقُولُونَ إِنَّ رَبَّهُمْ أَفْتَأَهُمْ قُلْ قَاتُوا يَعْشِرَ سُوْرَةِ مِثْلِهِ  
مُفْتَرَّ يَأْتِ وَإِذْ عُوا مِنْ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللَّٰهِ إِنَّمَا أَنْذَلَ بِعِلْمٍ اللَّٰهُ وَأَنَّ لَا  
لِلَّٰهِ إِلَّا هُوَ فَهُلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ ترجمہ۔ کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ رسول نے یہ کلام خود  
گھر طریقہ ہے۔ تو کہسے کہ تم بھی گھر کراس کی مانند وسیں سوتیں ہی پیش کرو۔ اور اگر تم سچے ہو تو پرانے  
معیوداں باطلہ سے دعا یعنی بھی کرو۔ ان کو بھی بلا ولیکن لیے مشرکو! اگر وہ معیوداں باطلہ تمہاری  
درخواست کو نہ قبول کریں۔ یا اسے مسلمانو! اگر یہ مخالفین اس جملے کو قبول نہ کر سکیں تو جان لو۔ کہ  
قرآن مجید اس کے علم پر مشتمل ہے اور اس کے سوا کوئی معیود نہیں۔ اس کیا تم مسلمان بنتے ہو؟

تیرھوں آیت۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا لِلَّٰهِ كَمَا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ  
لِكِتَابٍ عَدِيرٍ يُرَكِّبُهُمْ حَمِيمٌ ۝ ترجمہ۔ جن لوگوں نے اس ذکر کا انکار کر دیا۔ جب وہ ان کے پاس آیا  
توہ سخت گرا ہی میں ہیں (تحقیق قرآن وہ فالب کتاب ہے۔ کہ باطل اسمیں نہ آگے سے من پس بھیسے سے  
راہ پا سکتا ہے۔ وہ حکیم و حمید کا نازل کردہ کلام ہے۔ یعنی نہ لگز شہزادی علوم و اتفاقات قرآن کو غلط ناتاب

کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی آئینہ کو تعلیم قرآن کو باطل اور مفسون خاتمت کر سکتے ہے۔

**نوٹ** - ان آیات میں قرآن مجید کو سیئے نظریہ - عدیم المثال اور ہمیشہ غالب و حق خاتمت ہوئے والی کتاب قرار دیا گیا۔

**۱۴** حِوَادِصُوْبِنْ آَيْتٌ - ثُمَّ بِحَمْلِنَاكَ عَلَى شَكَرِيَّةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبَعُهُمَا  
قَلَّا شَكَرِيَّةٍ آَهُوَ أَبْعَدُ الَّذِي يُنَزَّلُ لَهُ تَرْجِيمَةً مُوسَوِيًّا (ورکے بعد) پھر ہمیشہ تجوہ کو  
امر دین کی کامل شریعت پر فاہم کیا ہے۔ تو اسکی پیروی کرتا رہ۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی  
پیروی نہ کر۔ جو حقیقت ہے آگاہ ہمیں۔

**۱۵** پَنْدِرِصُوْبِنْ آَيْتٌ - إِنْ هُوَ إِلَّا فِي كُلِّ الْعُلُومِ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ  
آَنْ يَتَسْتَقِيمَ ۝ ترجمہ۔ یہ قرآن سب لوگوں کیلئے باعثت عزت ہے۔ ہاں ان کے لئے  
راہ استقامت ہے جو استقامت اختیار کرنا چاہیں۔

**۱۶** سُوْطِرِصُوْبِنْ آَيْتٌ - إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَضْلٌ وَمَا هُوَ بِالْمُتَنَاهٌ ۝ ترجمہ۔ یہ مفسون  
ہونے والا کلام ہے۔ اس میں کسی قسم کی غیر خوبی یا بے اصول نہیں۔

**۱۷** نوٹ - ان آیات میں قرآن مجید کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس پیروی کو ترک  
کرنا یا کرنا سمجھا ہلا نہ خواہش قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کو استقامت کا ذریعہ بتایا گیا ہو۔  
ہاں اسے "قول فضل" کہا گرہ مفسون خ ہونیوں الا قانون کہا گیا ہے کیونکہ لغت کی کتاب میں  
بلکہ اسے "امرهم" یا مرفصل اسی لا رجعة فیه و لا مردله۔ کہ فصل اسی کو  
کہتے ہیں۔ جسیں رجوع کرنے یا استمفسون کرنے کی گنجائش نہ ہو۔

**۱۸** سُرِصُوْبِنْ آَيْتٌ - أَللَّهُ قَوْلٌ أَحْسَنَ الْحَدِيْثَ كَتَابًا مُشَكَّلًا  
مَشَافِي تَقْشِيْشَ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِي يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ كَلِيلُهُمْ جُلُودُهُمْ  
وَ قُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدًى عَنِ اللَّهِ يَهْدِي جَمِيعَ يَمِينَ مَنْ يَشَاءُ وَ

مَنْ تُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا كَانَ مِنْ هَادِهِ تَرْجِهٌ۔ اسدر ہی نے بہترین تعلیم ایسی کتاب کی صورت میں نازل فرمائی ہے جو انسانی فطرت کیلئے عین موزون ہے۔ پھر انہی خشیت اسدر رکھنے والوں کے جسم اسکو سن یا پڑھ کر کیپا اٹھتے ہیں۔ اور ان کا ظاہر و باطن ذکر الہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ نیز اسدر کی ہدایت ہے جسے چاہتا ہے اسکے ذریعہ کامیاب بنانا ہے۔ اور جسکو احمد تعالیٰ گراہ قریب ہے۔ پھر اسے کون رہنمائی کرنیو لا ہو گا؟

اَطْهَارُ حَوْلِنَا اَيْتَ رَبَّكَ لَقُرْآنَ حَكَرْ نِيمَ دِينِ کِتَابٍ شَكْنُونِ اَوَيْمَشَةٌ  
اَلَا الْمُحَمَّدُ وَنَّ هَذِنْ يَوْمَ رَسُوتُ الْعَالَمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ یہ بیشتر پڑھ جانے والی معجزہ کتاب ہے۔ یہ دنیا کے آخر بھاگ، کتاب کنون کی صورت میں رہے گی۔ اسکے معارف صرف پاکیاں و مظہروں ہی معلوم کر سکیں گے۔ یہ رب العالمین کی نازل کردہ وصیہ ۶

اَمْسِرُوْنِ اَيْتَ۔ اَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَعْصُدُ عَنِ الْلَّهِيْنِ هُنَّ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ  
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَكِيْمًا ۝ ترجمہ۔ یقیناً یہ قرآن ان طریقوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور تجیا بیشتر کرتا ہے پوہر زمانہ میں صحیح اور قائم رہنے والی ہیں۔ پھر وہ نیک اعمال بھاگیوں کو بشارت دیتا ہے۔ کہ ان کو ہست اجر ملے گا۔

نُوْث۔ ان آیات میں قرآن مجید کو فطرت انسانی کیلئے بہترین شریعت قرار دیا گیا ہے۔ اسکے حقائق و معارف کو نہ ختم ہو نیو الاخر اسہ پشاپا ہے۔ اور پھر زمانہ میں اس کی ہدایات کو آشُقُمْ کہا گیا ہے۔ کیا ایسی تعلیم کو مفسون کہا جا سکتا ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ اَيْتَ۔ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا اَرْبَيْتِ اَنَّ قَوْمِيْ اَتَخَذُ فِي اَحَدَ الْقُرْآنَ  
قَهْبَجْرُ دَاهَ ۝ ترجمہ رسول کریم کہاں گے کہ اسے میرے رب بھیری قوم نے اس بے مثال قرآن کو جھوپی ہوئی کتاب کی طرح بنادیا ہے؟

نُوْث۔ یہ آیت ماسیقی کیسا نہ کلکر تیار ہی ہے۔ کہ قیام سکون رسول کریم سلسلی اللہ علیہ وسلم

لہ الزمر آیت۔ ۱۷۵۔ اور قعدہ آیت۔ ۲۹۔ ۱۷۶۔ بخ اسراء بیل آیت۔ ۱۷۷۔ الفرقان آیت۔ ۲۴۔

الله تعالیٰ کے سامنے شکایت کریں گے۔ کہ میری قوم نے اس قرآن کو ترک کر دیا تھا۔ اس جگہ قومی سو  
خرا و امرست احیات لئی مسلمان کہلائے والے ہیں۔ جیسا کہ مہجوداً کے فریضے سے بھی ظاہر ہے  
قابل غور امر ہے۔ کہ الگ قرآن مجید نے منسوخ ہو جانا تھا تو قیامت کے دن اس شکوہ کے کیا معنی ہو  
سکتے ہیں۔ کیا جواب میں یہ شکا جائیگا کہ ہجور کا سوال نہیں۔ وہ تو منسوخ ہی ہو چکا تھا بھائی  
کہتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ کا دعویٰ ہی قیامت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پھر یہ آیت بہائیت کے بطلان  
پرنس قاطع ہے۔ گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہاء اللہ کے دعوے کے وقت  
الله تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔ کہ اے خدا! اب بہاء اللہ اور یہا بیوں نے اس قرآن کو منسوخ  
و مترک کرنیکی تجویز کی ہے۔ تو اپنے وعدہ *إِنَّمَا تَنْهَىٰنَا اللَّهُ حُرِّقَ إِنَّمَا لَهُ حَفْظُونَ* کے  
مطابق اسکی حفاظت فرم۔ اہل ایمان کو مبارک ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی دعا کو قبول فرمایا اور حضرت احمد جری اللہ کو باری محدثی کانگہیان بنانکر مجید یا جس نے  
فسر نایا:-

”قرآن شریف کو ہجور کی طرح رنج چڑھوڑ کر تہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں وہ آسمان پر  
غرت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ انکو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔  
نوع انسان کیلئے زر و تزہیہ زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور  
شیعیں نہیں۔ مگر مجھ صدقہ اصل ادیہ علیہ وسلم“

اکیسویں آیت۔ *وَأَنْذِلْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابٍ رَّيْسِكَ لَا مُبَتَّلٌ*  
*لِكَلَّاتِهِ وَلَكَ تَحْمِدَ مِنْ دُوْنِهِ مُلْتَحِدٌ*<sup>۱</sup> ترجمہ۔ تو اپنے رب کی اس کتاب کی تلاوت کیا کر  
جو تہپروگی ہوئی ہے۔ اسکے کلمات و احکام کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں۔ اور تجھے اس کے سوا کوئی جانشینا نہ بلیگی۔  
نوٹ۔ اس آیت میں صریح طور پر بتایا گیا ہے کہ دنیا مٹھو کریں کھا تیکے بعد آخر کا رخدال حالا  
کو سُر شدید یعنی قرآن مجید کی طرف ہی رجوع کریگی۔ اور اسکے منسوخ قرار دینے کی کوششیں

ناکام ثابت ہوں گی۔

**بِيَسِّوْنَ آیَتٍ** - جَعَلَ اللَّهُ الصَّغِيرَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ  
وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْمَهْدِيَ وَالْقَدَّارَ شَدِّ ذِلِّ الْعَدْلِ تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي  
الْبَسْطَوَاتِ وَمَا فِي الْأَذْرِفِ وَأَنَّ اللَّهَ يَكُلُّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ<sup>۱۷</sup>

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو لوگوں کیلئے نورت والا اگھر اور ہمیشہ قائم رہنے والا قید بتایا ہے۔ ایسا ہی اس نے نورت والے جہیتے۔ قرمیان اور ان کے گلے کے ہارہمیشہ کیلئے جاری کردیئے ہیں ستاہم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ زین و آسمان کی سب باروں کو بخوبی جانتا ہے۔ اور کوئی پیر اسکے علم سے باہر نہیں۔

**نُورٌۤ** - اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک کعبہ کو حج کا مقام مقرر فرمایا ہے اور اس امر کو اپنی ہستی اور اپنے علم کی دلیل پہنچایا ہے۔ گویا یہ آیت اللہ الحرام کا حج اسی وقت مسوخ قرآن دیا جاسکتا ہے۔ جیکہ دنیا باقی نہ رہے۔ اسلامی حج کے غیر منسون خ ہونیکا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وین اسلام بھی کبھی مسوخ نہ ہوگا۔

**بِيَسِّوْنَ آیَتٍ مِّنْ عِدَّةِ الشَّهْرُ عِنْدَ اللَّهِ أَثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي  
كِتَابِ اللَّهِ يَقِيمُ خَلْقَ السَّلْوَاتِ وَالْأَذْرِفِ مِنْهَا أَرْبَعَةُ حُرُومٌ ذِلِّكَ  
الَّذِينَ الْقَيْمِمُونَ** - ترجمہ۔ اللہ کی طرف سے شریعت میں ہمیتوں کا شمار بارہ۔ جہیتے مقرر ہے جیسی کہ اس سے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور یہ میں سے چار حرمات و اسلیہ جہیتے ہیں۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والا قانون ہے۔  
نُورٌۤ اس آیت میں سال کے بارہ ہمیتوں کو ابتداء دنیا سے شروع ہونیوالا اور دنیا کے آخر تک قائم رہنے والا قانون بتایا ہے۔ یہاں آصر اور بابا نے بارہ کی بیکارے ایسیں جہیتے مقرر کریں کی ناکام کو شش کی ہے۔

**بِيَسِّوْنَ آیَتٍ** - رَسُولُ اللَّهِ يَسْلُو بِحَسْفًا مُظْهَرٌ وَفِيهَا كُتبٌ  
قَيْمَمَةٌ <sup>۱۸</sup> ترجمہ۔ یہ اللہ کا رسول ہے۔ جو پاکیر ہمیشہ (قرآن مجید) پر حکم سُنوارا ہے۔ مُحْمَّدوں (لئے قرآن مجید)

۹۶۔ سے توبہ آیت۔ ملکہ الجیش آیت ۲۷، سورہ

میں تمام وہ کتاب میں اور احکام موجود ہیں۔ جو ہمیشہ قائم رہیں گے۔

**نوبت ۱۱**۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سابقہ کتب کے بھی وہ احکام جو قائم رکھنے والے کے قابل تھے قرآن مجید میں جمع کردیئے گئے ہیں۔

**پیچیسویں آیت** (الف) الْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَ  
لَكُمْ يَجْعَلُ لَهُ عِوَجَاهَ قَيْمَاتٍ لِّيُنذِرَ بَاسًا شَدِيدًا مِّنْ لَدُنْهُ وَ يُبَشِّرَ  
الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَهُمْ آجِنَّا حَسَنَاتٍ (ب) فَآقِمْ  
وَ جُهْلَكَ لِلَّذِينَ الْقَيْمِمُونَ قَبْلٰ اَنْ يَأْتِيَ يَوْمُ الْاَمْرِ ذَلِكَ مِنَ اللّٰهِ  
يَوْمَ مَيْزِيْنٍ يَصْنَدَّ عُوْنَانٌ

(ت) ترجمہ (الف) سب تعریف اسد کا حق ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب (قرآن مجید) نازل کی ہے۔ اور اس کتاب میں کسی قسم کی کنجی نہیں رہنے دی۔ اس کتاب کو ہمیشہ رہنے والے اور کبھی نسخہ ہونیوالی کتاب بنایا ہے۔ تا وہ اس مشدید جنگ اور عذاب سے ڈرائے جو اسد کی طرف سفر آئیوا الہ ہے۔ اور ان مومنوں کو بثارت دے جو نیک اعمال بجا لاتے ہیں کہ ان کیلئے بہترین بدل مقدار ہے۔ (ب)  
تو اپنی ساری توجہ اس نہ نسخہ ہونیوالے دین کیلئے صرف کر۔ پیشتر اسکے کہ اسد کی طرف سفر وہ عذاب کا دن آئے جو دور نہ کیا جاسکے۔ اور لوگ اسدن پر گندہ ہوں گے۔

**نوبت ۱۲**۔ پہلی آیت میں اسد تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق وہ باتیں بیان فرمائی ہیں۔

(الف) لَكُمْ يَجْعَلُ اللّٰهُ عِوَجَاهًا۔ اس میں کوئی کمی نہیں۔ اس کے بیان میں کوئی اعوجاج نہیں۔ (۱۴) قَيْمَاتًا۔ وہ ان اعلیٰ و فاقیم رہنے والی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ جو کبھی نسخہ نہ ہوں گی۔ یہ آیت بھی قرآن پاک کے جزوی یا کلی طور پر منسخ نہ ہونے پر صریح نص ہے دوسری آیت میں اسلام کو الَّذِيْنَ الْقَيْمِمُ قرار دیا گیا ہے۔

**الْقَيْمِمُ کی لغوی تحقیق** مترجمہ بالا آیات میں سے آیت ۱۲ میں کعبہ کیلئے قیاماً

لِلْتَّشَائِسِ کا لفظ وارد ہوا ہے۔ آیت ۱۲ میں پارہ ہمینوں کے قاعدہ کے متعلق "الَّذِينَ

الْقِيمَمْ آیا ہے۔ آیت ۲۲۴ میں قرآنی احکام کو خواہ وہ سابقہ کتب میں بھی مذکور تھے بنواہ صرف قرآن نے ذکر کئے ہیں۔ **كُتُبْ قَيْمَةً** قرار دیا گیا ہے۔ آیت ۲۵ الف میں قرآن مجید کیلئے **قِيمَةً** کی صفت مذکور ہوئی ہے۔ اور آیت ۲۶ بت میں اسلام کیلئے **الَّذِينَ الْقِيمَمْ** کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ آئینے اسیہ ہم اس لفظ کی تعریف تحقیق کریں آلْقِيمَمْ کا لفظ قیام اور قسم مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ قیام کے معنے کھڑے ہونے اور دائیم رہنے کے ہیں۔ قام علی الامر دام و ثبت۔ وہ ہمیشہ ثابت ہے۔ (اقریب الموارد) قام عندہم الحق: اسی ثبت ولم يزد و منه قولهم اقام بالسكن هو بمعنى الثبات حق کے قائم ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی حکمرانی ہمیشہ کیلئے راست ہو گیا۔ اور وہاں سے شہ ہلا۔ (سان العرب) **القيمة**: المستقيم الذي لا زين فيه ولا ميل عن الحق۔ کیفیم کے ایک معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایسا کلام ہے جیسیں کوئی بھی یا اخرا ف نہیں ہے بلکہ وہ کامل ہے۔ (بلبل العرب) **قَيْمَةً** ابلغ من القائم والمستقيم باعتبار الزنة۔ قیمت کا لفظ اپنے وزن کے لحاظ سے قائم اور مستقيم سے زیادہ زور دار ہے۔ (کلیات ابن البقاع) جمار آسد زمخشری لکھتے ہیں۔ قام علی الامر دام و ثبت۔ کہ قام علی الامر کے معنے ہوتے ہیں۔ وہ امر و امکی ہے اور ثابت رہنے والا ہے مقام الشیعہ: اداءه اور اقام الشیعہ کے معنے ہونگے اس چیز کو ہمیشہ ثابت رہنے والا بنا دیا رکھ رکھتے ہیں۔ ما لفلان قيمة: ثبات و دوام علی الامر۔ کہ فلا شخص کیلئے قیمت نہیں یعنی اسے استعمال اور دوام حاصل نہیں۔ (اساس البلاغۃ) امام راشد لکھتے ہیں۔ وقوله حدیثاً قیماً ثابتًا مقوًماً لامور معاشرهم و معادهم۔ کہ دیناً قیماً کے معنے ہے، ایسا وین جو ہمیشہ ثابت رہنے والا ہے اور انسانوں کے ذمیوی اور آخری امور کو ٹھیک کر دیو والا ہے۔ القيام والقوام اسم لما یقوم به الشیعہ۔ اسی پیشہ کا لحاظہ والسناد کہ قیام اور قوام اس چیز کو کہتے ہیں جسکے ذریعہ ہے دوسرا چیز ثابت رہ سکے۔ وقوله۔ بحفل اللہ الکعبۃ الہیۃ الحرام قیماً للناس: اسی فوائد ہم پیش پیشہ اور معادهم قال اللہ قیاماً لا یتسنم۔ آیت قرآنی بحفل اللہ الکعبۃ الہیۃ

الحرام قیاماً مالیت اس میں قیام سے مراد کوہ توں ہے جس پر ہر انسان کے دینی اور اخروی امور کا اختصار ہو لیکن کم تحقیق الامم کہتے ہیں کہ اسکے معنی قائمہ رہنے والے کے ہیں یعنی لا یہ تنخ دہ بوجگھی نہیں وہ توکا مفہوم احمد بن حنبل کا مفہوم بخاری نے القيم کے معنی القائم کہتے ہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر) مندرجہ بالا تحقیق سے ثابت ہے کہ القيم کا فقط از روئے لغت ثابت و دلخی قانون، اعلیٰ و عمردیاقی رہنے والی تعلیم و شریعت کے لئے بولا جاتا ہے مفراد اسکا تو الیں "لا یہ تنخ" کا فقط بالکل صدر ہے۔ دوسری قوامیں کے الفاظ میں بھی القيم کے معنی زائل نہ ہونیوالا اور تکمیلہ ثابت ہے لہجہ اسکے لئے ایسا یا یہ کہ خوبی کی عقیدہ ہو یا اشرعاً کیلئے القيم کا فقط استعمال ہو تو اس سے کوہ علاوہ اس عقیدہ دین اور شریعت کی تبدیلی اور خوبی پر دلالت کرنے کے لیے بتا تا بھی مارکھنہ تو ہے اس کے وکھی زائل نہ ہوگا۔ کمیشون نہ ہوگا۔ قرآن مجید کے دوسرے مقامات پر بھی یہ فقط اسی فہرست میں شامل ہو اسے تقبیل و توحید کو "الدين القيم" کہا گیا ہے۔ (سورة يوسف آیت ۱۲) ایسا ہی دین قدرت کو "ذلک الدين القيم" بتایا گیا ہے اور ساتھ ہی فرمایا ہوا "لا تبدل لحناق الله (الروم آیت ۱۷) احادیث و احادیث عبادت کو تقابل نسخ حکم قرار دیتے ہوئے فرمایا ہو۔ وذلک دین القيمة (البيعة آیت ۱۸) اس القيم وہ دین ہو جو اپنی بھگتی تبدیل نہ ہو جیسی خوبی نہ ہو سکے۔ اس تحقیق کی روشنی میں اسلام کو تقابل نسخ مذہب، اور قرآن مجید کو زندہ کتاب اور غیر مشروخ شریعت ماننا ہے۔ صرف مذاہج انسان کا فرض ہے۔

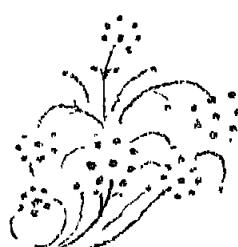
ایک شخصیت کوں یا اس مشرد یا المادا اسل کے ہلا وہ ایک او رقبہ صلکوں یا سنا بیہ ہے۔ کوئا اسے تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا ہے: ﴿الَّذِي تَرَكَ مَشَالَهُ مَثَلًاً مَكَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَرَقَ طَيِّبَةً أَصْلَمَهَا ثَانِيَتَ وَقَرَنَعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتَقِي أَحْلَامَهَا أَطْلَعَ حَيْنَيْنَ يَأْذِيَتْ كَرَبَّهَا وَ يَيْضِرُ بَهُ اللَّهُ أَلَا مَشَالٌ لِلْكَافِرِ لَعَلَّهُمْ يَسْتَدِّكُرُونَ﴾ (ایم ایت ۲۲، ۲۵) کہ اسی کی مثال اس پاکیزہ و رخت کی ہو جسکی جڑیں ثابت ہوں اور جسکی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہوں اور وہ ہر وقت اپنا بھل فسے رہا ہو یعنی قرآن مجید کے ہوں اور حکامِ ربوب طبیعت کی طرح ثابت اور داعی ہیں۔ اسکے مقایق و معارف آسمانوں کی طرح بلند ہیں۔ صرف روحانی یا ازر کھنڈ والے ہی انکو

پا سکتے ہیں۔ تو یقین اگلہ انکل جائیں بارہون رہنا سکے شیروں انہاریں قرآن مجید کے سچے خادم اور روحاںی پہلوان ہر زمانہ میں دنیا میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو کہ ساکریں گے ہے  
کرامت گرچہ ہے نام و نشان است  
بیسا بنگر ز غسان محمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لَا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْضِ  
سَنَةً مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلًا (ابوداؤد) کہ میری امرتکار دین یعنی اسلام کی تجدید کیلئے اللہ تعالیٰ ہر صدی  
کے سر پر مدح و میتوشت فرماتا رہیگا، یہ مدد دین کو شستہ صدیوں میں کرتے رہتے ہیں۔ اس صدی کے  
سر پر بھی جیکہ بابت اور رہنمائی کے لئے تھے کہ اسلام منسوخ ہو چکا ہے قرآنی شریعت ناقابلِ عمل  
ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے باغ کی حفاظت کیلئے حضرت مرحوم احمد صاحب  
علیہ السلام یانی علامہ احمدیہ کو مبعوث فرمادیا ہے۔

اگر اسلام کے بھل بند ہو جلتے۔ اور قرآن مجید کے ان اعلیٰ روحاںی خادموں کا سلسہ  
منقطع ہو جانا۔ تو ڈیباںد۔ تو شاید یہاں ثابت کی چال چل جاتی۔ مگر اب تو ناممکن ہے خدا تعالیٰ  
کا اسلام اور قرآن سے یہ سلوک ایک فیصلہ کن امر ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ قرآن مجید  
منسوخ نہیں۔ بلکہ وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ اور بجات پانے اور خدا تک پہنچتے کا وہی کامل  
راستہ ہے، مبارک وے جو اس راستے پر گاڑن ہیں ॥

سے بہارِ جاوداں پیدا ہے اسکی ہر عبارتیں  
وہ خوبی چین میں ہے نہ اس ساکوئی بستان ہے



## فصل ششم

### بہاء اللہ الوہیت کا دعویٰ کیا ہے؟

**ثبوت اور الوہیت کے** تاریخ عالم سے ثابت ہے کہ انسانوں میں ڈوقم کے داعی ہوتے ہیں । مدعاً پسند دعویٰ پر ایمان کو فرض اور اپنی اطاعت کو واجب قرار دیتے رہے ہیں ۔ (۱) ثبوت و رسالت کے دعویٰ ۔ (۲) الوہیت و ربوبیت کے دعویٰ ۔

قرآن مجید فرماتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی نجات کیلئے اپنے نبی حضرت موسیٰؑ کو بنی بنيا کر سمجھیا تھا۔ تو اسوقت ملک مصر کا فرعون آنار بیکم الْأَعْلَم کا اعلاء کر رہا تھا۔ چنانچہ اسٹھن حضرت موسیٰؑ نے مسلم کو دھمکی دیتے ہوئے کہا ۔ لیکن **الْتَّحْذِيرُ إِلَهٌ أَعْيُّ لَا جَعَلْتُكَ مِنَ الْمُسْتَجْعُونَ** ۵ کہ اگر قلنے میرے سوا کسی اور سبھی کو خدا قرار دیا تو میں تجھے قید کر دوں گا ۔

نبوٰت کے مقام پر خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو گھر لا کرتا اور ان کی سچائی کو اپنے زبر و سست نشانات سے ثابت کرتا رہا ہے۔ ان کی قبولیت کو دیکھ کر کچھ لوگ نبوٰت کے چھوٹے دعویٰ یا رسمی ہوئے ہیں۔ صادق اور کاذب اینیسا اپنے چہلوں سے شناخت کے جاتے ہیں۔ الوہیت خاصہ خداوندی ہے۔ اسلئے الوہیت کا داعی انسان یقیناً کاذب ہوگا۔ غرض داعیٰ نبوٰت کے بارے میں تو اسکا نہ ہے کہ وہ صادق ہے یا کاذب بل سیکن الوہیت کا داعی بہرحال کاذب ہو گا کسی انسان کا داعیٰ الوہیت و ربوبیت کرنا یا ہی اسکے جھوٹا ہونے پر کافی دلیل ہے۔ ہاں آسمان سنبھال نہیں کہ نبوٰت کا داعی ہو یا الوہیت

کا وہ لوگوں کو اپنے دعویٰ پر ایمان لانے کیلئے دعوت دیجگا۔ اور اپنی اطاعت کو فرض قرار دیگا۔

**بہاء اللہ کے دعویٰ میں** بہاء اللہ کے دعویٰ کے متعلق غلط فہمی یا اختلاف رائے دو غلط فہمی کی وجہ پر ہاست وجوہ سے پیدا ہوا ہے۔ اول بہاء اللہ نے اپنے دعوے کو

ماضوں ان الی کی سنت پر علی الاعلان بیان نہیں کیا بلکہ اگر ایک حصہ کو اپنے چند احباب میں ذکر کیا۔ تو باقی دعویٰ کو تقبیر کی صورت میں مخفی رکھا۔ اس نے اپنے اتباع کو بھی یہ ہدایت دی ہے:- "استر ذہبیٹ و ذہبیٹ و مذہبیٹ"

کہ اپنے مال، آمد و رفت اور مذہبیٹ کو مخفی رکھو۔

**دووم**- بہاء اللہ کی کتب بالخصوص "قدس" کو بہائیوں نے آج تک شائع نہیں کیا۔ تاموقعد کے مناسب بوجہ میب چاہیں اختیار کر لیں۔ اس عدم اشاعت کتب سے دعویٰ کے متعلق غلط فہمی کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ بہائیوں کو بھی اس کا اعتراف ہو رکھا ہے:-

"عام طور پر حضرت باب حضرت بہاء اللہ اور حضرت عبد البهاء کی کتابوں کے کمیاب ہوئی ہوئیکی وجہ سے بعض تاریخی اور علمی غلط فہمیں بھیلگی ہی ہے"

علاوہ ازیں عبد البهاء افندی کی روشن بھی اس غلط فہمی کے بڑھانیکا موجب ہوئی ہے۔ یا وجود یکہ بہائی شدید ہستی میں پا جماعت نہماز منبع ہے۔ اسلامی نہماز منسون خ قرار دی گئی ہے۔ مگر عبد البهاء اپنی زندگی کے آخر تک مسلمانوں کی مساجد میں ان کی اقتداء میں پا جماعت نہماز ادا کرتے رہے ہیں۔ پس ان وجہاں کے باعث بہاء اللہ کے دعوے کے سمجھنے میں غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔

**بہاء اللہ نے اپنے دعویٰ پر ایمان** بیشک عبد البهاء نے یورپ میں جا کر کہ دیا لانا فرض قرار دیا ہے۔

"یصانع انْ تَسْكُنَ الْإِنْسَانُ بِهَا أَئْنَأْ وَلَوْمَ يَسْمَعُ بِاسْمِ يَحْمَادِ اللَّهَ"

لہ بہجۃ الصدور۔ یہ سالمینہاء اللہ کی تبلیغاتی، ملکی، علمی، اخلاقی، اسلامی، تعلیمی، تحریری، ارشادی، ترقی و ترویجی، اداری، عہد و مسکنے، فتویٰ و حدیث کو یا گیا ہے۔

ترجمہ۔ انسان بھائی ہو سکتا ہے۔ خواہ اس نے بہادر احمد کا نام بھی دیا ہے۔“  
 لیکن بہاء احمد کی تحریر اب تک اس نظریہ کی تائید نہیں ہوتی۔ ”قدس“ کو چھپا کر اس قسم  
 کی بات کی جا سکتی تھی۔ مگر اس پر یقین نہیں۔ بہاء احمد کے دعویٰ کی نوعیت کچھ ہو۔ مگر یہ  
 یقینی امر ہے۔ کہ انہوں نے اپنے دعویٰ کا ماننا فرض قرار دیا ہے۔ بہاء احمد نے اپنے نہ  
 مانتے والے کو مشترک، قرار دیا ہے۔ اپنے دعویٰ کے منکر کو مگر اکھا رہا ہے۔ (قدس علیہ) اپنی  
 شریعت کے علاوہ سب شرائیں کو تقابل تمسک قرار دیا ہے۔ (قدس علیہ) ۲۹۷ ہر عبادت  
 نہیں کی اور ہر عمل نہیں کیوں کہ رضا، قبیلیت اور خوشتو دی پر صوقوت قرار دیا ہے۔ (قدس  
 علیہ) تاہم (بیس یہ تو قطبی بات ہے) کہ بہادر احمد نے اپنے دعویٰ پر ایمان لانا فرض قرار  
 دیا ہے۔ اور اپنے انکار کو موجہ پر تراکھا ہے۔ بلکہ اپنے دعویٰ سے عراض کرنے والے کو جنمی قرار دیا ہے۔  
 بہاء احمد نے دعویٰ [بہاء احمد کی طرف دعویٰ نبوت فضوب کرنا ہرگز درست نہیں۔  
 نبوت نہیں کیا۔] اس نے کبھی بھی نبی ہونی کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ آنحضرت نے احمد  
 علیہ وسلم کو اسی معنی میں خاتم النبیین مانتا ہے۔ جس معنی میں عام غیر احمدی مانتے ہیں۔ یعنی  
 آپ پر نبوت یشدہ ہے۔ بہاء احمد نے لکھا ہے:-

”وزیستہ بطراز الختم وانقطحت به نفحات الوسی“<sup>۳۰۰</sup>

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ پر وحی کا خاتمه ہو چکا ہے۔

اولاًفضل بھائی لکھتے ہیں :-

”اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ انہ کہ ستاید او عائے ایشان او عائے نبوت باشد محض  
 وہم و گمان خود جناب شیخ است وہ کس بیان بہادر معاشرہ ویا از کتب ایں طالع  
 باشد۔ میداند کرنے در الوارج مقدس او عائے نبوت وارد شد و نہ برائستہ اہل بہاء  
 لفظی بھائی وجود اقدس الطلق گشتہ“<sup>۳۰۱</sup>

ترجمہ۔ شیخ عبدالسلام کا یہ خیال کہ باب اور بہائیت و عویشی نبوت کیا ہے صراحت و ہم و گان  
ہے۔ شخص جو بہائیوں سے واقف تھے یا ان کی کتابوں پر اطلاع رکھتا ہے۔ خویشاں تھے۔ کہ میراث  
میں و عویشی نبوت پایا جاتا ہے اور میں اپنے بہائیت کیلئے لفظی کا استعمال کیا ہے۔

**منہج سے شایع شدہ کتابہ البہائیۃ** "میں لکھا ہے۔"

"ان حضرتہ البہاء و حضرتہ عبد البہاء و حضرتہ الباب لم یدع احمد  
منہم النبیوہ یہ

ترجمہ۔ بہاء الدین عبد البہاء یا بابہ میں کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔"

بہائیوں کے رسائل کو کتب ہند میں لکھا ہے۔

"نہ تو ایک میار کر میں نبی کا لفظ تھے۔ نہ فرقان کے مواعود کو نبی کہا گیا۔ نہ اپنی بہاء حضرت  
بہاء الدین ذکرہ الاعظم کو نبی مانتے ہیں۔ اور کو کتب ہند میں پارہ اسن کا اعلان  
کیا جا چکا ہے۔"

ان اقتیاسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ بہاء الدین عویشی نبوت نہ لکھا اور  
نہ اسی بہائی لوگ بہاء الدین کو نبی مانتے ہیں۔

**بہاء الدین عویشی الوہیت تھا** اب یہ بات واضح ہے۔ کہ بہاء الدین کا دعویٰ یقیناً دعویٰ  
الوہیت و بریویت تھا۔ نبوت تو اپنی بہاء کے نزد ویکس بند ہے۔ وہ بہاء الدین کو نبی نہیں  
کہتے۔ اگر بیروال ہو، کہ بہائی بہائی بہاء الدین کو کیا مانتے ہیں؟ اس کا جواب بہائی رسالت  
کو کتب ہندیوں دیتا ہے کہ:-

"اپنی بہاء دو نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ امت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں تھی۔ یا خدا  
کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اسیلے خدا کی قدرت کے نئے نہیں کو تسلیم کرتے ہیں جو نبوت  
سے آگئے ایک نئی شان رکھتا ہے۔ اور یہ دو نبوت کے ختم ہونی کا کہلا اعلان ہے۔ اسی۔"

لئے اپنی بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم ہیں ہوئی اور دعویٰ کل ادیان تھیں یا رسول ہے۔

بلکہ اس کا نامہ موسیٰ مستقل خدائی مطہر ہے۔<sup>۱۵</sup>

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت یا رسالت کا نہ تھا بلکہ مستقل خدائی مطہر تھا۔

عقلی طور پر بھی نبوت کے دعویٰ سے انکار اور نبوت سے بالاصفاقم کے ادعاء کی صرف یہی معنی ہے کہ بہاء اللہ الوہیت و بشریت کا مدعا تھا۔

دعویٰ الوہیت تباہی اور توحید پرست حلقوں میں گفتگو کرتے وقت ہوشیار یہاں اقرار بشریت میں بیسہد اسلک پیش کیا کرتے ہیں جن میں بہاء اللہ نے اپنی بشریت

کا اقرار کیا ہے۔ ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ چونکہ بہاء اللہ بشریت ہوئی کا اقرار یہ ہے لہذا اسے مدعاً الوہیت کہنا صحیح نہیں۔ مگر یہ استدلال مخصوص طبعی ہے۔ کیونکہ ادعاؤ الوہیت کیلئے انکار بشریت لازم نہیں۔ بلکہ آج تک جن لوگوں نے بھی الوہیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان میں کسی نہیں کہا کہ میں بشر نہیں ہوں۔ اور جن مقدسیوں کو لوگوں نے خدا قرار دیا۔ ان کی بشریت کا بھی انہوں نے انکار نہیں کیا۔ فرعون دعویٰ الوہیت کے باوجود اپنے بشر ہونے سے منکر نہ تھا۔ بیساکھیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو الہ قرار دیا مگر ان کی بشریت کے منکر نہیں ہوئے۔ وہ آپ کو کامل انسان اور کامل خلق کہتے ہیں۔ میں اسی طرح بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت کے باوجود اگر بہاء اللہ خود یا بہائی اسکی بشریت کا ذکر کرتے ہیں۔ تو یہ عجیب نہیں۔ کونسا مدعاً الوہیت ہے جس نے اپنی بشریت کا انکار کر کے اپنے دعویٰ کو منسوخ کیا ہے؟ کیا ایک کھاتے پیٹتے انسان کو یہ سزاوار ہے کہ وہ اپنی انسانیت کا منکر ہو جائے؟ نجع یہ ہے کہ جس طریق پر مذیکان الوہیت و نیا میں دعویے کرنے رہے ہیں۔ یا جس طرح مسیحی لوگ حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بہاء اللہ

تے دعویٰ کیا ہے۔ اور بالکل اسی طرح بھائی لوگ یہاں اسد کو خدا مانتے ہیں۔

**بھاء اسد کے دعویٰ** بھاء اسد کے دعویٰ الوہیت کی نوعیت بیان کرنے کیلئے میں ذیل الوہیت کی نوعیت میں اہل بھائی دعیارات تین پیش کرتا ہوں لکھا ہے:-

(الف) حضرت بھاء اسد کی کتابوں میں یہ کلام و غیرہ ایک مفہوم ہے و مسئلہ مقام ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ایک انسان کلام کرتا ہو تو کھائی دیتا ہے۔ اور ابھی اپنا معلوم ہوتا ہے کہ خدا خود کلام کر رہا ہے مقام بشریت سے کلام فرماتے ہوئے بھی بھاء اسد اس طرح کلام فرماتے ہیں جس طرح خدا کافر ستادہ کلام کرے۔ اور لوگوں کو رضاہ الہی کیسا مناسک کا مل تسلیم کا نہ نہ نہیں بن کر دکھائے۔ آپ کی نمازِ ننگی روح القدس سے بھر پر تھی۔ استثنیٰ آپ کی زندگی انجیلیات میں پیشی اور الہی عناصر کے درمیان کوئی صاف خط نہیں کھینچا جا سکتا۔

(ب) عیسائیوں نے آپ کی رسمی طور کو خدا کی آمدیقین کرنے میں بالکل صحیح روایہ اختیار کیا۔ قرآن مجید نے نصاریٰ کے اس روایی کو فرقہ ایوبیا ہے۔ سو وہ المائدہ آیت ۲۷۔ ناقل، آپ کے چہرے میں اپنے خدا کے چہرہ کو دیکھا۔ اور آپ کے لب سے انہوں نے خدا کی آواز کو سنار حضرت بھاء اسد سفر ماتے ہیں۔ کر رب المفروج ایسی بات پر دنیا کے بنائے اور بچانیو اے کی آمدیو تمام انبیاء کے بیانات کے مطابق آخری ایام میں واقع ہونیوالی ہے۔ اس سے سوائے اسکے اور کچھ مراد نہیں۔ کہ خدا انسانی شکل میں منصہ شہود پر ظاہر ہو گا جس طرح اس نے اپنے آپ کو بیسوع ناصری کی بیکل (جسم) کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ اب وہ اس کمل تراور و شمش نظر ہو رکے ساناخہ آیا ہے۔

ان عبارات سے ظاہر ہے کہ بھاء اسد کے ظہور کی وہی نوعیت قرار دی گئی ہے جو کہ عیسائیوں کے نزدیک سیوں ناصری کے ظہور کی ہے۔ اس سے بھاء اسد کے دعویٰ الوہیت کی نوعیت واضح اور عیال ہے۔

بہاء اللہ کے ادعاء الوہیت پر بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بہاء اللہ ایڈیٹر المدار وغیرہ کا بیان کو استھنہ مدعی الوہیت قرار دیتی ہے۔ تا اسے مدعیان نو تو تکے زمرہ سے نکال کر بائیں سلسلہ احمدیہ کی صداقت ثابت کر سکے۔ ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کا یہ اعلان ذاتی فائدہ کی خاطر ہے۔ یہ خیال سراسر باطل ہے ماس خیال کا باعث صرف یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے بہائی تحریک کا مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ وہ ایسی بات نہ کہتے ذیل میں اپنی تحقیق کی تائید کے لئے اشیع رشید رضا ایڈیٹر سالہ المدار مصراور پادری الیاس خندوڑی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ اول التک آخر عمر تک سلسلہ احمدیہ کے سخت مخالف تھے۔ اشیع رشید رضا لکھتے ہیں :-

”البهائیة هم آخر طوائف الباطنية يعبدون البهاء  
عبادة حقيقة و يدعون بالوهیتہ و ربوبیتہ و لهم  
شريعة خاصة بهم“

ترجمہ۔ بہائی لوگ باطنیہ فرقہ کا آخری گروہ ہیں جو جماعت اللہ کی حقیقی عبادت کرتے ہیں۔ اور اس کی الوہیت و ربوبیت کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ بہائیوں کی اپنی علیحدہ شریعت سے ہے۔  
”پادری الیاس س خندوڑی لکھتے ہیں:-“

”قد ادعی بالا لوهیتہ فی مکتابہ مرات متعددة رهنأ و علنأ“

”ترجمہ۔ بہائی افسوس نے اپنی کتابیں مبتدا و مرتبہ استارت اور علایمہ دعویٰ الوہیت کیا ہے۔“  
ان اقتباسات سے واضح ہے کہ بہائی کتابوں کا مطالعہ کرنیو اے وسرے لوگ بھی جماعت اللہ کو مدعی الوہیت ہی کہتے ہیں۔ مدعی نبوت نہیں کہتے بلکہ جماعت بہائی بھی اس عقیدہ کا اعتراف کرتے ہیں۔ مرا جیسے در علی بہائی مبلغ نے لکھا ہے:-

”بالوهیتت حی لايزال سے مثال جمال قدم مذعن و مطمئن گشتیم“

کہ ہم اپلی بہاء اللہ قدم یعنی بہاء اللہ کی الوہیت کے عقیدہ پر پڑھنے ہو چکے ہیں۔“  
بہاء اللہ کے دعویٰ الوہیت پر اب میں ذیل میں اختصاراً وہ حوالجات درج کرتا ہوں  
تیسرا واضح حوالجات [جن سے بالبداہست ثابت ہے۔ کہ بہاء اللہ مدحی  
الوہیت تھا۔]

**پہلا حوالہ۔** بہاء اللہ لکھتے ہیں:- ”اسمعوا نداء ما لك الاسماء انه

يَناديكم من شطرين سجنه الاعظم انه لا إله الا أنا المقتدر

المتكبر المستكبر المتعال العليم الحكيم“

کہ میں قید خانہ میں ہوں تب مالک الاسماء ہوں۔ میرے بغیر کوئی خدا نہیں۔“

نوفٹ۔ داقدس کے حوالجات کا ترجمہ فصل پنج میں دیکھا جائے۔

**دوسرًا حوالہ۔** بہاء اللہ کہتا ہے:- ”فَالذُّنُوبُ يَنْتَطِقُ فِي السُّجَنِ الْأَعْظَمِ

إِنَّهُ لِخَالقِ الْأَشْيَاوْ وَمُوْجِدِ الْأَسْمَاءِ قَدْ حَمِلَ الْبَلَاءِ لِإِحْيَا الْعَالَمِ“

کہ جو سوقت قید خانہ میں یوں رہا ہے۔ وہی سب اشیاء کا خالق ہے۔ اور تمام ناموں کا موجود ہے

اس نے دیا کو زندہ کرنیکر لئے مصائب برداشت کئے ہیں۔“

**تیسرا حوالہ۔** بہاء اللہ نے کہا ہے:- ”لَا إِلَهَ إِلَّا إِنَّ الْمُسْجِدُونَ الْفَرِيدُ“

ترجمہ سوائی میرے جو تھا قیدی ہوں اور کوئی خدا نہیں ہے۔

**استدلال۔** ان حوالجات سے واضح ہے۔ کہ بہاء اللہ اپنیتے سیجون ہونے کے اقرار

کیسا تھا اپنی الوہیت اور خالقیت کا بھی اعلان کرتے ہیں۔

**چوتھا حوالہ۔** بہاء اللہ نے لکھا ہے:- ”يَا أَهْلَ الْأَرْضِ إِذَا أَغْرِبْتُ شَمْسَ

جَمَالِيْ وَسْتَرْتَ سَمَاءَ هَبِيْكَلِيْ لَا تَضْطُلْ بِوَاقِمْ وَأَعْلَى نَصْرَةَ

أَسْبَيْ وَارْتَفَاعَ كَلْمَتِيْ بَيْنَ الْعَالَمَيْنَ۔ إِنَّا مَسْكُمْ فِي كَلْلِ الْأَسْوَالِ“

وَنَنْصُوكُمْ بِالْحَقِّ إِنَا كَنَّا قَادِرِينَ ۝

اس عبارت میں بہاء اللہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مرنے کے بعد بھی میں مدد و نجات ہوں گا  
ہر حال میں میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔

پا پُچُواں حوالہ - لکھا ہے:- "قد کان المظلوم معکم یسمع ویری  
و هو السميع البصير ۝"

ترجمہ - مظلوم (بہاء اللہ) ہر وقت تمہارے ساتھ رہتا اور ویختا ہے اور وہ سمیع و بصیر ہے۔  
پھٹا حوالہ - عبد البهاء افندی لکھتے ہیں :- "جمال مبارک یعنی صریح درکتابت مذکور  
فرمودند و ند کم من افق الابھی و ننصر من قام على نصرة امری بحق  
من الملائلا على وقبیل من الملائكة المقربین ۝"

ترجمہ - بہاء اللہ نے کتاب کی نص صریح میں وعدہ کیا ہے کہ میں توکو ہمیشہ افق ابھی سے دیکھتا ہوں گا  
اور ہمیسے امر کی تائید کریں گے۔ میں ملائکلی اور فرشتوں کی جماعتوں کیسا تھا ان کی مدد کروں گا۔

اسی پہنچ پر عبد البهاء نے کہا ہے :- "من عبد البهاء تسلیم - حضرت بہاء اللہ عزیز  
و نظیر است - کل یا یہ توجہ بہاء اللہ کا یہ تدریج دعا این است: مذہبی عبد البهاء" ۝

کہ ہمیں مذہب یہ ہے کہ سب لوگوں کو دھاکی وقت بہاء اللہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے ۝

استدلال - ان عبارتوں سے واضح ہے کہ بہاء اللہ نے حاضر ناظر ہوتے اور ہر وقت  
نصرت کرنیکا دعویٰ کیا ہے اور بہائی اسکو ایسا ہی مانتے ہیں۔ دعائیں اسی سے کرتے  
ہیں اور اسے سمیع و علمیم جانتے ہیں۔

سالواں حوالہ - بہاء اللہ اپنا مقام ان الفاظ میں ذکر کرتے ہیں :-

"اذا يراه احد في الظاهر يجده على هيكل الانسان بين  
ايدي اهل الطغيان و اذا يتفكر في الباطن يراه مهمينا

علی من فی السیره موانت و الارضین <sup>لہ</sup>

ترجمہ جب کوئی شخص ہے اسے احمد کا ظاہر میں دیکھتا ہے۔ تو اسے اہل طبع ایں سمجھ دیں ایک انسان کی  
ہیکل پر دیکھتا ہے۔ اور جب یا ملن ہیں تو کرتا ہے تو اس نے آسمانوں اور زمینوں کا ہمیں و بگان پاتا ہے۔  
**آٹھواں حوالہ۔** جمال غیبیہ رہیکل ظہور سیطرا پر ایم احمد خداوند عرفت گھستان قوس روحاںم بر  
عالم بستی و تبیدہ و چیخ سوہنوات رابطراز قدسیں صمدانی مزی فرمودہ۔

ترجمہ جمال غیب نے رہیکل ظہور میں (یعنی پہاء اللہ نے ایک مرید سے) فرمایا کہ اسے احمد امیری روختا  
کے مقدس باغ سے دنیا پر ہوا ہیل ہے۔ اور سبیں موتوادت کو قدسیست کے ہڑیں کر دیا ہے۔

اس عبارت میں پہاء اللہ نے اپنے آپ کو جمال غیبیہ درہیکل ظہور قرار دیا ہے۔

**نواں حوالہ۔** عبد البهاء احمدی نے پہاء اللہ اور احمد اور نبیو ع کو باہم کامل مشتابیہ قرار دیا ہے لکھتے  
ہیں وہ "حکملة الله السکیری حضرت مسیح و اکم انظم جمال مبارک را ظہور و بروز متفق تصویر  
نزیر اور نبیو جمیع کمالات منظا ہر اولیہ یودہ و ما فوق آن بھی لاستہ متحقق کی مظاہر سائرہ حکم  
شیعیت داشتہ"۔

گویا مسیح اور پہاء اللہ احمد اور مسیح انبیاء و رسول سے (تفصیل ہیں) اس فتنیت اور مشتابیت کو  
عبد البهاء نے یوں واضح کیا ہے۔

"حقیقت بیحییہ کہ کلمۃ المرامت البتمن حبیث الذات والصفات والشرف، مقدوم برکاتا  
اسدت رکنیہ احمد پیش از ظہور درہیکل بشری در تھا بیت عزت و نقدیں یود و درکمال  
جمال و بمال و راوج خست خلویش برقرار"۔

استدلال۔ گویا جس طرح مسیحی حضرت مسیح کو کلمۃ اللہ کا ظہور درہیکل بشری مانتے ہیں پھیلہ سیطراج  
پہائی پہاء اللہ کو کلمۃ احمد کا "ظہور درہیکل بشری" مانتے ہیں بس مریوفق نہیں۔ اسی پہاء اللہ  
نے پہاء اللہ کو مسیح سے مشتابیہ قرار دیا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ پہاء اللہ اور حقیقت حضرت مسیح

کو این اسد کا ظہور مانتے ہیں شریشی؟

وسوآل حوالہ۔ بہاء اسد لکھتے ہیں:- ایس مطلع الامر شریش فی العصمة  
الکبری انه مظہر يفعل ما يشاء فی ملکوت الانشاء، قد خص  
الله هذ المقام لنفسه و ما قدر لاحد نصيب من هذ الشان

العظيم المنبع لـ“

اس میں بہاء اسد نے اپنے آپ کو مطلع الامر قرار دیکر عصمت کبری "کا ادعاء کیا ہے۔  
اور اس مقام کو اسد تعالیٰ سے خاص بتایا ہے۔

گیارہ حوالہ الحمد لله الذي جعل العصمة الكبری درعاً لهیكل  
امرہ فی ملکوت الانشاء و ما قدر لاحد نصيباً من هذه  
الرتبة العليا والمقام الاعلى۔

ترجمہ:- سب تعریف اسد کیلئے ہے جس نے ملکوت الشادیں اپنے امر کیلئے کیلئے عصمت کبری کو تقویض بنایا۔ اور اس بلند مرتبہ میں سے کسی اور کسی نے اس میں حصہ مقدم نہیں کیا۔

یارہ حوالہ عصمت کبری کے مقام کی تشریع کرتے ہوئے جناب بہاء اسد نے لکھا ہے:-  
”لو یحکم علی الہاد حکم الخلد و علی السماوی حکم الارض و علی  
النور حکم النار حق لا ریب فیہ ولیس لاحد ان یعترض  
علیہ او یقُول لم و بم ..... انه لو یحکم علی الصواب حکم  
المخطا و علی السفر حکم الایمان حق من عنده ..... انه لو  
یحکم علی الیمن حکم الیسار او علی الجنوی حکم الشمال  
حق لا ریب فیہ۔“

ترجمہ:- کہ عصمت کبری کا مالک الگ بیانی کو شداب، آسمان کو زمین، نور کو اگ قرار دے تو انہیں

شک نہ ہوگا۔ اور کسی کو اس پر اعتراض کرنے یا کیوں اور کس لئے ”کہنے کا حق نہ ہوگا۔ وہ اگر درست بات کو فعل  
کفر کو ایمان قرار دے تب بھی سچ ہوگا۔ اسی طرح وہ اگر وہ ایساں کو یا یا اور جنوب کو شمال قرار دیجے تو بھی درست ہوگا“  
الستدلال۔ ان حالیات سے ظاہر ہے کہ بہاء اللہ احمد عصمت کیری کو خاصہ خداوندی قرار  
دیا ہے۔ اسکو اپنے مخصوص بنایا ہے قطع نظر اس امر کے کہ یہ مقول ہے یا نہیں۔ کفہ  
کو یا مان قرار دیا جائے۔ یہ تو ثابت ہو گیا کہ بہاء اللہ احمد عصمت لئے مقام الوہیت کو ہی خاص بتاتا  
ہے۔

**پیغمبر حوالہ** ”یا قوم طہرہ ما قلو بِكُمْ أَيْصَارُكُمْ لِعَلَّكُمْ تَعْرِفُونَ يَا إِنَّكُمْ  
فِي هَذِهِ الْقَيْصِرِ الْمُسْتَقْدِسِ مِنَ الْحَمِيمِ“

ترجمہ۔ اے میری قوم! میشد لوں اور اپنی آنکھوں کو پاک کرو۔ تا تم اس نقدس اور چمکدار قیص میں اپنے  
پیغمبر اکرنے والے خدا کو پہچان سکو۔“

**پیغمبر حوالہ** ”اَنَّا لَوْ نَخْرَجْ مِنَ الْقَيْصِرِ الَّذِي لِبَسْنَاهُ لِضَعْفِكُمْ  
لَيَقْدِي بَسْنِي مِنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِأَنْفُسِهِمْ وَرَبِّكَ  
يَشَهِدُ بِذَلِكَ وَلَا يَسْمَعُهُ إِلَّا الَّذِينَ انْقَطُوا عَنْ كُلِّ الْوِجُودِ  
خَبَأً لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْقَدِيرِ“

ترجمہ۔ اگر ہم اس قیص سے باہر نکل آئیں جو ہم نے محض تمہارے اعتقادی ضعف کی وجہ سے پہن  
رکھی ہے۔ تو مجھ پر آسمانوں اور زمین وائلے سب لوگ قربان ہو جائیں۔ تیار ہب اسکی گواہی دیتا ہے۔ مگر  
اس گواہی کو صرف ہی لوگ سنتے ہیں۔ جو احمد کی مجستکے باعث سیکھیا تھات سے منقطع ہو چکے ہیں۔“

**پیغمبر حوالہ** ”بِهِمَا وَإِنَّهُ أَپَنِيْ إِلَيْكَ مَرِيدٌ نَصِيرٌ“ اسی کو دعا سکھاتے ہیں۔ کیوں کہا کرو کہ  
”استلمت بِحِمَالَتِ الْإِعْلَى فِي هَذِهِ الْقَيْصِرِ الدَّرِيِّ الْمَبَارِكِ الْأَبِيِّ“  
”بِأَنْ تَقْطُعَنِي عَنْ ذِكْرِكَ لِذِكْرِكَ دُونَ ذِكْرِكَ لِذِكْرِكَ“

ترجمہ۔ اے اسرائیل تجھے اس جمالِ اعلیٰ کے واسطہ سے جو اس روشن اور مبارک قمیں میں مدد و نعمت کرتا ہوں۔ کہ تو مجھے اپنے ذکر کے سوا ہر ذکر سے منقطع کرو۔“  
استدلال۔ بہاء اللہ کی ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو انسانی جامہ میں خدا قرار دیتا ہے۔ اپنے خالق البشر ہونیکا بھی معنی ہے۔ اور اپنے سے دعائیں کرنے کی بھی ہدایت کرتا ہے۔

**سولہوال حوالہ۔** قد فرض لکل نفس کتاب الوصیۃ و لہ ان یعنی  
راسہ بالاسم الاعظم و یعترف فیہ بوحدانیۃ  
الله فی مظہر ظہورہ<sup>۱۵</sup>“

اس میں بہاء اللہ نے ہر بہائی کو اس اقرار کی وصیت کی ہے کہ وہ“ وحدانیۃ الله  
فی مظہر ظہورہ ” یعنی خدا کے مظہر ظہور (بہاء اللہ) میں اسکی توحید کا اعتراف کرے۔  
**سترہوال حوالہ۔** الحمد لنفسی المهيمن المقتدر العزیز القديم  
نا لله هذه الكلمة في آخر القول لسيف الله على المشكين  
و رحمة الله على الموحدين<sup>۱۶</sup>“

ترجمہ۔ سب تعریف میری اپنی ذات کیلئے ہے۔ جو ہمیں، مقتدر، عزیز اور قدیم ہے۔ بخدا کلام کے آخر میں یہ فقرہ مشرک کوں پر تلوار ہے۔ اور موحدین کے لئے رحمت ہے۔

استدلال۔ یاد رہے کہ بہاء اللہ نے اپنے ایک خط کے آخر میں یہ عبارت لکھی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو بہاء اللہ کو ان صفاتِ خداوندی سے متصف مانیں وہ اسکے نزدیک محمد ہیں۔ باقی سب مشرک۔ گویا بہائیت نے توحید کی تعریف ہی تبدیل کر لی جس طرح عیسائی تثییت کو توحید کہتے ہیں۔ اسی طرح بہائی بہاء اللہ کو صفات بارئی سے متصف مانتے کا نام توحید رکھتے ہیں۔ یہ اصر بہاء اللہ کی ان دونوں تحریروں سے بوضاحت ثابت ہے۔

اٹھارہواں حوالہ۔ اذا اختلفتم ف امر فارجعوا الى الله ما دامت  
الشمس مشعرة من افق هذالسماء و اذا اغربت ارجعوا  
الى ما انزل من عنده انه ليكفى العاملین <sup>لهم</sup>

یعنی جب تک میں زندہ ہوں مجھ سے پسے اختلاف است کافی صدر کرایا کرو۔ اور جب میں مر جاؤں تک  
تو میرے نازل کردہ کیم طایق فیصلہ کیا کرو۔ اس بعکس ہمیں صاف طور پر یہاں انسان نے اپنے آپ کو خدا قرار  
دیا ہے۔ اسی بتا دیر یہاں اللہ نے ”قدس“ علی <sup>۱۶</sup> اس سے کہے گئے سوالات کو ”رب ما یلد عی و  
ما لا یلد رب العاملین“ سے کہے گئے سوالات لکھا ہے۔

<sup>۱۹</sup> بیسوال حوالہ۔ بهاء اللہ لکھتے ہیں : ”هذا يوم لوادرکہ محمد رسول  
الله لستقال قد عرفتال یا مقصود المرسلین ولوادرکہ  
الخیل لیضم وجهہ علی التراب خاضعاً لله ربک ویقول  
قد اطمأن قلبی یا الہ من فی ملکوت السموات والارضین“  
ترجمہ۔ یہ وہ دن ہے کہ اگر لسیکھ رسول اسری یا نے تو پیکار اٹھتے۔ کہ ہم نے تجھے پیجان لیا۔ اسے مسلمین  
کے مقصود۔ اور اگر اسی حضرت ابراہیم پاتے تو اس کے حضور عاجزی کرتے ہوئے سجدہ میں گرپتے اور  
کہتے کہ ایسیراول مطئن ہو گیا ہے اے آسمانوں اور زمینوں کے یا استدوں کے خدا!“  
استدال۔ یہ عبارت اپنے مضمون کے بنا پر میں تہائیتا وافع ہے۔ اسمیں یہاء اللہ نے  
اپنے آپ کو مقصود المرسلین اور الہ قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ مقصود المرسلین خدا ہی ہو گا۔  
بیسوال حوالہ ” هو الذی ارسّل الرّسُّل وَ انْزَلَ الْكِتَابَ إِنَّهُ لَا  
اللَّهُ إِلَّا اَنَا الصَّمِيمُ يَعْلَمُ الْحَکِيمُ <sup>لهم</sup>“

ترجمہ۔ ہی سبھے جیسی رسولوں کو یہی اور کتاب پر کو نازل کیا۔ کوئی خدا ہمیں، یا کوئی سورہ پر حکم ہوں۔  
<sup>۲۰</sup> بیسوال حوالہ ” قل یا مَلَأَ الْبَيْانَ تَنَاهَى قَدْ أَتَى مُنْزَلَهُ وَ مُرْسَلَهُ“

اتقو الرحمن ولا تکونوا من الظالمین ۲

ترجمہ۔ اسے سیرے سٹاگر و اکھیزے کہ اسے ایں بیان! بخدا البیان کا آتا رہنے والا اور بھیجنے والا گیا  
ہے تم رعن سندھرو اور طالوں میں سے مستثنیو ۳

بِإِلَيْسَوْالِ حَوَالَهُ ۖ قَالَ وَقَوْلَهُ الْمُعْقَلُ لَا يَمْتَحِنَهُ ذَكْرُ النَّبِيِّ عَنِ  
الَّذِي يَقُولُهُ يَخْلُقُ الْغَيْبَيْنَ وَالْمَرْسَلَيْنَ ۴

ترجمہ۔ اس سنے کیا اور اسکا قول درست ہے کہ اسے خضرت کا ذکر اسکن نہ رو کے گا۔  
جو اپنے قول سے نبیوں اور رسولوں کو سیداً کرنا چاہیے ۵  
بہائیوں کو مسلم ہے کہ ”الذی یقوله یخلق التَّبِیِّنَ وَالْمَرْسَلَیْنَ“ سے  
مراد بہاء اللہ است ۶

بِإِلَيْسَوْالِ حَوَالَهُ ۖ هَرَازِحِيدَ عَلَى بَهَائِي لَكَفَتَهُ مَبْرِیٰ ۷

”حضرت بہاء اللہ آسمانی است کہ اذَا فَاقْتَشَ شَمْسَ اَبْيَاعَ وَمَرْسَلَيْنَ اَشْرَاقَ  
نَبِودَهُ مَرْسَلُ وَمَنْزَلُ كَتَبٍ وَرَبِّ الْارْبَابِ وَسَلَطَانُ حَمْدَرَ وَتَابِ اَسْدَتَهُ ۸“  
ترجمہ۔ حضرت بہاء اللہ آسمان ہے جیکے افق سے ابیاع و مرسلین کے سورج چمکے بہاء اللہ  
رسولوں کا پیغمبرن والا، کتابوں کا آثارنے والا، رب الارباب، اور اپنے اداء اور انتہاء کا باوضاہ ہے ۹  
عبدالبہاء قدیم نے بہاء اللہ کو ”فتح کتاب“ لکھا ہے جو صحر جدید عربی میں متن الکتاب لکھا گیا ہے ۱۰  
”استدلال۔ ان چیزوں اقتیاسات سے عیاں ہے کہ بہاء اللہ کا دلکشی ہے کہ وہ ہی  
رسولوں کا مرسل (پیغمبر والا) اور کتب یوں کا منتظر (انتہائے والا) ہے۔ اسی نے بیان  
کو اتنا است ۱۱۔ وہی نبیوں کا خالق اور پسید اکتشدہ ہے۔ بہاء اللہ کی متعلق بہائیوں کا  
عقیدہ بھی یہی ہے۔ پس ثابت ہے کہ بہاء، احمد کا دلکشی الہمیت کا دلکشی تھا۔

بِإِلَيْسَوْالِ حَوَالَهُ عَيْدَ الْبَهَاءِ اَقْتَدَرَهُ لَكَفَتَهُ مَبْرِیٰ ۱۲

۱۱۹۔ مجموع اقدای ۲۳۱۷ء۔ مدار نجم، افریقیہ ۲۴۹۔ تاریخ خطابات، جلد اول۔ ۲۵۸۔ جو صحر جدید عربی ص۵۵۔

”جیسے ایام میکہ آمدہ و رفتہ است - ایامِ مولیٰ بودہ، ایامِ سیع بودہ - ایامِ ایرانیم بودہ۔ و  
بچینیں ایامِ سائر انیاء بودہ، اما آں یومِ یومِ احمد است لہ“

یعنی سب نبیوں کا زمانہ تو ”ایامِ الانبیاء“ تھا، اور آخر کا زمانہ ”یومِ احمد“ ہے۔  
بہائیوں کی تعلیمی کتاب میں لکھا ہے:-

”در آن یوم جمال اقدس ابھی یہ عرشِ ربوبیت کبریٰ مستوی و بکل اسما حسنی و صفات  
علیہا پر اہل ارض و سماوں تجلی فرمودے“

اسی عقیدہ کی تائید ابوفضل بہائی نے یہی کی ہے۔ لکھتے ہیں :-

”این چندیں طہو ر عظیم مقام او مقام نیابت و خلافت و امامت نیست۔ مل طہو رکل الہی  
است - و مقام شارعیت و سلطنت الہیہ“

استدلال - ان بیانات سے ثابت ہے۔ کہ بہائیوں کے نزدیک بہاء الدین عرشِ ربوبیت  
کا مالک ہے۔ یعنی خدا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بہائی بہاء الدین کیلئے عائیہ کفر علی الصنیعہ والسلام  
وغیرہ استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ جس طرح نصاریٰ سیع کیلئے ”له المجد“ کہتے ہیں۔ بہائی بہاء الدین  
کیلئے ”جل ذکرہ“ اور ”عز شانہ“ استعمال کرتے ہیں۔ جو ذات باری کیلئے مخصوص ہیں۔  
چھپلیسوال ۲۵  
”والله - بہاء الدین کے بنیوں، عبد الہیا اور محمد علی وغیرہ میں سے بہائی لوگ  
اول الذکر کو حقیقت الہیہ سے پیدا شدہ قرار دیتے ہیں۔ اور ثانی الذکر بنیوں کو حقیقت  
ناسوتیہ سے۔ لکھا ہے:-

”مقصود از اصل قدیم و یا اصل قویم یا بحر محیط یا کو ان حقیقت نورانیہ الہیہ است۔

که مؤثر در جو و محيط بر عالم غیر و شہود است و حضرت من ارادہ اللہ روح

مسواہ فداہ از آں اصل و ویڈ واز آں بحر منتشر شدہ اند و دیگران از اصل

حادث که مقام طاہری جسمانی استور ویڈ و از جنبہ ناسوتی خلق شدہ اند“

ترجمہ۔ اصل قدیم یا اصل قویم یا بحر محیط یا کوان سے مراد و حقیقت نورانیہ الہیہ ہے۔ کہ جس سے موجود ہوتے ہیں۔ اور وہ غیب و شہود کے عوالم پر احاطہ کئے ہوئے ہے حضرت من ارادہ اسدیٰ عبید البهاء افتدی تو اس اصل قدیم سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسی بحر محیط یا کوان کی شاخ ہے۔ باقی تجھے بہاء اسد کے موجود اصل حدائق سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی ظاہری جسمانی اور ناسوتی مقام سے پیدا ہوئے ہیں۔

استدلال۔ یہ وہ عقیدہ ہے۔ جو یہاں اپنی تسلوں کو ”روبس الدیانت“ کے ذریعہ بنا کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ نہ صرف بہاء اسد کو ازلی خدا مانتے ہیں۔ بلکہ عبید البهاء کو اس ازلی خدا کا فرزند تھا اور میتے ہیں۔ تاکہی طرح اقانیم ثلثہ بنانے میں بیساٹوں سے تجھے نہ رہ جائیں۔ لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

<sup>۲۴</sup> چھیسواں حوالہ۔ كذلك ورد علیہنا من الذین هم خلقوا یام  
من عندنا وانا کتنا قادرین <sup>لہ</sup>

ترجمہ۔ یہ صائب ہم پر ان لوگوں کی طرف سو اردو ہوئے جو ہمارے گھم سے پیدا ہوئے تھے اور ہم قادر ہیں۔

<sup>۲۵</sup> ستا یسواں حوالہ۔ و مادا فدخلتی یامری ان انت من العارفین <sup>لہ</sup>

ترجمہ۔ میرے سو اجس قدر موجودات ہیں سب میرے امر سے پیدا ہوئی ہیں۔ اگر تو جانتے والوں میں سے ہے۔ اکھا یسواں حوالہ۔ بہاء اسد ایک شخص کو لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ میں نے تجھے یاد کیا ہے۔ تو مجھے اس طرح مخاطب کر رہا ہے۔

”لک الحمد یا مبدع الکوان بما ذکر تنسی فی السجن اذکلت  
بین ایدی الفجیار <sup>لہ</sup>“

ترجمہ۔ کہ سب تعریف تجھ کو ہے۔ اے کائنات کے پیدا کرنے والے کیونکہ تو نے مجھے قید خانہ میں یاد کیا۔ جیکہ تو بدکاروں کے سامنے تھا۔

استدلال۔ ان تینوں حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ بہاء اسد اس بات کا مدعی تھا۔ کہ

سب لوگ اس کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور وہ "مُبِدِعُ الْأَكْوَان" ہے۔  
 آئیسوال حوالہ۔ مغربی مالک میں بھائی بننے والے لڑکوں سے ایک فارم پر گرا یا  
 جاتا ہے جس میں عبد البهاء کی زندگی تک اسے مخاطب کیا جاتا تھا۔ (عبد البهاء کی وفات  
 ۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو ہوئی ہے) پروفیسر براؤن نے اس فارم کی (Copy True) اپنی  
 کتاب میں نقل کی ہے جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-

"اغصون عظيم (عبد البهاء) میں عاجزی سے اقرار کرتا ہوں۔ خداۓ قادر طلاق کے ایک ہنریکا  
 جو میرا پیدا کر زیوالا ہے۔ میں ایمان لاتا ہوں کہ وہ انسانی شکل میں ظاہر ہو۔ اور میں تقین  
 رکھتا ہوں کہ انسان اپنا ایک کنسیر فائم کیا۔ اور پھر تقین رکھتا ہوں اسکے اس دینی امور خصوصی  
 ہو جائے پر اور ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ اس نے اپنی باشناست تجوہ کو دیدی ہے  
 لغصون عظيم اجوس کا سب سے پیارا بیٹا اور راز ہے" <sup>لہ</sup>

آئیسوال حوالہ۔ بہاء الدین پر اسکے انتساب کے لیے کہوں کہوں کرو:-

"اسئلات یا الہ الوجود و مالک الغیب والشہود یسی جنک  
 و مظلوم میتک و ما ورد علیک من خلقک بان لا تغیبی  
 عما عندک ولا تمن علی عما احییت به من فی القبور انك  
 انت مالک الظهور والمستوى علی العرش فی یوم التسلیو در  
 لا الہ الا انت العلیم الحکیم"

ترجمہ۔ کئے کائنات کے ال۔ اغیب و شہود کے مالک امیں تجوہ سے تیری قید، تیری مظلومیت اور  
 ان مصائب کا واسطہ دیکھ جو تجوہ پر تیری مخلوق کی طرف سے وارد ہوئے، یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے  
 ان اعماق سے محروم نہ کرو جو تیرے پاس ہیں۔ اور اس برکت سے نہ روک جس کے ذریعہ تو نے قبروں والوں  
 کو زمده کر دیا۔ تو ہی ظہور کا مالک اور آج یوم النشور میں عرش برتر شریف فرمائے۔ کوئی حد انہیں بجز

لہ کتاب میلیں فاروی مددی آفتادی یا بی رسمیں" ماما۔ سے جو موہ اقدس۔ ۱۱۔

تیرے، تو علیم و حکیم ہے۔"

استدلال بہاء اللہ کا بہائیوں کو سید عاسکھانا صاف بتارہا ہے کہ وہ ان سے اپنی اوہیت منوات نہ ہے۔ اور بہائیوں کا یہ دعا کرنا تا بست کرنا ہے کہ وہ فی الواقع بہاء اللہ کو خدا مانتے ہیں۔

ان تین حوالہ جات سے ثابت ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ اوہیت کا تھا ان حوالیات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ بہاء اللہ مدعیٰ ثبوت تھا اور عذریٰ اوہیت تھا، صریح فلسطیانی ہے۔ جو زیادہ دیر تک حتایق نہیں رہ سکتی۔

**مولوی شناء اللہ صاحب امرتسری کا** مولوی شناء اللہ صاحب امرتسری سلسلہ احمدیہ اقرار کہ بہاء اللہ مدعیٰ ثبوت نہ تھا کے سوت معاذ ہیں ماہوں نے لمبے عرصہ تک اس بات پر صندکی، کہ بہاء اللہ مدعیٰ ثبوت ہے۔ مدعیٰ اوہیت نہیں لیکن آخر انکو اپنے قلم سو لکھنا پڑا کہ "ہم تو یہی سمجھتے تھے کہ کسی انسان کیئے سب سے بڑا دعویٰ ثبوت اور رسالت ہے۔ اسلام ہم آج تک کہتے رہے کہ شیخ بہاء اللہ ثبوت کے مدعیٰ تھے۔ مگر آج ان کی جماعت کے آرگن "کوک ہند" نے ہمارے اس خیال کی بڑی سختی سے قروی یہ کی۔

پھر بہائی رسالہ کا حوالہ درج کر کے لکھا ہے:-

"ہمیں کیا ضرورت کہ ہم ان کی ثبوت پر اصرار کریں۔ اور ہمارے فاضل نامہ تھا جو مولوی محمد بن صابری بریلوی کو کیا مسلط کرو قادیاتیوں کے تھے سے ان کی مدافعت کریں۔ کہ شیخ بہاء اللہ نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیں صابری صاحب ان دونوں (قادیاتیوں اور بہائیوں) کو چھوڑ دیں کہ یا ہمی تمرٹ لیں۔ ہم کا ہے کہ کسی کا مسلم عقیدہ تبدیل کریں یا تبدیل کرنے پر نور دیں۔ بلکہ ہم وہی کہیں گے جو خود بہائی اپنا عقیدہ ظاہر کریں گے۔"

**مولوی صاحب کے** اس اعلان میں ان لوگوں کیلئے سبق ہے یہ ایسی وانستہ یا نادا۔

بہاء اللہ کو مدعیٰ نبوت فرار دیتے اور اسکے مدعیٰ الوہیت ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

اہل بہاء کیسماں اب بھی اگر بہائی لوگ بہاء اللہ کے مدعیٰ الوہیت ہونے کے فیصلہ کی را ۵ انکاری ہوں تو میں ان کیسماں فیصلہ کی ایک راہ پیش کرتا ہوں۔

اور وہ یہ کہ وہ بتائیں کہ حضرت مسیح کو جس زنگ میں عیسائیٰ خدا مانتے ہیں۔ اس میں اور بہائیوں کے بہاء اللہ کو خدا مانتے ہیں کیا فرق ہے؟ عیسائیٰ مسیح کو دنیا کا خالق کہتے ہیں۔ بہاء اللہ نے یہی ادعاء کیا ہے۔ عیسائیٰ مسیح کے کلام کو ہی وحی اور الہام کہتے ہیں۔ بہائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ بہاء اللہ کی تحریرات میں ہرگز یہ امتیاز نہیں کہ یہ الہامی ہے اور یہ غیر الہامی ہے۔ بہاء اللہ نے کبھی اس امتیاز کو ذکر نہیں کیا۔ عیسائیٰ مسیح کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ بہائیٰ بہاء اللہ کو حاضر و ناظر مانتے ہیں۔ عیسائیٰ مسیح سے دعائیں کرتے ہیں۔ بہائیٰ بہاء اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں۔ عیسائیٰ مسیح کی قبر کی پرستش کرتے ہیں۔ بہائیٰ بہاء اللہ کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں۔ اسے نماز میں قبلہ فرار دیتے ہیں۔ بخض کوئی ایک بات بھی اسی نہیں جو عیسائیٰ کہتے یا کرتے ہوں؛ اور بہائیٰ نہ کہتے یا نہ کرتے ہوں۔

پس اس سے ثابت ہے کہ بہائیٰ یقیناً بہاء اللہ کو اسی طرح خدا مانتے ہیں۔ جس طرح عیسائیٰ حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ بہائیٰ اس زمانہ میں تشبیث پرستوں کے نقش قدم پہل لئے ہیں۔ اور چاہستے ہیں کہ دنیا کو پھر توحیدیتی کی بجائے شرک میں مبتلا کریں اور توحید کو مٹاویں۔ مگر خدا کا مسیح فرماتا ہے۔

ایک مدت سے کفر اسلام کو تھا کھا رہا

اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

بہائیت تا کام رہی اور تا کام رہے گی۔ **آلَّا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَنِ هُمُ الْمُفْسِدُونَ**

## فصل نهم

### بہائی تحریک کے متعلق بعض اہم الات ان کے جوابات

(۱) بابیوں اور بہائیوں کی سوال - سوقت، بابیوں اور بہائیوں کی تعداد کتنی ہے؟  
**جواب -** بابی (صرف باب کو ماننے والے) اور بہائی (بیہاء کے ملنے والے) اپنی تعداد بتانے میں بہت مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ ان کا بالعموم طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کہیں گے کہ دوسرے ممالک میں لاکھوں بہائی ہیں اور دوسرے ملکوں میں یہ اعلان کریں گے کہ ہندوستان میں ہزارہا لوگ بہائی بن چکے ہیں۔ اس بارے میں بہائیوں کو خوب ہمارت حاصل ہے۔ بابیوں کی تعداد کے متعلق لارڈ کرزن کا ایک بیان بہائی لٹریچر میں نقل کیا گیا ہے کہ :-

”ایران میں بابیوں کا جو کم اندازہ کیا گیا ہے۔ وہ اس وقت پائیج لاکھ ہے۔“

اس جگہ ہمارے قارئین کو بہائی تحریف کا طریقہ بھی سمجھ لینا چاہئے۔ عصر جدید انگریزی کے حاشیہ میں لارڈ کرزن کی عبارت میں ”Dastarkhâ“ کا لفظ صاف ہے۔ اردو ترجمہ میں بھی ”بابیوں“ کا لفظ موجود ہے۔ مگر عربی ترجمہ میں اس جگہ لارڈ کرزن کی عبارت میں ”البائیین“ کی جگہ ”البائیتین“ روایا گیا ہے۔ (عربی ترجمہ م ۲۷۳) تا پڑھنے والے پر یہ اثر ہو۔ کہ ۱۸۹۲ء تک ایران میں پائیج لاکھ بائی بن چکے تھے چنانچہ اصل انگریزی متن میں کسی قسم کا ذکر نہ ہونیکے باوجود عربی متن م ۲۷۳ میں لکھ دیا گیا ہے :-

”کان عدد البائیین عند صعود بهاء اللہ اقل من ملیون“

لئے عصر جدید ارومنٹ حاشیہ بحوالہ کتاب دی پر مشیا ایڈڈی پر شیش کو تصحیح مطبوع م ۹۲ء۔

کہ بہائیوں کی وفات کے وقت بہائیوں کی تعداد قریباً دس لاکھ تھی۔

دیکھئے ایسا لارڈ گرزن کے فقرہ میں تحریف کی ہے۔ تایپ رکھنے والوں پر یہ اشتبہے کہ بہائی بہت زیادہ ہیں۔ حالانکہ اصل انگریزی میں یا اردو ترجمہ میں قطعاً یہ ذکر موجود نہیں اور واقعات کے لحاظ سے بھی یہ کھلا جھوٹ ہے۔ ناطرین خود سوچ لیں۔ کہ جو قوم تحریرات میں اسقدر غلط بیانی کر سکتی ہے۔ اسکے افراد زبانی کہاں تک واقعات میں تحریف کرتے ہوں گے۔ لارڈ گرزن نے بایوں ریعنی ان لوگوں کی جو باب کوہی مانتے تھے۔ بہاء الصدیق صبح ازل کو نہ مانتے تھے) کی تعداد لکھی ہے۔ اس میں بھی شدید مبالغہ ہے۔ انہوں نے تعداد کسی بایو سے منکر لکھی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ہم اس بیان کو درست بھی سلیمانی کر لیں تو یہ بھی بہائیوں کیلئے مفید نہیں۔ کیونکہ اول توبہ بایی گروہ وہ ہے، جنکے متعلق عبدالبہاء لکھ چکے ہیں :-

”ایں قوم محجتب اتریں طوال قوت عالم انہو... و در ظلمت اواہام مستفرق انہ۔ تبا  
لهم و سمعنا لهم و احسننا علیهم“

دوم۔ اگر بایوں کی تعداد ۱۸۹۳ء میں یقیناً لارڈ گرزن پانچ لاکھ تھی تو دیکھنا چاہیئے کہ آج ان کی تعداد کیا ہے۔ یورپ میں عبدالبہاء افسوسی سے بایوں کے متعلق سوال ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ ”اصبیح الیا بیوی معاون دین بجمعیع الادیان الاخری“ کہ بایوں کو سکتمام مذاہب کے وثن ہیں اور تعداد کے متعلق اسی جگہ لکھا ہے:-

”تقرباً ۲۰۰ او ۳۰۰ فی ایران“

کہ ایران میں بایوں کی تعداد دو سو یا تین سو ہے۔

پس اگر بایی ایران میں ۱۸۹۳ء میں پانچ لاکھ تھے۔ تو آج دو سو، تین سو رکھے ہیں یعنی باقی تعداد بایبیت سے رجوع کر چکی ہے۔

بہائیوں کی تعداد کے متعلق بھی کوئی مستدریاں ہو جو دنہیں۔ بایی اپنی تعداد کی متعلق

بہت مبالغہ کیا کرتے ہیں۔ ان کی تعداد بقول عین الہماعدو، تین سو ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اسی سے بہائیوں کی تعداد کا اندازہ کیا جاسکتا ہے یعنی عصرِ حیدر اردو و انگریزی میں بہائیوں کی معین تعداد درج کرنے کی بجائے یہ لکھا ہے:-

”تحریک کی سچی کامیابی کو جانچنے کیلئے صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ اسکے ماتنے والوں کی تعداد پر نہیں، بلکہ اس تفہود پر ہے جو اسکے اصول دنیا میں پیدا کر کے روز پر وہ اسے بدل رہے ہیں۔“

پھر قدر سے وضاحت سے کہا ہے:-

”ترکستان، امریکہ، ہندوستان اور برما میں اہل یہاں، کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی ہے جرمنی، اٹلی، سویٹزر لینڈ اور فرانس میں بہائی جماعتیں (مہجنیں) نو میں سے مرکب ہو سکتی ہے۔ ناقل، قائم ہو گئی ہیں۔“

پھر عام دعویٰ کیا ہے۔ کہ

”مشرق مغرب کے تقریباً سب حمالک میں اہل بہاء پائے جاتے ہیں اور اگرچہ اسوقت وہ خال خال ہیں۔ مگر وہ اپنی تعداد سے کہیں پڑھکر اثر انداز ہو رہے ہیں۔“

بہائیوں کے ان حوالجات کا خلاصہ یہ ہے کہ بہائیوں کی تعداد ہزاروں سے متباہ فراز نہیں ہوئی۔ وہ ان حمالک میں بھی بہائیت کو قائم شدہ سمجھتے ہیں جن میں وہ خال خال ہیں۔ سابق بہائی مبلغ چنان آوارہ نے ”کشف الحیل“ میں سید ہدایت اسد شہاب فارابی بہائی کا ایک خط ثانیح کیا ہے جس میں وہ دوسرے بہائی کے سامنے بہائیوں کی بعملیوں کا شکوہ کرتے ہوئے بہائیوں کی تعداد کے متعلق لکھتے ہیں:-

”لگان شایین اسست کہ دنیا پنج کروڑ بہائی دارو۔ و حالانکہ درہمہ جا بیست ہزار نئے رہے“

۔ کتمہاراگان ہو کر بہائی دنیا میں پانچ لاکھ ہیں مگر حقیقت یہ ہو کہ وہ ساری دنیا میں بیش ہزار بھی نہیں ہیں۔“

الستید عبد الرزاق الحسنی لکھتے ہیں۔ کہ تحقیقات کے بعد بائیوں اور بہائیوں کی تعداد اتنے سالے فرقوں کو جمع کر کے بھی دنیا بھر میں تین ہزار سے کسی صورت میں زیادہ نہیں۔

آوارہ افندی نے باقاعدہ مردم شماری کے بعد فارابی کے مندرجہ بالآخر پر لکھا ہے کہ :-  
 ”مطابق احصائی صحیح فقط یکربع آپ شما تصویر قرموہ ابیدعی (۵۱۸۹) انفرست نہیں ہے اذ انفرست کٹھیک مردم شماری کے مطابق بہائیوں کی تعداد صرف پانچہرا را کیسو انفعے نفوں ہے نہ کہ میں ہزار“  
 ان بیانات سے بہائیوں کی تعداد کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ میں سارے چار برس تک فلسطین و مصر میں رہا ہوں۔ وہاں خاص جیسا میں بھی ان کی تعداد بہت محدود ہے میرے اندازہ میں اسوقت بہائیوں کی کل تعداد بیشتر میں پھیس ہزار سے کسی صورت میں زیادہ نہیں۔  
 اور اس میں بھی بیشتر حصہ ان لوگوں کا ہے جنکے متعلق عبد البهاء افندی لکھتے ہیں :-

”یہ ممکن نہ ان تکون بہائیاً مسیحیاً و بہائیاً ماسونیاً و  
 بہائیاً یہودیاً و بہائیاً مسلمان“

ترجمہ ہو سکتا ہے کہ تو مسیحی بہائی ہو یا فرمیں بہائی ہو یا یہودی بہائی ہو یا مسلمان بہائی ہو۔  
 گویا بہائی کیا ہے۔ عیسیائیوں میں عیسیائی یہودیوں میں یہودی، لاطہب فرمیں نوں میں لامذہب فرمیں اور مسلمانوں میں مسلمان۔

(۲) کیا بہائی خلفاء ثلاثہ کی سوال۔ بابی تو خلافت کے مسئلہ میں شیعوں کی طرح ہیں۔ خلافت کے فتائل ہیں؟ وہ حضرت علیؑ کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں اور خلفاء ثلاثہ کو ”حروف نفی“ قرار دیکر نہ عذبا سدھنی جانتے ہیں۔ اس بارے میں بہائیوں کا کیا مذہب ہے؟

جواب بہائی عقیدہ اس بارے میں بعینہ وہی ہے۔ جو باب اور بائیوں کا خقینہ ہے بابی اور بہائی تحریک جیسا کہ ہم گذشتہ فصول میں ثابت کر آئے ہیں شیعیت سے پیدا ہوئی ہے۔ حضرت علیؑ کو احمد و جہرہ کیلئے خلافت بلا فصل کا عقیدہ فرقہ شیعیت میں بھی موجود

تھا۔ با پسیہ کا بھی یہی عقیدہ رہتے ہیں۔ اور بہائی بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ بہائیوں کے عقاید کی کتاب میں صاف لکھا ہے:-

”حضرت رسول محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راقیل کل فتحم رسول مبید انہم۔ ومنظہر ولایت کبریٰ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب را وحی مطلق و خلیفۃ برحق آنحضرت قائم و یازده تن از ذریثہ طیبیۃ آنحضرت ہر یک بعد دیگر بسمت و صایتِ منصوصہ قائم یو دند۔“

تو مجھہ ہم رسول کیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عقل کل اور خاتم المرسلین جانتے ہیں۔ اور ولایت کبریٰ کے منظہر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو وحی مطلق اور خلیفۃ برحق مانتے ہیں۔ اور آپ کی ذریثہ طیبیۃ میں سے گیارہ اماموں کو یکے بعد دیگرے وہی منصوص تبیین کرتے ہیں۔“

یہ عقیدہ بھی شیعی عقیدہ ہے۔ جو شیعہ اور اہلسنت والجماعت میں مابہ النزاع ہے۔ باہیت اور بہائیت نے حضرت علیؑ کو خلیفہ بلا فصل قرار دیکر شیعیت کی تائید کی ہے۔ اور خلفاء شیعہ حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم کیخلاف وہ تو سام مطاعون تسلیم کر لئے ہیں، جو شیعہ صاحبان کی طرف سے ان پر لگائے جاتے ہیں۔ باہی بہائیت نے کسی ایک جگہ بھی حضرت ابو بکر صدیق، یا حضرت عمر فاروق یا حضرت عثمان غفرانی رضی اللہ عنہم کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ بہائیت بگڑی ہوئی شیعیت ہے۔

**اہل بہاء کا غیر بہائیوں کا سوال**۔ بہائی لوگوں کا قتوی غیر بہائیوں کے متعلق کیا ہے؟  
کے متعلق فتویٰ ہے؟ جواب - (الف) اہل بہاء کے نزدیک سب غیر بہائی

کافر ہیں۔ بہاء اللہ کھفته ہیں۔

”یعنی دن رات قل یا یہاں کافرون پکار رہا ہے کہ شاید تنبیہ ہو۔“

(ب) بہاء اللہ ہر غیر بہائی کو مشترک قرار دیتے ہیں۔ (ج) بہاء اللہ کے نزدیک ہر غیر بہائی جسمی ہے۔ لکھتا ہے:- ”والذی اعرض عن هذا الامر انه من

له دروس الديانه ص ۱۱۔ شے لوح ابن ذئب ص ۱۰۔ تہ تبذا من تعاليم اليهاد ص ۶۔

### اصحاب السعید

کہ جو شخص بہایت سے اعراض کرتا ہے وہ دوزخی ہے۔ (ذ) بہایت کو ترک کر کوئی  
والے کو بھاء اللہ ملحوظ قرار دیتا ہے۔ اور لکھتا ہے:-

”انه لو يأمركم بالمعروف يا مرکم يا منكدر لواتتم من العارفين“  
کہ اگر وہ تمکونیکی کا بھی حکم سے توفی الحقيقة وہ بدی کا حکم سے رہا ہے اگر تم معرفت رکھتے  
ہو۔ (ذ) غیر بہائیوں بالخصوص مسلمانوں کے متعلق بہاء اللہ نے لکھا ہے:-

”ايالى ان لا تجتمع مع اعداء الله في مقعد ولا تستمع منه  
شيئاً ولو يتلقى عليهى من آيات الله العزيز الكريم لأن  
الشيطان قد ضلل اڪثر العباد بما وافقهم في ذكر بارثهم  
باعلى ما عند هم كما تجدون ذلك في ملأ المسلمين بحيث  
يذڪرون الله بقلوبهم و السنن لهم و يعملون حكل ما  
أمروا به و بذلك ضلوا وأضلوا الناس إن انتم من العالمين“

ترجمہ خبر و ارباب تو اسد کے شمنوں کی ساتھ الٹھامت بیٹھ۔ اور نہ ان کی بات سن خواہ وہ تجھ پر خدا نے  
عزیز و کریم کی آیات ہی پڑھیں گے یونکہ شیطان نے اکثر لوگوں کو خدا کے اپنے ذکر میں موافق تکرکے ہی گراہ  
کیا ہے جیسا کہ تم مسلمانوں کے بڑے لوگوں کو پاتے ہو کر وہ اسکو لوں اور زبانوں کی ساتھ یاد کرتے  
ہیں۔ اور ہم با تور کان کو حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرتے ہیں۔ اور اسی سے وہ خد گراہ ہوئے ہیں۔ اور انہوں  
نے لوگوں کو بھی گراہ کیا ہے۔ اگر تم جانشے والوں میں سے ہو۔“

ان سو الجاستھے ظاہر ہے۔ کہ بہائیوں کا غیر بہائیوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ اور عمل  
کس روایہ کی ان کو تاکید ہے۔

”مَآئِيَّةٌ بِسَعْيٍ حُلَيْفَةٍ فِي يَقِيمَةٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ كَالْحَقْ مَقْهُومٌ | سَوْالٌ كَيَا

قرآن مجید میں یہ نہیں لکھا کہ اسلامی شریعت ہزار سال کے بعد مسخر ہو جائے گی؟

جواب - قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر موجود نہیں، بلکہ اسکے بخلاف یہ بتایا گیا ہے۔  
کہ قرآن مجید ہمیشہ مسخر نہ ہو گا جیسا کہ ہم چیزیں دلائل و آیات سے ثابت کرچکے ہیں بہائی  
لوگ اپنے اس زعم کی تائید میں قرآن مجید سے ایک آیت پیش کیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے۔ **يُدَّقِّدُ الْأَفْرَادَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَيْكُمْ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعْدُونَ** (المسجدۃ آیت ۵)

اہل بہاء کا اس آیت سے استدلال درست نہیں۔ اس آیت میں دو لفظ قابل غور ہیں۔  
(۱) یہد پرالامر۔ عربی زبان میں دبرالامر کے معنے ہوتے ہیں۔ تفکر فیہ و نظر فی عاقیبہ  
اعتنی بہ و نظمہ۔ کہ اس امر کے متعلق سوچا اور اسکے نتیجہ میں غور کیا۔ اس کی طرف توجہ  
کی اور اسے ایک نظام سے قائم کیا۔ (المجد) (۲) یعوج الیہ۔ عروج کے معنے ذہاب فی  
صعود کے ہیں یعنی بلندی کی طرف جانیکے (مفہومات)

اب آیت کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اسلامی شریعت اسلام اور اس روحاںی باہشاہی  
کو دنیا میں آسمانی تداپیر اور سماوی نشانات سے مستکم طور پر قائم کر دیگا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد  
اس کا اللہ تعالیٰ کی طرف عروج ہو گا۔ جو ایک ہزار افسوسی سال میں تکمیل کو پہنچیتا۔ بعد ازاں اسلام  
کی عالمگیر اشاعت کا دورہ شروع ہو گا۔

اس آیت سے قرآن پر استدلال کرنا سراسرا باطل ہے کیونکہ (۱) یعوج الیہ  
کے معنے ازوفی لغت منسوخ ہونیکے نہیں ہوتے۔ اور نہ اس حکم کسی صورت میں بن سکتے ہیں۔  
خدا کی طرف عروج تو ہمیشہ اچھی باتوں اور پاکیزہ اعمال کا ہوتا ہے۔ فرمایا مَنْ كَانَ مُبِينًا فَسَهَّلَ  
**الْعَرْضَةَ فَسَلَّمَ الْعَرْضَةَ بِحِكْمَيْعَاهِ إِلَيْكُمْ وَيَصْعَدُ الْكَلِمَمُ الطَّيِّبَمُ وَالْمُكَفَّلُ الْمَصْلَحَمُ**  
بَيْرَقْمُهُ (سورہ فاطر آیت ۱۰) کہ جو عرضت چاہتا ہے، تو سبی عرضت اسکے اختیاراتیں ہے۔  
اسی کی طرف پاک کلام عروج کرتا ہے۔ اور زیک عمل اسے بلند کرتا ہے۔ کیا کوئی شخص لا ٹینکر

يَضْعُدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ کے یہ معنے کریں گا۔ کہ پاک کلام منسون ہو جاتے ہیں۔ کیا سیاق و سبق اس قسم کے معنے کرنے کی اجازت دیگا؟ اگر نہیں تو یعنی الیہ کے معنے منسون ہونیکے کیوں نہ جائز ہیں۔ (۱۴) سورہ سجیدہ بھی اس معنے کو غلط قرار دے رہی ہے کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے بعد تجدید دین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے **وَقَالُوا**  
**عَرَادَا حَسَلَنَا فِي الْأَرْضِ إِنَّا كَيْفَيْنِ حَسَلْنَا جَدِيدِهِ** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل مولیٰ قرار دیکر فرمایا ہے۔ **وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَثْمَةً يَهْدُونَ يَا مُرِنَا لَكُمْ**  
**صَبَرْرًا وَكَانُوا يَأْيَا تَنَا يُؤْقَنُونَ** کہ بنی اسرائیل کے انبیاء موسوی امر کو بحکم الہی فاعل کیا کرتے تھے جس میں یہ بتایا کہ آئینہ زمانہ میں اسلام کی تائید کے لئے بھی مامور رباني میسون ہوں گے۔ اور اسلام کو ضعف کے بعد معنوی اور مادی غلبہ دیا جائے گا۔  
 اس پر کفار کہتے ہیں۔ **مَتَّى هَذَا النَّفَخَانِ كُلُّهُمْ صَادِقِينَ** (آیت ۲۸) کہ یہ فتح تمام کب آئے گی؟

پس اس سورۃ کے محتاویں بتارہ ہے ہیں کہ آیت زیر بحث میں اسلام کے منسون ہونیکی نہیں، بلکہ ہمیشہ قائم رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ عرب کے کفار نے یَعْرُجُ رَبِّكُمْ فیت یَوْمِ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَتَّةٍ مِّسَّاً تَعْدُّونَ سُنْدَرِیہ نہیں کہا کہ چلو ہزار سال کے بعد تو یہ دین منسون ہو، ہی جائیگا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا۔ **مَتَّى هَذَا النَّفَخَانِ كُلُّهُمْ صَادِقِينَ** کہ یہ فتح میں کب حاصل ہوگی؟ گویا بھائی وہ کہہ رہے ہیں۔ جو بدترین معاندیوں اسلام نے بھی نہ کہا تھا۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ دشمن تھے مگر اہل زیان تھے۔ یعنی  
 الیہ کے معنے جانتے تھے۔ اور یہ تبیان عربی سے نہ اقت بھی ہیں اور دشمن بھی۔ (۱۵) خود آیت زیر نظر کے الفاظ بھی بہائیوں کے معنوں کو روکر رہے ہیں کیونکہ اس میں فیت یَوْمِ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَتَّةٍ مِّسَّاً تَعْدُّونَ فعل یعنی عروج ہزار سال میں ہوگا۔ اگر اس کے معنے منسون ہونیکے ہیں تو منسون کریں کے لئے ہزار سال کی کیا

ضرورت ہے۔ وہ تو ایک منٹ میں ہو سکتا ہے۔ اگر ہبھائیوں کا ترجمہ درست ہوتا تو ”فی یوم کی بجائے“ بعد یوم ”ہوتا جو موجود نہیں لیپس از روئے لغت، از روئے سیاق و سباق اور از روئے الفاظ آیت بہبھائیوں کے معنے سر اسر باطل ہیں۔

اس آیت کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ اول۔ اللہ تعالیٰ شریعت اسلام اور قرآن مجید کو زمین میں عملًا بھی قائم کرو یگا۔ پھر ایک زمانہ کے بعد قرآن مجید پر سے مسلمانوں کا عمل اٹھنا شروع ہو گا۔ اور ایک ہزار سال تک یہ مسلمہ جاری رہے گا۔ پھر آیت قرآنی و آخرین آیت مُهَمْ لَتَّا يَلْمَعُقُوْدُ اِمْمٌ کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ثانیہ کے ذریعہ قرآن مجید کو عملًا قائم کرو یگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیر القوۃ قرف شتم الذین یکلو نہم شم الذین یکلو نہم (بخاری) کہ تین صدیوں کے بعد مسلمانوں کا یہ حثیثت جماعت علی رنگ پھیکا پڑنا شروع ہو جائے گا۔ تین سو سال تدبیر الامر کے اور ایک ہزار عروج کا۔ گویا چودھویں صدی کے سر پاس موجود کو آنا چاہئے جو قرآن کو دوبارہ علی طور پر فائم کرے۔

پس یعنی ایسے سر پر عمل قرآن کا تدریجیاً اٹھ جانا ہے۔ اسی معنے کو رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بیان فرمایا ہے۔ یو شاش ای بیاتی علی التامی زمان لا ییقى من الا سلام الا اسمه ولا من القرآن الا اسمه۔ (شکوۃ المصابیح) کہ ایک وقت آئیگا جب اسلام کا نام اور قرآن کے الفاظ ہی رہ جائیں گے یعنی عمل اٹھ جائیگا۔ قرآن کیم کا دنیا سے مطلقاً چلا جانا یعنی مسونخ ہو جانا تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور اس کی رحمت کے خلاف ہے۔ فرمایا ہے۔

وَلَكُنْ شَيْئًا لَتَذَهَّبَنَّ يَا لَذَّيْنَ آفَ حَيْنَنَا لَيَلَقَّوْنَ شَمَّ لَا تَجِدُ لَكُمْ  
بِهِ عَلَيْنَا قَرِيبًا لَوْلَا لَآمَنَ حَمَدَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ رَأَى فَضْلَةٌ

حَانَ عَلَيْكَ حَكِيمًا ۚ (بی اسرائیل آیت ۸۴، ۸۵)

ترجمہ۔ اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو جو تجھ پر نازل کی ہے لے جاتے۔ پھر تجھے ہمارے خلاف کوئی مدد گا  
نہ ملتا۔ ہاں ہم اپنی رحمت کیوں سے اس قرآن کو ہمیشہ قائم رکھیں گے اور یہ تجھ پر خدا کا بہت بفضل ہو۔  
دوم۔ آیت کے دو سے معنے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ اسلام پر ایک دو تکمیل شریعت کا ہوگا  
اسکے سالوں کی تبعین نہیں کی۔ مگر سورۃ میں یہ دُرُّ الْأَمْرِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَوَادِيَا  
ہے۔ اور دوسری طرف میں آیت میں آكھیں لے کم ڈینٹکم کا اعلان کر دیا ہے۔  
دوسرے دو تکمیل اشاعت کا ہو گا جو پہلے دو رکے کافی عرصہ بعد شروع ہو گا جس پر ٹشم  
دلالت کر رہا ہے۔ اس دوسری طرف آیت ہوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَ  
دینِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الِّدِينِ حَكَلَهُ (الصف) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس  
دورِ اشاعت شریعت حقہ کا زمانہ انسانی شمار کے لحاظ سے ہزار برس ذکر فرمایا ہے۔ اس  
عرصہ میں دین اسلام کو بلحاظ اشاعت کامل عروج حاصل ہو گا۔ جو منجانب اسد ہوگا۔  
یعنی اسکے مامور حسن بن علیہ السلام کے ذریعہ اور آسمانی تدبیر سے یہ علمیہ ملیگا۔ سلام  
کے حقائق و معارف کی عام اشاعت ہوگی۔

علاوہ ازیں ایک اور بات یہ یوں کیا ہے قابل غور ہے۔ اس تعالیٰ فرماتا ہے:-  
تَغْرِيجُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ لِيَقُولُوا فِي يَوْمِ حِجَاجَ مِقْدَارًا  
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ (المعارج)

ترجمہ۔ اللہ کی طرف فرشتہ اور الروح ایسے وقت میں عروج کریں گے جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔  
اب اہل بہاء بتائیں کہ کیا ملائکہ بھی نسونخ ہو جائیں گے کیونکہ ان کیلئے بھی تعریج  
الیہ کا فقط آیا ہے۔ پھر اس آیت میں الروح سے مراد قرآن مجید بھی ہے جیسا کہ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكَذَلِكَ آنَّهُ يَسْأَلُ إِلَيْكَ رُؤْيَاكُمْ مِنْ آمِنَّ تَادِ الشَّوْرُدِيِّ (۵۴)۔  
تو کیا اہل بہاء کا فرض نہیں۔ کہ قرآن مجید کو کم از کم چھاپس ہزار سال کیلئے تسلیم کریں۔

اور بہائی شریعت کو قبل از وقت آجانتیکے باعث جموداً قرار دیں؟

(۵) **يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ كَامْسَدَاقٍ** سوال بہائی لوگ آیت قاستکیم یَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ (ق آیت) سے مرا و بہاء احمد کو لیتے ہیں۔ اور مکان قریبے مارا فلسطین اور اس میں سے بھی جبل الكل قرار دیتے ہیں۔ اس آیت کا مصدقہ کون ہے؟

**جواب** - سورہ ق، بحثت سے قبل مکی زندگی میں نازل ہوئی ہے۔ مکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا تھا جس پر اسد تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ۔ کہ آپ ان منکرین کے اعتراضات پر صبر کریں۔ اور ساتھ ہی پیشگوئی کر دی قاستکیم یَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ۔ کہ آج تو یہ لوگ مکہ میں آہستہ آہستہ تبلیغ کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ وہ وہ بھی آتے ہیں جب مکہ سے قریب چکہ مدینہ سے اس مناوی کی آواز بلند ہوگی۔ مکان قریبے مرا مدینہ منورہ ہے۔ اور اس میں اسکے مرکز اسلام بننے کی پیشگوئی تھی۔ جو پوری ہوگئی۔ بہتا اس سیا بہائیت کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں۔

**جواب** - کوئی بہائی کہہ سکتا ہے کہ پیشگوئیاں ذوالوجوه ہوتی ہیں مکان قریب سے مدینہ بھی مرا دے۔ اور اب جیل کرمل بھی جیسا کہ بہائی لٹریچر کی کتاب الفراند وغیرہ میں مکان قریبے سے جبل کرمل مرا دیا گیا ہے۔ اس صورت میں میں کہتا ہوں۔ کہ یہ پیشگوئی بہر حال بہاء احمدیا اس کے اتباع پر چیخان نہیں ہوتی۔ کیونکہ اول تو اس آیت کو یہ میں "يَنَادِ الْمُنَادِ" کا لفظ ہے۔ نداء بالشدآ واز کو کہتے ہیں۔ اور بہاء احمد اور بہائی لوگ تو آپنے فلسطین میں کھلے بندوں پنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے۔ ۱۹۳۳ءے والی ملاقات میں جب میں نے جانب شوئی افسدی سے اس کا سبب پوچھا، تو انہوں نے فرمایا، کہ اب تک ان لوگوں کی عقلیں اس قابل نہیں ہوئیں۔ بعد البہاء افسدی نے ۱۹۷۱ءے میں حلقا۔

سے فاہرہ کے ایک بہائی کو خط میں حکم دیا کہ "عَلَيْكُمْ بِالْتَّقْيَةِ" تم پر تقویہ کرنا فرض ہے۔ بلکہ بتایا ہے کہ بہاء احمد کا حکم ہے کہ:-

"جمال مبارک تبلیغ را درا بیں دیار حرام فرموده اند مقصود این است کہ احباء پایا کہ ایسا ہے

چند بکل سکوت نہایند و اگر کسے سوال نہاید بکل اطمینان یعنی خبری کنند۔"

ترجمہ:- بہاء احمد نے ان عمالک میں تبلیغ کرنا حرام قرار دیا ہے مقصود یہ ہے کہ دوستوں کو پاہئے کچھ دست بکلی خاموشی اختیار کریں۔ اور اگر کوئی سوال کرے تو کامل بیخبری کا اطمینان دیں۔ لہذا احریک بہائیت یَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَدْ نَبِأَ كَام صداق نہیں ہو سکتی۔

دوسرہ سورہ ق میں اس آیت کے بعد حکم ہے۔ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَيَعْيَدُ (ق آیت ۵۷) کہ تو انہی یا موعود اخوف رکھنے والوں کو قرآن مجید کیسا تھوڑا عظیم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ کا مصداق وہ مدعا ہے جو قرآن مجید کے ذریعہ نصیحت کرتا ہے۔ نہ وہ جو قرآن پاک کو مشسوخ قرار دیتا ہے۔ نیچس صریح ہے کہ یَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ سے صراحت بہاء احمد وغیرہ نہیں ہیں۔

اس پیشگوئی کا مصداق حضرت سیع موعود مرزا غلام احمد صاحب قادری ہیں کیونکہ ان کے فرزند اکیر اور خلیفہ برحق سیدنا حضرت امیر المؤمنین میرزا بشیر الدین محمود احمد بادیہ۔ بنصرہ یورپ جاتے ہوئے خود فلسطین تشریف لیکر اور تبلیغ احمدیت کی بنیاد قائم کی۔ اور یہ احمد تعالیٰ کا فضل ہے کہ جیل کرمل میں جماعت احمدیہ قائم ہو کر وہاں اور وہاں سے سارے بلا و عربیہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا رہی ہے۔ کیا یہ جیل کرمل پر واقع ہو وہاں پہنچیں کرمل کی چوٹیوں پر سے احمد کا نام دنیا میں پہنچ رہا ہے اور کھلی تبلیغ ہوتی ہے۔ عین ایک جوئی پر جماعت احمدیہ کی شاندار سفید مسجد ہے۔ جو کئی میل کے فاصلہ سے نظر

آتی ہے جسکی بنیاد پر مولانا حلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل نے ۱۹۳۱ء میں رکھی اور اس کی تکمیل ہو جانے پر ۱۹۴۰ء میں خاکسار نے اس کا افتتاح کیا۔ پھر وہاں ہمارا پڑیں ہے۔ ماہوار رسالہ اللہ تعالیٰ جاری ہے جسے میرے بعد برادرِ حرم مولا فاطح سعید صاحب فاضل شایع کرتے رہے۔ وہاں سے یہود و نصاریٰ اور ویگرا قوام کو اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے جیل کرمل پر احمدیوں کی ایک نہایت مخلص جماعت موجود ہے۔ میرے دل میں بیٹھوڑ لکھتے وقت ان دو رفقاء بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کے لئے انکے اخلاص کے باعث شاخص باتِ امتحان موجود ہیں۔ اسوقت وہاں پر اخویم مولا نا محمد مریف صاحب مولوی فاضل تبلیغ کے اپنے ارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سبکی حامی و ناصر ہو۔ امین ان حالات میں کونسا منصف مراجع انسان کہہ سکتا ہے کہ **قَاتَّمَّا شَيْخَمُ** یہ قسم **يَسْنَادُ الْمُنَادِ** میں مَكَانٌ قَدِيرٌ سے اگر جیل کرمل مراہو تو اس کا مصدق بہائی تحریک ہے اور سلسہ احمدیہ نہیں ہیقیناً ایسا کوئی نہیں کہہ سکتا۔

(۶) **أَيْتَ وَلَوْ تَقُولَ عَلَيْنَا** سوال۔ قرآنی معیار و لوت تقول علیکم **بَعْضَ الْأَقَادِيلِ لَوْ حَذَنَّا مِنْهُ يَا أَيُّمِينُ** کا معیار اور **بَشَّاءُ اللَّهُ** شتم لقطعنا منهُ القِرْنَيْنَ هَمَّا مِنْكُمْ قَنْ آحَدِ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ (القاع)، کے رو سے تیسیں سال تک ہدایت پانا مدعا کی مصادقت کی دلیل ہے کیا اس معیار کے دروس پر بہاء اللہ کو بھی صادق مانا جا سکتا ہے؟ جواب۔ بہاء اللہ کو اس معیار قرآنی کے رو سے ہرگز صادق نہیں مانا جا سکتا۔ چنانچہ اس نے خود بھی کبھی اس معیار کے مطابق اپنے سچا ہونیکا و عوای نہیں کیا۔ اس کی کسی کتاب میں یہ مذکور نہیں کہ مجھے لو تقول علیکم کے معیار پر پرکھلو۔

جواب۔ بہاء اللہ مدعاً الوہیت تھا۔ مدعاً نبوت و رسالت نہ تھا۔ اور لو تقول علیکم کا معیار نبوت و رسالت کے مدعا کے لئے ہے۔ بہاء اللہ کا مدعاً ثبوت نہ ہونا

اور مدعی الہیت ہونا ہم نے شرط صفات میں ثابت کر لی ہیں۔ آیت کالفظ "تقول علينا" اس معیار کو اس معنی سے مخصوص کرتا ہے جو الہیت اور ربوبیت کا دعویدار نہ ہو۔ مدعی الہیت کیلئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَمَن يَقُولُ مِنْهُمْ أَقِيلَ إِلَهٌ مِّنْ دُوْنِنَا فَنَلِكَ بَخْرَنِي وَجَهَنَّمَ كَذِيلَكَ تَخْرِنِي الظَّالِمِينَ (الانبیاء آیت ۲۹) کہ ہم مدعی الہیت کیلئے ہر اہم مقرر کی ہے یعنی دنیا میں وحومی الہیت کرتا ہی اسکے تجوہ ہوئیکی ولیل ہے۔ جو ایسے آیت کا حصہ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ سَعَى حِزْنَتَ بَشَّرَتَ اسے کہ یہ اس مدعی کے متعلق ہے جو برملا دعویٰ کرے۔ بہاء اللہ تو خود تقبیہ کرتا تھا اور اپنے اتباع کو تقبیہ کا حکم دیتا تھا۔ اس نئی مامورانِ ربانی کی طرح دعویٰ ہی نہیں کیا۔ جو ایسے لفظ "بعض الأقواءِ" نیل پتار ہے۔ کہ یہ مدعی معین کلمات پیش کر کے انہیں خدا تعالیٰ الہام قرار دے۔ مگر بہاء اللہ نے کبھی بھی معین کلمات پیش کر کے نہیں کہا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ نہ ہی وہ یا یا باتفاق الہام کے قائل تھے۔ وہ تو بہمود کی طرح ہر خیال کا نام الہام رکھتے تھے۔ اسکی کتبی میں الہامات اور اسکا اپنا کلام ہرگز علیحدہ نہیں۔ اور بہائیوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ بہاء اللہ کا ہر قول اور ہر تحریر الہام ہے۔ وہ اس کے خطوط کا نام الواقع رکھ کر اسے الہامی کہتے ہیں۔

پس بہاء اللہ ہرگز ہرگز معیار وَ لَوْ تَقُولَ عَلَيْنَا کے مطابق صادق قادر نہیں دیا جاسکتا۔ اگر بہائی اس معیار سے اسے سچا کہیں گے، تو انہیں سچے ازل کو بھی سچا مانتا پڑے گا۔ یکیونکہ وہ دعویٰ کے بعد بہاء اللہ سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہا۔

باقي رہا کامیابی کا سوال، تو زندگی پھر تو وہ یقُولُ خود "ذلتِ کبریٰ" کاشکار رہا جو شریعت بھی اس نئی قرآن مجید کے مقابل جاری کرنی چاہی وہ ناکام رہی۔ اسکی وفات کے بعد بھی اسکی شریعت بہائیوں کے ہاتھوں حیر کمان سے باہر نہیں آئی۔ بلکہ وہ اب تک اس کی

اشاعت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ غرض بہاء احمد اپنے مقصد کے لحاظ سے زندگی میں بھی اور آج بھی ناکام رہا ہے۔ اس لئے اب سے وَلَوْ تَكُوَّلَ عَلَيْكَ نَا کے مطابق سچا نہیں کہا جاسکتا۔

کبھی نصرت نہیں ملتی دریوں سے گندوں کو۔

کبھی ضایع نہیں کرنا وہ اپنے پاک بندوں کو

(ب) بَابِ بَهَاءٍ  
سوال - بابت اور بہاء کی قبر میں کہاں ہیں؟

جواب - بابی تاریخ میں لکھا ہے:-

”جسم ہمایوں آں سرو را دوزو و شب و رمیان انداختہ بند اذان در محلہ دفن نہودند۔“

گویا قول بابیاں بابک جسم ایران میں غیر معروف مقام پر مدفون ہے۔ بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ:-

”حضرت باب کی شہادت کے بعد آپ کے جسمدار کو بچ آپ کے ساتھی کی نعش کے شہر کے باہر خدق

کے کونے میں پھینک دیا گی۔ دوسری شب کو آدمی راست کے وقت کچھ بابی اٹھا لائے اور سالہ اسال

تک لیران میں پرشیدہ مقامات پر رکھ کر بعد آخر کار رہائیت تخلیق اور تسلیمت کیسا تھا ارض

قدس میں لے آئے۔“

بہاء احمد کی قبر عکاء سے باہر بچھ کے باغیچے میں ہے جبل کرم میں نہیں۔

ایک بہائی کہتا ہے عہ ما بین لبنان و کرم بھیۃ + فیہا مقام بہاء ذی الّاٰزاد

ان جواہات سے ظاہر ہے کہ بہائی تحریک کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ قرآن مجید سے

بہائیت کی تائید میں کوئی استدلال نہیں ہو سکتا۔ فَيَا أَيُّهُ حَمْدٌ يَسِّرْ بَعْدَهُ بِيُؤْمِنُونَ

# فصل دهم

## بہایت اور احمدیت

### دشمن انتیازی فرق!

تیر ۱۹۷۷ء میں صدی تھجیری میں اسلام کے خلاف جو کوششیں ہوئیں، ان میں سے ایک خطرناک تحریک بہایت دہبہائیت کی تحریک ہے۔ اس تحریک کی اسلام کی امتیازی خوبیوں کو ملیا میٹ گئے کے لئے پوری کوشش کی بہایت نے مخالفین اسلام کی ہمتوانی میں کوئی دفیقہ فروغ نہ آشد نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کے بداثرات کے ازالہ اور اسلام کے دنیا میں پھیلانے کے لئے تحریک احمدیت کو فائم کیا۔ بہایت اور احمدیت اپنے مقاصد اور ذرائع کے اعتبار سے بالکل متفاہ تحریکیں ہیں۔ بہائی تحریک پر تبصرہ کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ان ہردو تحریکوں کے نقطہ نگاہ میں موافذہ کیا جائے بعض لوگ کوتاہ فہمی یا شدارت سے یہ کہتے ہیں کہ احمدیت بہایت کی نقل ہے۔ اس موافذہ سے ایسے لوگوں کی غلطیباñی کا بھی ازالہ ہو جائیگا۔

### توحید الہی

بہایت اور احمدیت میں پہلا فرق یہ ہے کہ بہایت اللہ تعالیٰ کی توحید کو ابیطر مسخر کرتی ہے جس طرح اس سے پہلے مرف عیسائیت کر لکھی ہے۔ ابوالفضل بہائی لکھتے ہیں :-

”علمائے سوریہ و سائرہ لا و شرق حضرت عیسیٰ را دارا ہی وظیعت و مشیت و استند و آن عبارت ہاست اذ مشیت لا ہوت و مشیت ناسوت بعینی الوہیت و لشروعہ۔“

کہ عیسائی لوگ ثم اور دیگر مشرقی ممالک میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت پیغمبر میں وہیں موجود تھیں  
یعنی مشیت لاہوت اور مشیت ناسوت۔

بعینہ اسی رنگ میں بہائی پہاڑ اسد کو الہ مانتے ہیں جیسا کہ گذشتہ ایک فصل میں فصل  
بیان کیا چاچ کا ہے۔ دروسِ الدینانہ میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ پہاڑ اسد میں حقیقتِ الہیۃ  
اور جنبہ ناسوتی موجود تھا۔ اور عبد الہیاء حقیقتِ الہیۃ سے پیدا تھے تھے اور دوسرے لڑکے  
ناسوتی جنمیں سے۔

بہائیت نے جو تو حیدر کی تعریف کی ہے۔ وہ بہاڑ اسد کی وحدانیت میں داخل ہے۔  
اسی سلسلہ میں بہاڑ اسد کا قول ہے کہ :-

”انا فدیتا الابن وما اطلع بما اراد ربك لا جباريل ولا الملائكة  
اللقر مین“

ترجمہ۔ ہم نے یہی کو بطور کفارہ پیش کر دیا۔ اور جیریل اور مقرب فرشتوں کو بھی خدا کے ارادہ کی  
اطلاع نہیں ہوئی۔

عبدالہیاء افسدی حضرت پیغمبر کے متعلق لکھتے ہیں :-

”واز برائے بشر جان خود را فدا کرو۔“

کہ انہوں نے انسانوں کی خاطر اپنی جان قدم دیا کر دی۔

اسکے مقابل سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی کامل توحید کا فائل ہے۔ باقی سلسلہ حجرا تحریر فراتے ہیں۔

”ایک قادر و قیوم اور خالق الكل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی اہدی اور غیر متغیر ہے مزده  
کسی کا بیٹا، نہ کوئی اسکا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیبی پر چڑھنے اور رنے سے پاک ہے۔

..... اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔“

بہائی عملی طور پر بہاڑ اسد کی قبر کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور احمدی کسی غیر اللہ کیلئے سجدہ کو جائز نہیں سمجھتے۔

اور نہ کسی قیر پر سجدہ کرتے ہیں۔ گویا بہا ثیت اعتقاد اور ملا شک قائم کرتی ہے اور احیثت کی غرض و غایت توجہ کا قیام ہے۔ (۴)

### مقامِ محمد بن سعید

موجودہ بہائی عقیدہ یہ ہے کہ سب نبیوں میں سے حضرت مسیح افضل تریں ہیں۔ اسی لئے بہائی بہادر اسکی افضالیت کے سلسلہ میں حضرت مسیح سے مشاہدت کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ عبد البهاء لکھتے ہیں :-

”حقیقت سیجیر کہ کلمۃ الراست الیتہ من حیث الازات والصفات والشرف مقدم برکات ثابت“<sup>۱۷</sup>  
محمد بن سعید کے نزدیک تمام نبیوں کے سردار سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پہنچ بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے :-

”پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار“

پھر حضور پیر فرعونتے ہیں :-

”یہ حقیقت صرف دنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسان کامل ہے جسی پر تمام سلسلہ انسانیت کا ششم ہو گیا ہے۔ اور وہ ائمہ استحداد پیشوایہ کا کمال کو پہنچا ہے۔ اور وہ وحی و حقیقت پیدا کر کے خط متمتنگی اعلیٰ نظر کا آخری نقطہ ہے۔ جو انتفاع کے تمام مرتب کا انتہا ہے۔ حکمیت الہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل خلوق سے سلسلہ پیدا ہیش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا ہے۔ جس کا فام دو سکر لفڑوں میں محمد ہے مصلی اللہ علیہ وسلم“<sup>۱۸</sup>

پھر تحریر فرماتے ہیں :-

”اس رآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے خدا سے انتہائی درجہ پر محیط تکی۔ اور انتہائی درجہ پر یعنی نوع کی بہروزی میں اسکی جانی گدا ہوئی۔ اسلئے خدا نے جو اسکے دل کے راز کا واقعہ تھا، اسکو تمام

نبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشنی۔ اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اس کو دیں ۔<sup>لہ</sup>

غرض بہائیت بہاء اللہ کو خدا اور جملہ انبیاء میں سے سیخ کو سب سے افضل جانتی ہے۔ مگر احمدیت مقامِ محمدیت کو سب انبیاء کے مقام سے بالاتر رانٹی ہے۔ اور ہر احمدی حضرت سیخ موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کہنا ہے کہ

وہ پیشو اہم ارجس سے ہے نور سارا

نام اس کا ہے محمد دلیر صراحتی ہے۔

(لہ)

### قرآن مجید

قرآن مجید کے متعلق بہائی عقیدہ یہ ہے کہ وہ ایک منسوخ شدہ کتاب ہے۔ اب اس کی پیروی سے نجات نہیں ممکن۔ لکھا ہے:-

”شریعت فرقان بظہور مبارکش منسوخ شد“

مگر احمدیت کی بنیادِ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ پر دلکھی ہے کہ قرآن مجید کا ایک حرف بلکہ ایک نقطہ بھی منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے حضرت سیخ موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-  
”خدا اس شخص کا شمن ہے۔ جو قرآن شریعت کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔“

”پھر تحریر فرماتے ہیں:-“

”تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مذکوب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاؤ اس طبق قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔“

کیا کوئی انصاف پسند انسان کہہ سکتا ہے کہ احمدیت بہائیت کی نقل ہے۔ حالانکہ احمدیت بہائی عقاید کے زہر کیلئے سراسر تربیات کا حکم رکھتی ہے۔ گیا بہائیت کی روکاوہ لوگ مقابلہ کریں گے، جو خود قرآن میں مفسوخ آیات کے قائل ہیں۔ یا وہ مقدس جماعت اس فتنہ کو فروکرے گی۔ جو فتنہ آن جمیع کے غیر منسوخ اور زندہ کتاب ہونے پر قبیل رکھتی ہے؟

(۳۳)

### خاتم النبیین

بہائی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ ایک بہائی مبلغ لکھتا ہے:

”یقیدہ جیع ملت اسلام نبوت ختم استدیعے دیتے کہ ناسخ ایں وین باشد از جانب خدا نازل نخواهد شد۔“

یعنی تمام مسلمانوں کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کوئی دین نازل نہ ہوگا۔ جو اسلام کو مفسوخ کرنے والا ہو۔

مسلمان فرقوں کے اس عقیدہ کو ذکر کرتے ہیں کہ بعد بہائی مبلغ لکھتے ہیں:-

”نہ لفظ خاتم النبیین دلالت دار دکہ شریعت و یگر بعد از شریعت نبویہ ظاہر نگر“ و ”کلمہ لانجی بعد ع مشعر برائیکہ صاحب امرے بعد از حضرت رسول ظاہر نشود۔“

کہ ہمارے نزدیک نہ لفظ خاتم النبیین اور نہ ہی کلمہ لانجی بعد میں بات پر دلالت کرتا ہے کہ آئینہ کوئی شرعیت نہ آئے گی یا کوئی شارع بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر نہ ہوگا۔“

عام مسلمانوں کے عقیدہ کے متعلق دوسری جگہ لکھا ہے:-

”کلمہ مبارک خاتم النبیین را براہیں حصی محل مینما یہ کہ رسول و بنی دیگر بعد از حضرت رسول علیہ السلام ظاہر نخواهد شد۔“

کہ وہ خاتم النبیین سے استدلال کرتے ہیں، کہ اخضارت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ آئے گا۔

بہائیوں کا عقیدہ نبوت کے متعلق یہ ہے کہ :-

”اہل بیان و زربوت کو ختم ہاتے ہیں اامت محمدیہ میں بھی نبوت جاری نہیں سمجھتے ہے“

خلاصہ یہ ہے غیر احمدی سلام ان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ شرعی شریعت آسکتا ہے۔ اور نہ کوئی تابع شریعتِ محمدیہ نبی آسکتا ہے۔ اسلام کے فیضان کا دروازہ بند ہے۔ بہائی کہتے ہیں۔ کہ پیشک نبی نہ آئیں گے۔ اور نہ ہی اسلام کے تابع کوئی نبی ہو گا۔ حال اب اسلامی شریعت مسونخ ہو کر نئی شریعت آگئی ہے۔ گویا اسلام کے فیضان کا دروازہ چھپیج عقیدہ پیش کرتی ہے۔ کہ نہ تو ہام کامکان بھی گر گیا ہے۔ مگر احمدیت ان دونوں کے خلاف چھپیج عقیدہ پیش کرتی ہے۔ کہ نہ تو ہام ہے۔ اور نہ ہی اس مکان کا دروازہ بند ہو اے۔ تابع شریعتِ محمدیہ اپنیاء کا آنا مسدود ہو۔

اخضارت کی اتباع و اطاعت میں نبی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الظَّانِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
مِنْ الشَّرِيكِينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهِدَاتِ وَالصَّالِحِينَ وَ  
الْمُسَنَّ أُولَئِكَ رَفِيقُاهُ

ترجمہ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کا مل رسول (ع) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے سوہان الگوں کے ہم مرتبہ ہوں گے جن پر اسد انعام کر چکا ہے یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صاحبوں کے۔ یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

باتیں سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

”اب بجز محمدی نبوت کے سب نبتوں بند میں شریعت والائی کھلی نہیں آسکتا۔ اول تیر

لہ کوک بہندوپی لہور چون ۱۹۷۶ء یعنی سورۃ شمساہ۔“

شریعت کے نبی ہو سکتے ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہوئے  
خلاصہ یہ کہ بہائیت کا نقطہ نگاہ تخریبِ اسلام ہے۔ اور احمدیت کا مقصد تعمیرِ اسلام  
ہے۔ **وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِيرُ إِلَيْهِمَا بَعْدَ**

### (۶) حیات و وفات مسیح

حضرت علیہ السلام کی حیات و وفات کے متعلق بہائیت کا عقیدہ دوڑنگی رکھتا ہے  
یہاں اللہ نے حضرت علیہ السلام کو قلک چہارم پر زندہ مانا ہے۔ جیسا کہ عالم غیر احمدی مانتے  
ہیں۔ بہاء اللہ نے لکھا ہے:-

(۱) ”وار دشدر آں جمال اقدس آنچہ کہ اہل فردوس نوحہ نہ دل قسم برائے حضرت ام صعب شکر  
حق جمل جلالہ بارادہ غالیہ سیما ر چہارم صعود و شش داد۔“

ترجمہ کہ حضرت علیہ پیر اتنے مصائب آئے کہ اہل فردوس بھی نوحہ کرنے لگے۔ اور ان پر اتنی سختی ہوئی۔  
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ کے ماتحت ان کو پچ تھے آسمان پر اٹھایا۔

(۲) ”ضاقت علیہ الارض بوسعتها الى ان عرجه اللہ الی السماوٰت۔“

ترجمہ حضرت علیہ پر میں فراخ ہوئے یا وجہ تنگ ہو گئی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو آسمان پر اٹھایا۔  
مگر عہد البہاء افسدی نے بھیسا نیت کے زیراثر حضرت مسیح کو مقتول و مصلوب بدمیں کیا ہے۔

لکھتے ہیں ہے۔

(۱) ”روست بیو دافنا و اسیر هر ظلوم و ہر دل گردید و عاقبت اصلوب شد۔“

(۲) ”البنت مقتول و مصلوب گردد۔ لہذا حضرت مسیح در وقت کامہ را امر فرمود جان را قد اکر دند  
معنی حضرت علیہ بیو دیوں کے ہاتھ میں پڑ کر مصلوب و مقتول ہو گئے اور انہوں نے اپنی جان کو فدا کر دیا۔  
گویا بہاء اللہ حضرت علیہ کو اسکان پر زندہ مانتے تھے۔ اور عہد البہاء ان کی صلبی موت کے

لکھتے ہیں ہے۔ ۳۰ الواح ص ۲۶۹۔ ۳۱ باب الحیا ص ۱۴۲۔ ۳۲ مفاوضات ص ۲۷۔ ۳۳ مفاوضات ص ۲۷

قال تھے۔ اور انہیں مصلوب پر قتول قرار دیتے تھے۔ احمدیت بہائیت کے ان عقاید کے خلاف یہ عقیدہ پیش کرتی ہے کہ حضرت علیہ السلام صلیلی موت سے نہیں مرے اور وہ مقتول ہوئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا قَاتَلُوهُ فَمَا أَهْلَكُوهُ مگر وہ جسم سمیت آسمان پر بھی زندہ موجود نہیں کیونکہ ان کی توفی ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا نَهَيْدُ إِلَّا رَسُولًا قَدْ خَلَقْنَا مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنیوالے سب رسول خوت ہو چکے ہیں۔ بالی اُس سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں مگر ابن مرکم مرگیا حق کی قسم + داخل جنت ہو اور محترم کیا اس قسم کے فرق کے باوجود بھی کوئی منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ احمدیت بہائیت سے مانوف ہے؟ ہال یہ بات واضح ہی ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی عقیدہ صحیح اور درست صحیح کو جسم سمیت زندہ آسمان پر مانا یا صلیلی پر قتول مان کر ملعون قرار دینا (خنو و یاد) یا ان کو باقی انبیاء کی طرح طبعی موت سے فوت شدہ مانتا۔ ای الفریقین احثیل بالامن ان سکنتم تحملیون -

لِفَاطِي الْبَام

الہام کے متعلق یہاں فی عقیدہ یہ ہے کہ لفظی الہام نہیں ہو اکٹھا پہا اس سے لکھا ہے۔  
”ان کلام اللہ عن وجل اعلیٰ واجل من ان یکون مما  
تدریکه المواسِ“

کلام الہی اس سے یا لالہ ہے کہ اسکا دراک حواس انسانی کر سکیں۔ پھر اسی جگہ لکھا ہے:-

”انه ظهر من غير لفظ و صوت له“

کہ الہام الیہ شفاقت میں ہوتا ہے۔ اور نہ اس کی آواز ہوتی ہے۔ ”

لہ جمیع اقدامات

باب کی کتابوں کے ذکر پر لکھا ہے:-

”انہوں نے ان تالیفات کو الہام میں بھیقوں اور کلام فطری کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اگر تین سے معلوم ہوا ہے کہ فرشتہ کے ذریعے اپنے اوپر وحی اترنے کا انہوں نے دعویٰ بالکل نہیں کیا۔“

بہائیوں کے اس عقیدہ کا اثر قرآن مجید کے الفاظ خداوندی ہونیکے مطابق ویجگ الہامات پر بھی پڑتا ہے۔ اور وحی کی حقیقت بالکل مشتبہ ہو جاتی ہے۔ احمدیت کا یہ عقیدہ ہے کہ زیادہ جلی وحی والہام الفاظ الہمی میں ہوتا ہے۔ اور وہ زندہ کلمات میخ کی طرح انسان کے دل میں وضن جاتے ہیں۔ باقی اسلسلہ احمدیہ نے اس مسئلہ پر اپنی مختلف کتابوں میں بحث کی ہے۔

رسالہ ”برکات الدعا“ میں سرسری کے خیالات کی تروید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں ”سوال یہ ہے کہ کیا انبیاء کی وحی کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ بھی وحی و حقیقت ایک ملکہ فطرت ہے

جو اس قسم کے الفاء سے فیضیاب ہوتا رہتا ہے جسکی تفصیل ابھی بیان ہوئی ہے۔ اگر مرف اتنی بھی بات ہے تو حقیقت معلوم شد کیونکہ انبیاء کی وحی کوہرہ ایک ملکہ فطرت قرار دیجئے پھر انہیاء اور اسی قسم کے دوستے لاگوں میں ماہِ الاتیاز قائم کرنا نہایت مشکل ہے۔۔۔۔۔

پھر خود قرآن احمدیت رسول اس سلسلے احمدیہ کو علم ہیں بھی ایک فرق ہے۔ اور اسی فرق کی بناء پر حدیث کے الفاظ کو اس حیثیت سے تکلیف اور انتہی دیتے جیسے حیثیت سے قرآن کے الفاظ ملکے ہیں۔

پس انبیاء کی وحی کے نقطی ہوئے یا نہ ہونے میں احمدیت اور بہائیت کا اختلاف ہے اسی تباہ پر بانی اسلسلہ احمدیہ نے اپنے الہامات میں خداونی الفاظ معین طور پر بیش کئے ہیں۔ مگر وہاء اللہ کی کتابوں میں اس کا کوئی نمونہ موجود نہیں۔

### ملکہ الامم

اہل بہاء کے نزدیک جب الہام و وحی صرف ملک فطرت کا تام ٹھہرا۔ تو یقیناً وہ ملائکہ کی بھی وہ تشذیع نہ کریں گے، جو اسلام نے کی ہے۔ بہائی لوگ ملائکہ کے روحانی وجود اور ان کے وحی لائیکے منکر ہیں۔ وہ صرف نیک لوگوں کو ملائکہ قادر دیتے ہیں مگر احمدیت ملائکہ کے روحانی وجود کی بھی قابل ہے۔ اور ان کے ذریعہ وحی اترنے کی اقراری ہے۔

### (۸) قصہ

بہائی لوگوں کے نزدیک دنیا کا یہ نظام ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ اس قیامت کے قائل ہیں جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ صرف ٹیپوں کی یعنیت کو قیامت کہتے ہیں۔ لیکن سب انسانوں کے سرکار اٹھنے اور جزا اور سزا کیلئے پیش ہونیکو نہیں ملتے تفصیلی بحث کا یہ موقع نہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدیت اس پایہ میں بھی بہائیت کے مختلف ہو احمدی نقطہ نگاہ سے اس دنیا کے سلسلہ کا صدر و رخانہ ہو گا۔ اور یادوت نظام ایکدن فنا ہو جائیگا۔ تیہ شر اجسام ہو گا۔ بلاشبہ احمدیت وحافی قیامت کی قائل ہے جو ٹیپوں کے آئیے ہی پا ہوتی ہو قرآن حدیث ہیں اسکا ثبوت موجود ہر علماء صفت اسے مانتے ہیں مگر احمدی لوگ بہائیوں کی طرح جمانی قیامت اور حشر اجسام کے منکر نہیں۔

### (۹) خلفاء عہد امام

بایت اور ہمیت کا عقیدہ ہے کہ آخریت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کے حقدار حضرت علیؑ تھے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ از زوج عصی خلافت پر قبضہ کر لیا تھا اس بیان پر بابی اور ہمیتی لوگ تھیں اور وہ سبزگ صور کی گایاں دیتے ہیں اور ہمیں ہمی مانتے ہیں نعمۃ بالہم فی نکاک علیؑ محمد بابی نے لکھا ہے: "وَرَصِدَهُمْ سَالٌ غَيْرُ اِلَيْهِ مِنْ دِيْنٍ" کسے مومن رسول انس نہ شد و اقعاعاً عالم الصادقؑ بعد شد اگر صادقؑ بود دریم عزیز رسول انس خالقؑ نے گشت کہ نظر فریزادہ نہ اندراز اصحابؑ گویا حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نہ تھے ہنافق تھے اور پھر مرتد ہو گئے تھے۔ دوسری جگہ بابی نے لکھا ہے: "اگر امر و کسے نظر در پڑے شجر و قرآن کن سیقین مشتابہ میکن کہ قرآن حروف نفی چکونہ دل نہیں

تحت الشرمی اسفل شدہ کا اول و دنی و ثالثہ رابع و خامس پاٹ و پنج حروف کے لالہت پر اثبات میکنڈ چرگونہ داعلی علیین منفع شدہ کو محمد علی و فاطمہ حسن حسین باشد۔ یعنی یا بے پاٹ پنج حروف اثبات قرار دیئے ہیں۔ سمجھوت مصلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی حضرت فاطمہ حضرت بن اور حضرت بیٹی حروف اثبات ہیں انکو بابجے جست ہیں قرار دیا ہو۔ اسکے مقابل پانچ حروف نفی قرار دیئے ہیں۔ اور ہمیں یعنی اور سفل الساقیہ ہیں رہنم والہ تباہی ہے۔ اس مقام پر یا بے حرف نفی کو دوزخ قرار دیا ہو۔ مگر خود سمجھکاری تعین نہیں کی جو کسی موقوعہ پر یا بی موضع مزاجانی کاشانی نے اسکی صریح کی ہو۔ لکھا ہے:-

”روئے رسول خدا یا شاهزادیت خوار قیود و غیر از امور ایندہ میباشد که اهل حب ایشل امین صراخ برداشند که

بعد از تحریف اول از حروف تغییر مخصوصاً نهاده شد و حریف دوام نصرت او را تایید کرد.

ترجمہ۔ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقبل کی خبر ہی دیں اور فرمایا کہ اسے علیٰ چیر ہیں نہ مجھے بتایا، تو کہ میرے بعد حروف نفی میں سو حرف اول خلافت کو خصب کر گیا اور اس پارے میں حرف دوم اسکی مدد کر گیا۔

اس حالت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ بابویوں اور بہائیوں کے خلاف یک حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عفراروفؓ اور حضرت عثمانؓ حرو و نشی میں کوہن حضرت عاصیؓ اور زینؓ پیر کو ظاہر کر شیعہ، بیانی اور بہائی پارچے حرو و نشی قرار دیتے ہیں اور الیمان میں بانجھر و نشی کو جنمی لگھی ہے جسکی ظاہری کہ بابویوں اور بہائیوں کا ختنا کر لایا تھا کہ منشاء کیا نہ ہو سکے ہے؟

بانی اسلامہ احمدیہ حضرت سید مولوی عبدالی اسماعیل نجفی شیخ الاسلام کو بھی سرخون اور صادق فرار دیا ہے اور ہذا فتنہ میں آئی ترتیب کی وجہ سے قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فعل سے قوع پذیر ہوئی ہے اسی کے بعد میں کمپی کتاب "سر الخلافۃ" قابل دید ہے جو سری کتب میں بھی حضور نے اس بات کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور اور خیر مانع میں ہیں :-

(۱) جبک انتخوبیت صلی اللہ علیہ وسلم کی بحث ایک سوچ کی تجھیکی اور بہت سارے باشپزدین مذاہر کے مذکوب احوال

حضرت ابو بکر صدیق رکو کھٹاکر کے دیوارہ اپنی قدرت کا نشہ دکھایا اور اسلام کو نایو دھوتے تھام لیا اور

اس فدر کو پورا کیا جو فرط ایسا تھا و بیکنٹھم دینہ اللہ ای ارشیعہم ولی یکید لئے ہم تو بعد شو خیم اہناً ۝

(۲) ”دفر، پیغام و رسول لله مسیح اجلات دکھانہ صالیحین مصطفیٰ و میریں مقرر ہیں طبیعیوں و جعلہمہا اللہ“

«فِتَّالُ عَيْنِي لِرَقِّ الْحَيَاةِ وَيَعْدُ الْمَعْيَنَ»

تقریباً ساخنست محلی احمد علیه و مکانی کیاں و مالی شخص فی ہوئے میں جو سطح تھی مقرر تھی پاکی نسخے مسند تعالیٰ نے اس نوکری کے

لأن نقطـة الكاف مـنـهـاـ،ـ لـمـ الـهـيـسـتـ صـدـهــ،ـ لـكـ حـيـرـةـ السـرـ صـدـهــ

میں سبی اور وفاکت بعد سبی اپنے رسول کے رفقاء میں سے پتا یا ہے۔ ”  
 (۳۴) اَنْهُرُ عَلَىٰ نِبِيِّ اَنَ الْمُصْدِيقُ وَالْقَادِرُ وَوَقِيلُهُنَّا نَافِعُ اَهْلَ الْعِصْلَاحِ وَالْإِيمَانِ وَكَانُوا هُنَّا الَّذِينَ  
 اَنْتَرُهُمْ“ کرلو بکرہ عمر بن اوس و عثمان بن عیینہ کی دلبر گردیدہ خدا ہے۔  
 ان جو الجا سنت ظاہر ہے کہ سلسلہ محمدی خلائق میانہ کوئی پاک و مطہر اور پرستی نہیں تھا ہر لور عقیدہ با بیٹھ بہائیت کے صریح خلاف ہے۔

### اسناد پروگرام

بہائیت پروگرام یہ ہے کہ اسیکا لائی شریعت دنیا سمیٹ جائے اور بہائی شریعت نیا میں قائم ہو جائے  
 بہائی لوگ اس پروگرام کو پوکرنسیکے لئے کوشش میں گری سلسلہ احمدیہ کے باقی نے اعلان فرمایا ہے کہ :-  
 ”محظی دکھلایا گیا اور بتلا یا گیا اور محجا یا گیا ہو کر دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔“

پھر تحریر فرماتے ہیں کہ ”ابھی زمانہ آگی چھین خدا نیلام کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد علیہ جسکو کالیان گئیں  
 جسکے نام کی بیعتی کی گئی جسکی تکنیزیں میں قدرت پا رہیوں نے کئی لاکھ کتابیں اسی زمانہ میں تحریر شائع کر دیں۔  
 وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اسکے قبول میں جو سے نیادہ انکار کیا گیا۔ مگر آخر اسی رسول کو تابع عربت پہنچا  
 گیا۔ اسکے خداموں میں سو ایک عین ہوں جیسے خدا مکالمہ حما طبیہ کرتا ہے۔“  
 اپنے زمانہ وفات کو فریب پاکر جماعت کو نظر و صیانت فرماتے ہیں :-

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق ابادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور گیا ایشیا  
 ان سبکو جو نیک فطرت کھلتے ہیں تو یہ کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو وین احمد پرچم کر کے یہی خدا تعالیٰ  
 کا مقصد ہے جس کیلئے میں نیا میں بھیجا گیا۔ سوتھ اس مقصد کی پیش کی وگر ترمی اور مذاق اور فاؤنڈری  
 احمدیت کا صطبخ نظر ہے اور اسی شناذر پروگرام کو پوکرنسیکے لئے جماعت احمدیہ کے صفو و ذریں مشرق  
 و مغرب میں سعی کر رہے ہیں۔“

ان امور عشرہ سے ظاہر ہے کہ عقائد و اعمالی ہر دو لحاظ سے بہائیت اور احمدیت میں بھی  
 آگ اور پانی یا زہرا و زریاق کے اور کوئی نسبت قائم نہیں +

## حَامِمَةٌ

# جَمَاعَتُ الْجَمِيعَتِ كَمَوْجَهٍ لِلْأَمْرِ إِذَا أَبْصَرَ الْعَزِيزَ كَطَرْقَ سَكَنَ بِهَا يُؤْكَلُ بِجُودَةِ رِيمٍ وَدُعْوَتُ مُقَابِلَهٖ

(۱)

بِهَا اَهْدَى نَفْخَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ بَهْلَهُنَّ  
اللهُ بَدَنْ بَيْوَيْدَهُ عَلَى الرِّجُوعِ اَنْ تَابَ اَنَّهُ هُوَ التَّوَابُ وَانَّ اَصْرَ عَلَى مَا قَالَ بِيَعْثُ عَلَيْهِ مِنْ لَا  
يَرْحَمُهُ اَنَّهُ شَدِيدُ الْحَقَابَ لَهُ

اس معیار کے روپ سے بہائیوں کا فرض تھا کہ باñی سلسلہ احمدیہ حضرت میرا غلام احمد علیہ الصبوة والسلام کو خدا کا گیریزیہ  
انسان لقین کرتے۔ کیونکہ آپ نے بہاء الدین کے بعد دعویٰ کیا اور خدا کے لہام پر اپنے دعویٰ کی میباوکھی اگر  
آپ نعمودیا مفتری ہوتے تو آپ پر شدید عذاب نازل ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب و  
کامن ہوئے پس بہائیوں پر بہاء الدین کے مقرر کردہ معیار کے روپ سے بھی جنت پوری ہو گئی۔

(۲)

حضرت سیعیون علیہ السلام نے روانی مقابلہ کیلئے تمام غافلین اسلام کو بلا یا حضور حیری رفرانے میں :-

”خدالے اس نام میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جسے تمہوں کا تھوہیت صدائیں ٹھائے ہیں وہاب میروقتازہ کیا  
چائے اور خدا کے نزدیک جو ہمیکی حرمت ہروہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے میں سچ پچ کہتا ہوں کہ  
اسلام ایسے بیہی طور پر سچا ہو کاگر تمام کفار رہئے زمینِ عاکر نیکے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف  
صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جانب میں کسی امر کیلئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کر گیا۔“

آخر دعوہ باشد مذہب اسلام نسخ ہو چکا تھا اور یانی سلسلہ احمدیہ نعمودیا مفتری تھے تو بہائیت کی پیشوں اول  
کا فرض تھا کہ اس روانی مقابلہ کی چڑات کرتے مگر وہ اسلام کے مقابلہ پر آنکی ہمت نہ کر سکے۔

مذہب ایک روانی طاقت ہے جو میں نے چاہا۔ کہ بہائی تحریک پر تصریح میں معقولی و منقولی ولائیل کے علاوہ  
طالبان حق کیلئے ایک روانی مقابلہ کا معیار بھی پیش کیا جائے۔ بہاء الدین طوفان میں خوت ہو گئے اور رحمہ

اہل سیدنا حضرت پیغمبر مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو چکا ہے۔ اسلئے یہ مقابله اسوقت دونوں تحریکوں کے بانیوں میں تو ممکن نہیں یہیں لیکن دونوں کے جانشین موجو وہیں جماعت احمدیہ کی قیادت حضرت پیغمبر مسیح موعودؐ کے لخت جگریںنا ہدایت میر المؤمنین اطال اللہ بقاءہ کے ہاتھ میں ہے اور بہائیوں کے موجودہ لیڈرجناب شبوقی افراطی ہیں جو اپنے بہائیوں کے فوائس سے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ احمد ناصر صدیق نے ۱۹۱۶ء میں شملہ کی بلند چوٹیوں کی اعلان فرمایا تھا کہ:-  
”میں حضرت پیغمبر مسیح کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو جسے سلام کے مقابلہ میں آپ کے سچا ہونے کا یقین ہو تو آئے اور اگر تم سو مقابلہ کر لے مجھے بخوبی یہ کہ ذریعہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام ہی نہ  
ذہب ہے اور کوئی نہ ہے اسکے مقابلہ پر تمہیں ٹھہر سکتا۔“

اگر چلکر فرمایا:- ”اگر مقابلہ پر آنا چاہئے جو کسی ذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں اس موقعت نیا کو معلوم ہو جائیگا  
کہ خدا کس کی دعاقبول کرتا ہے میں عوایس کرتا ہوں کہاڑی ہی دعاقبول ہو گی افسوس ہو کہ مختلف مذاہب  
یعنی لوگ اس مقابلہ میں آئیں ڈرتے ہیں فرنہ حق تہایت روشن طور پر کچھا تا۔ اگر اس مقابلہ کیلئے مختلف اہلک  
لوگ تکلیف نہیں تو انکو اسی شکست نصیب ہو گی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ رہیگی۔“

ناظرین کرام! اس جیلنج پر قریباً ربیع صدی گزر چکی ہے مگر سی فالیں اسلام لیڈر کو اسکی جرأت نہیں ہوئی، اکٹھا کی مقابلہ کے  
لیے میدان میں نکلے۔ میں اجنبی حضرت امیر المؤمنین ایدہ بن منصور کی اجازت سے خاص طور پر بہائیوں کے موجودہ زعیم جناب شوق  
الزی کے امام شافعی کرتا ہوں اور کتنی بے کوچیقاً بھجوار ہا ہوں سکیا وہ ائمہ حنفی مقابلہ کی جرأت کریں گے؟ اہل بہاء کو چاہئے  
اہل جناب شافعی افذاہی کو اسکے لئے آمادہ کریں اس سو اسلام کے نہذہ ذہب نیز احمدیہ عقائد کے برحق ہونے کا ایک اور

روشن شہوست پیدا ہو جائیگا

میں اس دعوت پر اس سال کو ختم کرتا ہوں اس تعالیٰ سے ہا ہے کہ وہ یہ ہوئے جنکے انسانوں کو صحیح راہ دکھائے اور  
اللّٰہ ام کی اشاعت کے غیر معمولی سامان پیدا فرائی۔ آئین۔ وَآخِرُهُ عَوَانَانَ الْمُحَمَّدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**خاتم:** - ابو العطا ء جمال درہری  
در و میرزا فتح علی رواجہ

## قیمت ایکروپیسی

پیشنهادی عذرلیت احمد جالندھری احمدی نے باہتمام مذکور مطبع صنایع الاسلام تھا ویان خلیفہ صلح الدین  
جنتیم نشر اشاعت بھائی عبدالرحمن قادری ایڈیشن پرنٹر چھپو اکریتیت العطا قادریان سو شایع کیا ہے